

رویداد

نخستین سالانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

از براے درپیشی رویداد یکسالہ واجراے

ضوابط مجلس مذکورہ

مصدقہ ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۳۰ ماہ می سنہ ۱۸۶۴ع

مع

ضوابط مذکورہ

کلکتہ

در مطبع 'پرنٹسٹ مشن پریس' مطبوع گردید

رویداد

نخستین

سالانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

از برای درپیشی رویداد یکسالہ و اجراء

ضوابط مجلس مذکورہ



۲۳ بیست و سوم شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری کہ ۳۰ مئی ام ماہ می
سنہ ۱۸۶۴ ع بودہ ؛ ساعت ہشت مسائی نخستین سالانہ جلسہ مجلس مذاکرہ
علمیہ ؛ بخانہ افادت کاشانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر بانی مجلس ہذا
واقع مکاتہ تاللا - شہر کلکتہ - از برای درپیشی ملخص رویداد ہائے یک سالہ سائر
جلسات آن ؛ کہ در عرصہ یک سالہ ماضیہ زیب ترتیب یافتہ ؛ و نیز از برای درپیشی
ضوابط مجلس مذکور و اجراء آن بعد از غور و ملاحظہ حاضرین بصورت قرین ؛ و تقریر
ارکین مجلس ؛ و انتخاب صدر و نائبان صدر و سکریٹری و کمیٹی انتظامی ؛ منعقد شد ،
جمع کثیر از علما و فضلا و جم غفیر از عظاما و کبرا شرف قدوم میمنت لزوم ارزانی
داشتند ،

نخستین بہ تحریک جناب بانی مجلس ؛ عالی جناب مولوی محمد وجیہ
صاحب بر کرسی صدارت جلوس فرمود ،

بعد ازاں جناب بانی مجلس قیام کرد ، و حسب اجازت جناب صدر حاسہ
ملخص رونداد ہاے جلسات یلک سالہ را با چند ورق عبارت تمہیدی بمضامین
شایستہ و بایستہ بزبان اردو قرأت نمود ،

و آن این است :

حضرات حاضرین برتر تمکین

یہ جاسہ گرامی جو اسوقت آپ حضرات کے انوار قدوم سعادت و مہذنت
ازوم سے منور ہی ؛ گیارہواں جلسہ ماہانہ ہی ؛ اوس محاسن مذاکرہ عامیہ کا ؛ جسکی
بنا خاکسار نے ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری کو ڈالی ہی ؛ اب چونکہ بعدایت
والطاف خداوند لطیف اس مجلس عالی کی تاریخ بنا سے عرصہ ایک سال کا
گذر چکا ؛ اور اس اثنا میں برابر بفضل خداوند کریم سارے ماہانہ جاسے زب تریب
اور حسن انجام پاتے گئے ؛ اسلئے اسوقت خاکسار موافق ضابطہ مستمرہ اس قسم کی
مجالسون اور سوسائٹیوں کے ؛ کیفیت نامہ سالانہ اس مجالس برکت معمور کا ؛ حضور میں
حاضر عالیوقار کے ؛ پڑھکر سنایا چاہتا ہی ، مگر قبل اوسکے چند جملے بطور تمہید
گزارش کئے جاتے ہیں •

خاکسار کو ابتداء سے سن شعور سے اپنے ہمقوم اور ہمکیش کی تحصیل و تکمیل علم و
دانش میں دن بدن تامل اور پس پائی ؛ اور دوسرے اقوام مجاور و اجانب کی پیشخرامی
اور ترقی روز افزون کے دیکھنے سے حیرت و استعجاب رہا کرتا تھا ، اور ہمیشہ اسکی فکر
رہتی تھی ؛ کہ اس تباہی اور تخالف کی وجہ اصلی اور سبب قوی کیا ہی ،
آخر بعد غور و فکر بسیار ؛ اور تجارب متجددہ بی شمار کے یہ امر پایہ تحقیق میں پہنچا ؛
کہ منجملہ بہت سی وجوہ اس تنزل کے ایک وجہ قوی بالکلید متروک ہو جانامذاکرہ علمیہ

کا ہی ، کیونکہ تحصیل تو بقدر ضرورت اور عالی حسب المدارس جمیع طبقات شرفا میں
 اب تک جاری ہی ، پھر اسمیں کوئی تو اکثر علوم و فنون متداولہ کی تحصیل کو تکمیل
 میں پہنچاتا ہی ؛ اور کوئی صرف قدر ضروری اور لایہی پر اکتفا کرتا ؛ اور کوئی فقط
 تحصیل السنہ اور زبان آموزی ہی کو سرمایہ کمال سمجھتا ہی ، غرض ہر شخص
 کچھ نہ کچھ بڑھتا اور سیکھتا ہی ہی ، مگر غالباً یہ تحصیل و تکمیل صرف زمان تعلم
 ہی تک منحصر ہوا کرتی ہی ، یعنی جب تک بڑھنے کے دن ہوتے ہیں تب ہی تک
 چرچا تعلیم و تعلم کا اور مشعلہ کتاب و کاغذ کا انمیں رہتا ہی ، اور بمجرّد چھوٹنے
 شغل تحصیل کے کاغذ و کتاب سے ایک نفرت عادی پیدا ہو جاتی ہی ، اور اونکی
 ورت کا دیکھنا بھی ناگوار ہونے لگتا ہی ، صرف اپنے اپنے اشغال معاشیہ کے انجام
 میں (کہ غالباً ہمارے اس ملک میں یہی خدمات سرکاری یا تجارت و زمینداری
 ہی ہوا کرتی ہیں ؛ اور دوسری کسی حرفت و صنعت کا تو کوئی نام بھی نہیں لیتا ؛
 بلکہ تجارت بھی بہت ہی قلیل ہی) مستغول اور منہمک رہا کرتے ہیں ، اور اوسکے سوا
 دنیا و مافیہا میں سے کسی چیز کی کچھ خبر نہیں رکھتے ، پھر بھلا کیونکر اون میں علم و
 دانش کی ترقی ہو ، یہ تو اونہیں علوم و فنون کو جو ایام تحصیل میں بحکمت و مشقت تمام
 حاصل کرتے ہیں ؛ اس ترک مذاکرہ اور نفرت کتاب بینی سے تھوڑے ہی دنوں میں
 ایسا فراموش کر جاتے ہیں ؛ کہ شاید بجز ایک اثر کے اور کچھ اونمیں باقی نہیں رہتا ،
 پھر ترقی کا کون حساب ہی ، بخلاف دوسرے اقوام کے کہ اُن لوگوں میں ؛ یہ طریقہ
 مذاکرہ کا اسقدر شایع اور جاری ہی ، کہ اونکے زمان تعلم اور غیر زمان تعلم دونوں کا
 اثر اونمیں برا بر ہوتا ہی ، بلکہ بدمرکت اس مذاکرے کے بعد زمان تعلم کے دن بدن
 اونکے معلومات جدیدہ کی افزایش ہوتی جاتی ہی ، اور چونکہ یہ مذاکرہ بلا قید
 تاریخ اور تنہائی میں بخوبی مفید مطلب تھا ؛ اسلئے اون لوگوں نے اسکے لئے بقیوں
 تواریخ ؛ مجلسین مقرر کیں ؛ پھر ان مجلسوں سے ایسے ایسے فوائد غرر اونکو حاصل ہوئے ،

اور روز بروز ہوتے چلے جاتے ہیں ؛ کہ اگر کل اون فوائد کی شرح و تفصیل کا قصد کیا جائے ؛ تو شاید ایک دفتر طویل درکار ہو ، مگر کچھ تھوڑا سا اونمیں سے بطور مشقی از خرواری ؛ بروز افتتاح اس مجلس سراسر خیر کے ؛ خاکسار نے ؛ اور دوسرے دو بزرگوار نے ؛ اپنی اپنی تحریر افتتاحی میں گزارش اور بیڈن کیا تھا ، منجملہ اونکے ایک یہ بھی کہ بہ سبب قید تاریخ اور انعقاد مجلس کے لوگوں کو باوجود کثرت اشغال معاشیہ اور تمدنیہ اور عدم فرصت کے بھی خواہ نخواستہ برعایت و احترام مجلس ؛ حضور و شرکت اوس مجلس کی ضرور ہوتی ہی ؛ اور بہ سبب تعین تاریخ کے کچھ اونپر چنداں شاق اور ناگوار بھی نہیں ہوتا ، کیونکہ میری دانست میں انسان کو امور مقید الاوقات و معین الساعات کا بجالانا بہ نسبت تعمیل امر غیر مقید اور غیر معین کے شاید زیادہ آسان ہی ، پھر اوس ایک وقت معہود میں کہ بیشتر دو تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا ہی ؛ بیٹھ بٹھائے بے زحمت و تکلیف ایسے ایسے معلومات اونکو حاصل ہو جایا کرتے ہیں ؛ کہ بوجہ اونکی عدم فرصت اور اشغال کثیرہ کے مدتوں کی کتاب بینی سے بھی اونکا حاصل ہونا ممکن ہی نہ تھا ، پھر ان معلومات میں اکثر علوم قدیمہ کی تحقیقات جدیدہ ہوا کرتی ہیں ، اور بیشتر علوم جدیدہ اور اختراعات متجددہ کے معلومات ہوتے ہیں ۔ جو بالفعل اقوام مختلفہ ممالک بیضان اور اوسکے قرب جوار میں بہ سبب روز افزائی اور ترقی علم و علما کے ہمیشہ ایجاد ہوا کرتے اور وقوع میں آتے ہیں ، اور انٹر ہمارے ہمقوم و ہمکیش بسبب اسی ترک مذاکرہ کے ایسے ناواقف ہیں ؛ کہ اگر کبھی درمبیل حکایت ایسے کسی علم و اختراع جدید کا ذکر اونکے سامنے آجاتا ہی ؛ تو اوسکو خواب و خیال سا تصور کرتے ہیں ، اور اونکو ایک ایسا اچنبھا ہوتا ہی ، کہ اوسکے باور کرنے میں بھی تامل کرتے ، اور یہ تو ہمارے حضرات ہمقوم کی غفلت اور گران خوابی کے سامنے کچھ بڑی بات نہیں ہی ، ان حضرات کے کمالات اس سے کہیں

اربع و اعلیٰ ہیں ، کیونکہ اکثر ان حضرات کے اپنے امور معاشیہ اور اشغال تمدنیہ کے معلومات بھی (جسکو لوگ باسباب ظاہر و سیلہ رزق اور ذریعہ حصول دولت و مال سمجھتے ہیں) اوس ایک صیغہ خاص کے معلومات سے ۔ جس سے اونکو تعلق ہوتا ہی ؛ متجاوز نہیں ہوتے ، بلکہ بعضونکو اوس صیغہ خاص کی واقفیت بھی پوری پوری اور اعلیٰ وجہ الکمال نہیں ہوتی ہی ، اور یہہ بھی اوسی ترک مذاکرہ اور نفرت تعلم و کتاب بینی کا نتیجہ ہی ، غرض جب سے باہر و چوہات خاکسار پر یہہ امر اعلیٰ وجہ التحقیق ثابت ہو گیا ؛ کہ ہمارے ہمقوم اور ہمکیش کی تحصیل و تکمیل علوم میں اتنی پس پائی اور تذل کی وجہوں میں سے ایک وجہ قوی یہی ترک مذاکرہ علمیہ ہی ، اور دوسرے اقوام کی پیشخرا می اور ترقی روز افزوں کا سبب اسی مذاکرہ علمیہ کا فرط شیوع اور حسن التزام ہی ، تب سے خاکسار کو بجان و دل اسکی فکر ہوئی ؛ کہ کسی تہیب سے ہماری اپنی قوم میں بھی یہہ طریقہ جاری ہو جاوے ، اور چونکہ بہترین طریقہ حسن انعقاد مجالس بضرع مذاکرہ علمیہ ہی ؛ اسلئے اوسیکے بنا ڈالنے کی فکر کو مقدم سمجھا ، مگر ایک مدت دراز تک بہ سبب کثرت و ہجوم اشغال کے ؛ اس ارادہ تصوری کو رتبہ تصدیق بخشنے کی اصلا فرصت حاصل نہوئی ، آخر اواسط سنہ ۱۲۷۹ ہجری قدھی میں دلمین یہہ خیال آیا ؛ کہ یہہ کثرت و ہجوم اشغال معاشیہ تمدنیہ تو بظاہر ہم اہل دنیا اور ارباب تمدن کے لئے ایک امر لازم ہی ، اور اس سلسلہ نا متذہبی کی تذاہی تابقائے عالم تمدن بظاہر ممنوع معلوم ہوتی ہی ، پھر اگر انسے فرصت حاصل ہونے پر اوس امر خیر کی آغاز بنا موقوف رکھی جائے ؛ تو شاید تمام عمر کبھی اوسکے شروع کرنیکی توفیق ہی نملے ، اسلئے مقتضائے مصلحت یہی ہی ؛ کہ اون سارے اشغال سے قطع نظر کر کے اسکی بنادال ہی دینی چاہئے ، اور منجملہ سارے اون امور عظام کے ۔ جنکا انجام اپنے ذمے واجب ہی ۔ اس امر سرا سر خیر کو بھی ؛ ایک خدمت واجبہ اپنی سمجھا چاہئے ، چنانچہ

اواخر رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۹ ہجری قدسی میں ؛ اس ارادے کو اپنے ذہن میں
 مستقر اور مصمم کر لیا ، اور اوائل شوال میں بمضمون ہدایت مشکور و شاور ہم
 فی الامر - مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلَّا هَدَاهُمُ اللَّهُ إِلَىٰ رُشْدٍ أُمُورِهِمْ کے علیٰ جناب
 مستغنی عن المحامد واللقاب صدر المدرسین رئیس المسلمین حضرت مولانا
 مولوی محمد وجیہ صاحب دام ظلہ الثاقب سے اس امر میں استشارة کیا ،
 حضرت مددوح نے ساتھ مسرت تمام اور بسطت مالا کلام کے اس امر سرا سر خیر
 و برکت کی تائید کی ، اور استکسان فرمایا ، اور با قرب اوان اس عزم میں منت جزم
 کے ممکن بطون سے جاوہ گاہ ظہور میں لانے کی تاکید کی ، اس تائید اور تاکید سے
 خاکسار کو اپنے اوس عزم کے امضا پر کمال تقویت حاصل ہوئی ، اور یہہ ٹھہرایا ، کہ
 اب آئندہ ہر مہینے میں اس طرح کا ایک جلسہ مذاکرہ علمیہ طبعیہ علیہ اسلام میں
 منعقد ہوا کرے ، اور اگرچہ اس قسم کے جلسوں کے حسب ضابطہ انعقاد پانے کے لئے
 ضوابط اجراء کار کا ٹھہرانا ؛ اور ایک کمیٹی کا مقرر ہونا ؛ اور اوس میں صدر و نائب
 صدر و راکین و سکرٹری وغیرہ کا منتخب اور منصوب کرنا ؛ اور اوس کے لئے ایک علیحدہ
 مکان کا ٹھہرانا ؛ ضرور تھا ، مگر چونکہ ہنوز اس رسم اور طریقے سے ہمارے ہمقوم کچھ
 واقف نہ تھے ، اور اس کے فوائد کا حال بخوبی اندر ظاہر اور منکشف نہ تھا ، اس لئے پہلے یہہ
 ٹھہرایا ؛ کہ ابھی چند دنوں یہہ مجلسیں بدون تعین کسی ضوابط و قواعد کے باہتمام
 خاص خاکسار ؛ خاکسار ہی کے مکان میں منعقد ہوا کرے ، پھر جب ہمارے
 حضرات ہمقوم کو اس کے فوائد جلیلہ اور منافع جزیلہ کے حال سے کسب اطلاع
 ہو جائے ، اور انکو اسکا مذاق حاصل ہو لیدے ، اوسوقت حسب ضابطہ اسکی تاسیس
 بنا کی جائے ، چنانچہ ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری قدسی میں ،
 اوس طرح اس مجلس مقصود کی بنا ڈالی ، اور اوسوقت سے آج تک بفضل
 خداوند ارض و سما ؛ اور بتائید و اعانت جماعہ بزرگان و اصداقا ؛ دس جلسے اس

مجلس سراسر خیر کے ؛ بحسن و خوبی و رونق و خوش اسلوبی تمام حسن انصرام پائے ، اب حقیر ملخص رویداد اور سارے جلسوں کا حضور میں حضرات والا صفات کے پڑھ کر سناتا ہی *

جلسہ اول

اس مجلس گرامی کا ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ھ مطابق ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۳ ع کو بعد شام آٹھ بجے رات کے وقت نیاز کا شانہ حقیر میں منعقد ہوا ، اور علما و فضلا و عظام و کبرا اور دوسرے حضرات اہل اسلام شہر اور حوالی شہر کلکتہ نے اس جلسہ فرخندہ بزم میں تشریف قدوم میمنت لزوم ارزانی فرمائی ، پہلے خاکسار نے افتتاح جلسہ بگزارش چند جملہ مختصر کے کیا ، بعد اسکے جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر مطول بزبان فارسی بہ تمہیدات شایستہ بیان میں فوائد و منافع حسن انعقاد اس طرح کے جلسوں کے پڑھ کر سنائی ، اور بعد ختم ہونے اوس تحریر کے جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے ایک مختصر تحریر فارسی تائید میں اسی تحریر اول کے پڑھی ، بعد اسکے خاکسار نے خود ایک مختصر تحریر فارسی بیان میں فوائد و منافع و اغراض و مقاصد اس مجلس کے پڑھ کر سنائی ، اور اسکے بعد عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب نے ایک تحریر فارسی تائید و استحسان میں اور تیدون تحریرات ماتقدم کے قرأت فرمائی ، اور بعد اختتام ان سب تحریرات کے جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے کچھ مضامین تمہیدی و ابتدائی فارسی رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مراد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے جسکی قرأت غرض اصلی اوس جلسے کے انعقاد کی تھی پڑھ کر سنائی ، اور جلسہ حسن اختتام کو پہنچا *

جلسہ دومین

یہ جلسہ ۲۳ شہر ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ھ مطابق ۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۳ ع آٹھ بجے شب کو عاجز خانہ خاکسار میں منعقد ہوا، جم غفیر اور جماعت کثیر علما و فضلا و عظام و کبرا اور دوسرے حضرات سکنہ شہر و حوالی شہر کلکتہ رونق افروز ہوئے، اولاً - جناب حکیم احمد میرزا صاحب نے ایک تحریر اردو بیان میں فوائد و منافع علم تاریخ کے؛ قرأت فرمائی، ثانیاً - جناب مولوی محمد خان بہادر نے ایک تحریر فارسی بیان میں آغاز و جود اور فوائد و منافع اخبار صحائف کے پڑھ کر سنائی، ثالثاً - جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں اصول ثلثہ و جوہر مکاسب بغی نوع انسانی یعنی تجارت و صناعت و زراعت کے - ساتھ ذکر بعض احوال مختصر اوس نمایش عام حاصلات زراعت و فلاحیت ہنگالہ کے؛ جو ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ ع کو اور اوسکے بعد کئی روز تک وقوع میں آئے والی تھی - قرأت فرمائی، رابعاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ایک تحریر اردو بہ تلخیص نصف مضامین رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مولد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے؛ پڑھ کر سنائی، خامساً - جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں مکاسب فن جغرافیہ اور فن ملاحت اور استکشاف بزرگ خاکپایہ امریکا کے؛ پڑھی، اور جلسہ ختم ہوا *

جلسہ سومین

یہ جلسہ ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ھجری مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۳ ع آٹھ بجے رات کو نیاز کا شانہ خاکسار میں منعقد ہوا، اور بدستور جماعت علما و عظام رونق افزا ہوئے، اولاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ایک تحریر اردو بہ تلخیص بقیہ مضامین رسالہ اثبات جواز و استحباب عمل مولد شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب قرأت کی، ثانیاً - جناب ڈاکٹر تمیز خان

صاحب نے ایک تحریر آردر بیان میں حفظ صحت کے قرأت فرمائی، ثالثاً - خاکسار نے ایک تحریر آردر شرح و تفصیل میں حقیقت و کیفیت و فوائد و منافع و غرض و غایت اوس نمایش عام حاصلات زراعت و فلاحیت ہنگامہ کے؛ چر ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ع کو وقوع میں آنے والی تھی، پڑھکر سنائی؛ اور جلسہ کا حسن انجام ہوا،

جلسہ چارمیں

یہ جلسہ ۳۰ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۱۷ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ع آٹھ بجے شب کو فقیر خانے میں منعقد ہوا، اور بدستور علما و عظام تشریف لائے، اولاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحمید صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں حقیقت و ماہیت کھرما و کھر بائیت؛ اور عموماً اوسکے بہت سے فوائد و منافع کے؛ اور خصوصاً شرح و تفصیل میں حالات و کوائف الکٹریک ٹیلیگراف یعنی سلف الاشارہ کھر بائی کے؛ جسکو یہاں تار برقی کہتے ہیں؛ پڑھکر سنائی، ثانیاً - جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں اس امر کے کہ ہر قوم میں اشاعت عام کے واسطے اتفاق قومی درکار ہے؛ اور بیان میں فوائد و منافع عطاے انعامات بصلہ تخریرات خوب و مرغوب کے طلبہ علوم کو بغرض ترغیب تخریض اونکے اکتساب علوم میں؛ اور بیان میں حالات تفصیلی اوس سوال کے جسکے جواب لکھنے کے لیے میں خاکسار نے ایک انعام دیا تھا؛ اور وہ سوال یہ تھا؛ کہ - بنظر کو ایف حالیہ مملکت ہندوستان اور بلکاظ مراسم ریاست رئیس وقت اور اونکے اوضاع تمدن کے تعلیم علوم متداولہ فرنگستانی بزبان انگریزی طلبہ اہل اسلام کے لئے کس قدر مفید حال ہو سکتا ہے، اور اس قدر علوم مفیدہ فرنگستانی کی اشاعت کا کونسا طریقہ بہتر اور خیرتر ہے - ساتھ قرأت جواب نگاشتہ مولوی اشرف علی صاحب المعروف بسید عبد الفتاح یکے از مستعدین بمبئی جو اوس وقت وہاں کے مدرسہ سر جمشید جی جی جی بھائی کے مدرس تھے؛ اور

اونہیں کو بہ تجویز ممبران کمیٹی املاک انعام بھی ملا تھا ، پڑھکر سنائی ، بعد اسکے جلسہ برخواست ہوا ،

جلسہ پنجمین

یہ جلسہ ۲۱ شہر صفرا الخیر سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۳ ع سازھے سات بجے رات کو عاجز خانے میں منعقد ہوا ، اور جماعۂ کثیر علما وعظما حسب مرسوم بلکہ زائد از معمول رونق افروز ہوئے ، جناب مسٹراف * جی * ٹیل صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل سر رشتہ سلک الانارۂ کھر بائی نے ایلٹ تحریر انگریزی بیان میں احوال کھر با اور کھر بائیت اور سلک الانارۂ کھر بائی یعنی تار برقی کے فقرہ فقرہ قرأت کی ؛ اور جناب ڈائریکٹر تمیز خان صاحب نے جملہ جملہ ترجمہ اوسکا بزبان اردو بیان فرمایا ، اور ساتھ اس قرأت کے ہر ہر چیز کی نمائش بذریعہ آلات و ادوات و تار وغیرہ کے عمل میں آئی ؛ اور کیفیت آمد و رفت خبر اوپر تار رک بخوبی دکھلائی گئی ، بعد اسکے محاسن برخواست ہوئی *

جلسہ ششمین

اگرچہ بلحاظ جلسہ ماہانہ ہونے کے ضرور تھا ؛ کہ یہ جلسہ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۰ ھ مطابق ماہ سپتامبر سنہ ۱۸۶۳ ع میں منعقد ہوتا ، مگر چونکہ اوس وقت تک ان جلسوں کا اہتمام خاص خاکسار ہی کے ذات سے متعلق تھا ، اور خاکسار اوس مہینے میں اس شہر میں تھا ، اسلئے اوس مہینے میں منعقد ہونا اس جلسے کا موقوف رہا ، اور اوسکے دوسرے مہینے میں یعنی ۲۲ شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ھ مطابق ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ ع سازھے سات بجے شب کو یہ جلسہ منعقد ہوا ، اور حسب معمول علما وعظما رونق افزا ہوئے ، اولاً - جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں حالات ابتدائی مملکت اذ اس زمان امتداح

سلطنت علیہ اسلامیہ ساتھ بیان مختصر احوال جملہ بلاک و امصار واقع مملکت مذکورہ کے پڑھ کر سنائی ، ثانیاً - عالیجناب مولانا مولوی سید احمد خان بہادر نے ایک تحریر فارسی بیان میں طرق مفیدہ تعلیم و تعلم اور اشاعت و تعمیم ہرگز نہ علوم و فنون کے مابین اپنے حقوق اور ہمکیشوں کے ؛ اور اثبات میں فضیلت زبان عربی اور ضرورت تعلیم اس زبان کے ؛ اور نیز بیان میں ضرورت تعلم زبان انگریزی کے اس ملک اور اس زمانے میں ساتھ تعام عربی کے - عالی انخصوص واسطے انجام امور معاشیہ تمدنیہ کے ؛ اور بیان میں ضرورت ترجمہ کتب علوم و فنون جدیدہ زبان انگریزی سے عربی فارسی اور اردو میں ؛ واسطے تعلیم اُن لوگوں کے جنہوں کے بہ سبب عدم فرصت از تحصیل علوم عربی - انگریزی نہ سیکھی ہو ؛ اور اُن باتوں کے متعلق دوسرے بہت سے امور کے بیان میں ؛ قرأت فرمائی ، ثالثاً - جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں یکے از وجوہ ثانیہ مکاسب بنی نوع انسانی یعنی عمل زراعت و کشتکاری کے ساتھ مقدمات و متعلقات کے اوسکے پڑھ کر سنائی ، رابعاً - جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب نے ایک تحریر فارسی بیان میں شیوع ہیئت میثاغورسی کے ممالک فرنگستان میں اور اوسکے مقابلہ کے ہیئت قدیم کے ساتھ پڑھی ، خامساً - جناب حافظ محمد حاتم صاحب نے ایک تحریر فارسی نگاشتہ عالیجناب مولانا مولوی محمد وحید صاحب بیان میں عدم جواز قرأت و تشہد و تکبیر نماز میں باعات و الفاظ غیر عربیہ مدلل بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کتب فقہ و اصول وغیرہ ؛ ساتھ ایک اردو عبارت تمہیدی نگاشتہ خود حافظ صاحب موصوف کے پڑھی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ ہفتہمیں

یہ جلسہ بھی اگرچہ موافق ضابطہ کے شہر جمادی الاول میں منعقد ہوا چاہتا تھا ، مگر بہ سبب علالت خاکسار اسمیں بھی ایک مہینے کی تاخیر ہو گئی ، اور ۱۵

شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۲۸ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۳ ع سڑکے سات بیچے رات کو نیدار کاشالے میں منعقد ہوا، علما و عظام بدستور رونق افروز ہوئے، اولاً۔ جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب نے؛ ایک مختصر تحریر فارسی تحقیق میں لفظ کبریا کے نوشتہ علیٰ جناب مولانا مولوی سید کریم علی صاحب متولی امام بڑے ہوڈلی ساتھ چند سطر تمہیدی مکررہ مولوی صاحب موصوف کے بڑھی، ثانیاً۔ جناب مغفرت ماب مولوی حافظ وحید الدینی خان مرحوم نے، ایک تحریر اردو زبان مبنی نظم سلطنت عالیہ انگلستان شرح و تفصیل جملہ امور وابستہ نظم و نظام سلطنت موصوفہ قرأت فرمائی، ثالثاً۔ جناب نسان السلطان محمود الدولہ منشی صغیر علی خان بہا درنے ایک تحریر فارسی زبان میں حد و تعریف و مروضوع و غایت و فوائد و منافع من انشا ساتھ بیان فصاحت و بلاغت کے قرأت فرمائی، اور جاسے برخاست ہوا،

حضرات — غالباً آپ حضرات کو اطلاع ہوئی ہوگی؛ کہ ہمارے مخدوم قدیم و محب صمیم جناب رضوان ماب مولوی حافظ وحید الدینی خان مرحوم نے ۱۶ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ھ ہجری قدسی روزِ درشبہ کو اپنے دوستوں اور مخلصوں کے دلہائے اخلاص منزل ہر داغ حسرت و الم رکھ کر اس جہان فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرمائی، ایسے عالم باعمل و فاضل کامل حافظ کلام ربانی جامع فضائل انسانی کے انتقال فرماتے ہو اپنا توبہ اعتقاد ہی کہ کوئی فرد بشر ایسا نہوگا جسے حسرت و افسوس نہو، اور نہ تخصیص ہم مخلصوں کو جتنا رنج و فاق ہوا اوسکی شرح و تفصیل نو خارج از دائرہ تحریر و تقریر ہی، مگر چونکہ ایسے امور میں بجز صبر و رضا کے کچھ چارہ نہیں؛ اسلئے صبر ہی اختیار کرنا ضرور ہوا، براسمقام ہنس اتنی کدائش ضرور ہی کہ چونکہ حافظ مرحوم کی بڑی تائید و اعانت بہ نسبت اس مجلس کے مبدول رہی؛ اسلئے ہرگز مصلحت نہیں ہی کہ یہاں ہر دینہ اور کے ذمہ خیر سے خالی رہے،

جلسہ ہشتہ پین

یہ جلسہ ۱۹ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ ع سازھے سات بجے شب کو نیاز کاشا نے میں منعقد ہوا ، اور تمامی علما و عظاما مجتمع ہوئے ، اولاً۔ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب لکھنوی نے ؛ ایک تحریر اردو بیان میں فوائد و منافع تسنن و پردہ نشینی مستورات و مخدرات ہند کے بڑھکر سنائی ، ثانیاً۔ جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ؛ ایک تحریر اردو بیان میں تدابیر حفظ صحت کے لکھی ہوئی جناب ڈاکٹر تمیز خاں صاحب کی پڑھی ، ثالثاً۔ عالیجناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب نے ؛ ایک تحریر فارسی جواب میں رسالہ تکفۃ الموحدین مصنفہ راجہ رام موہن رائے متوفی کے قرأت فرمائی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ نہم پین

یہ جلسہ موافق ضابطہ مستمرہ کے شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۴ ع میں منعقد ہوا چاہتا تھا ، مگر چونکہ اس مہینے میں نمایش حاصلات و فلاحیت بنگالہ وقوع میں آئی ، اور خاکسار کو بسبب اوسکی صدر کمیٹی کے ممبر ہونے کے مطلق فرصت نہ رہی ، اسلئے اس مہینے میں اسکا انعقاد موقوف رہا ، اور اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی کہ شہر صیام تھا ؛ اور بعد افطار مجالس و محافل میں حاضر ہونا خالی ارتکلیف و زحمت نہ تھا ؛ منعقد نہ ہو سکا ، بالاخر ۱۳ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۴ ع سات بجے رات کو عاجز خانے میں منعقد ہوا ، اور بدستور جم غفیر اور جماعہ کثیر علما و عظاما نے تشریف قدیم ارازی فرمائی ، اولاً۔ جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب نے ایک تحریر اردو بیان میں مختصر حالات زمانہ جاہلیت اہل یونان اور اسلوب سیاست اور طرق تمدن اور دوسرے سپرو و خصائل اونکے ؛ ساتھ تمہیدات شاہ سنہ متضمن بیان ضرورت و احتیاج فوائد و منافع عام

تاریخ اور فرط شہدوع اسکا ممالک بیضان میں ؛ علی الخصوص ممالک افغانستان میں ؛ درجہ حسن توجہ والیان ملک اور بلاد کے ؛ قرأت کی ؛ ثانیاً - جناب مولوی عبد اللہ العبدیدی صاحب نے ؛ ایک تحریر فارسی بیان میں مختصر احوال حکماء ثانیہ یورپ یعنی فرزانہ کو پرنیکس و فرزانہ گالیلیو و خواجہ اسحاق دیورن کے - متعلق اشاعت ہدیت فیتا غورسی ممالک بیضان میں - قرأت فرمائی ، ثالثاً - جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نے ایک تحریر فارسی نگاشتہ عالمی جناب سہمی القاب شاہزادہ محمد اعظم الدین صاحب المتخلص بہ سلطان ؛ جواب میں اس سوال شگرف کے کہ - کس وقت سے زبان فارسی ہندوستان میں رواج پائی ؛ اور کب سے نظم فارسی میں اہل ہند نے زبان کیولی ؛ ساتھ کس قدر عبارت پر فصاحت تمہیدی زمین بہ نظم و نثر چکیدہ قلم جادو رقم مولوی صاحب موصوف ؛ قرأت فرمائی ، اور جلسہ برخاست ہوا ،

جلسہ دہمین

۲۹ شہر ذی القعدة الحرام سنہ ۱۲۸۰ ھ مطابق ۶ ماہ می سنہ ۱۸۶۴ ع نور جمعہ سات بجے شہب کو ایوان فسحت بیدیاں میڈیکل کالج کاکتہ میں منعقد ہوا ، اور عاماً وفضلاً و عظام و کبرا و امرا و رؤسا اور دوسرے حضرات اہل اسلام جنکی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی رونق افزا ہوئے ، چنانچہ حضرات مجتمعین کی نثرت بفضلاء تعالیٰ اسقدر تھی ؛ کہ اس قسم کے جلسات مذاکرۂ علمیہ میں انہ لوگوں کا اجتماع بہت کم دیکھئے میں آیا ہرکا ، اور علاوہ انکے عظام و کبراے طبقہ ادگاسیہ اور رؤساء ہدود بھی حسب دعوت و تکالیف افزائی خاکسار رونق افروز جلسہ ہوئے ، علی الخصوص جناب معالی القاب آنر بل جے بی ۔ نارمین صاحب چیف جسٹس عدالت عالیہ ہائی کورٹ نے اپنے حضور شرکت سے ہر جی عزت افزائی اور مندرت بکشی اس جلسے کی فرمائی ، عین آئہہ بجے آغاز کار جلسہ کیا گیا ، اور جناب ڈاکٹر کذبائی ال دے صاحب نے ؛ ایک انگریزی تقریر افادت قدوس دیان میں حقائق

و کیفیت اشتعال یا افروختگی آتش اور مرکب ہونے شعلے کے اجزائے متعددہ سے موافق قواعد علم کیمیا کے فقرہ فقرہ پڑھ کر سنائی ، اور جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب نے جملہ جماہ ترجمہ اردو اوسکا جو پہلے سے خود خان صاحب موصوف نے درست کر رکھا تھا پڑھ کر حضار غیر انگریزی دان کو سمجھا یا ، اور بعد ذکر ہر مسئلے کے نمائش اوسکی بذریعہ آلات و ادوات کے عمل میں آئی ، اور اوسکے ضمن میں اقسام طرح کی روشنیان ادنیٰ سے اعلیٰ تلک دکھلائی گئیں ، خصوصاً دو اعلیٰ ترین روشنیان یعنی روشنی آہکی اور روشنی کہربائی ؛ کہ شاید قبل اسکے انٹر حضار والا وقار نے انہیں ملاحظہ فرمایا ہوگا ، پھر بعد اختتام قرأت تحریر و نمائشات کے پہلے خاکسار نے بزبان انگریزی کچھ تقریر کی ، بعد اوسکے جناب معلمی القاب آنر بل چیف جسٹس صاحب نے ساتھ غایت فصاحت و بلاغت اور سلاست و متانت کے کچھ ارشاد فرمایا ، خلاصہ اس تقریر و ارشاد کا بیان مسرت و انشراح حسن انصرام پر اس جلسے کے اور اداے شکریہ خدمات عالیہ سین قاری و ترجمان تقریر اور دوسرے معین و مددگاروں کے تھا ، بعد اسکے مجلس برخاست ہوئی ،

حضرات — اب بعد پڑھنے اس مختصر رویداد سالانہ کے ، اولاً - بجالانا شکر و سپاس بے قیاس خداوند کار ساز کا واجب ہی ؛ جس نے محض اپنے افضال و عنایات سے اس مجلس کی بنا کو سال بھر میں بخوبی استحکام بخشا ، اور سارے جلسہ ہائے ماہانہ کو حسن انصرام عطا فرمایا ، اور ثانیاً - بجا آوری شکریہ عقیدت مندانه بعالمیاجاب مستغنی عن الاحکامد و الالقاب مولانا مولوی محمد وجیہ صاحب کے ؛ جنکی تائید اور استحسان سے ہدگام بنا اس مجلس عالی کے میرے عزم کو بڑی تقویت حاصل ہوئی ، اور ہمیشہ مجھے اونکی اعانت و تائید دلی پہنچتی رہی ، اور ثالثاً - ان جملہ حضرات والا صفات کی خدمات عالیہ میں ؛ جنہوں نے اکثر جاسات مضیہ میں تشریف قدوم میہمنت ازوم ارزانی فرمائی ، اور باین وجہ اسکی بہت بڑی تائید فرمائی ، اور رابعاً -

ساتھ منہٴ پذیرِی کے خدمات عالیہ میں اُن حضرات کے ؛ جنہوں نے اپنی تحریرات فوائد آیات ان جلسوں میں قرأت فرما کر تاسیس بنا میں اس مجلس کے بڑی تقویت بخشی ، علی الخصوص خدمات عالی میں مخدومی و مکرمی جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب اور عزیزِی و شفیقی جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب کے ؛ کہ ان دونوں بزرگوار کی تائید و اعانت گران بہا ایک رکن رکن تشئید و استحکام اس مجلس کا ہی ، اور ان بزرگواروں نے علاوہ اسکے کہ اکثر جلسوں میں انہیں کی تحریرات فوائد سمات معرض قرأت میں آئیں ؛ اور دوسرے بہت سے امور انتظامی وغیرہ میں میری بڑی بڑی تائیدیں اور اعانتیں کی ہیں ؛ کہ میری زبان اوسکے اداے شکر سے قاصر ہی ، سچ تو یہ ہے کہ اگر ان دونوں بزرگوار کی تائید دلی اور اعانت قلبی نہ ہوتی ؛ اور خاکسار کو انکی مشارکت و معاونت سے تقویت نہ پہنچتی ؛ تو اثر امور متعلق اس مجلس کے خاطر خواہ انجام پاتے ، اور خامساً - خدمات عالیہ میں عالیجناب فضیلت و کرامت مآب مولانا مولوی عبدالحق صاحب اور عالیجناب سیدات و فضیلت مآب مولانا مولوی سید احمد خان سہا در کے کہ ان دونوں حضرات نے باوجود اسکے کہ یہ دونوں حضرات اس شہر کے باشندے نہیں ہیں ؛ اور انہیں صرف سیرا بہان کچھ تھہرنے کا اتفاق ہوا ؛ بذات خاص اس مجلس میں تشریف قدوم مفاخرت لازم ارزانی فرما کر اپنی اپنی تحریرات افادت تذویر کے قرأت فرمائے اس مجلس کی بڑی عزت افزائی و منزلت بخشی کی ، اور سادساً - خدمات عالیہ میں عالیجناب معلم القاب حضرت سلطان محمد اعظم الدین صاحب اور عالیجناب فضیلت و سیدات مآب مولانا مولوی سید کرامت علی صاحب متولٰی امام بارہ ہوگلی کے ؛ کہ ان دونوں حضرات نے باوجود اسکے کہ انکو کبھی اس مجلس عالی کے جلسات میں تشریف قدوم ارزانی فرمانے کا اتفاق نہوا ؛ اپنی تحریرات فوائد آیات کو بغرض قرأت اس مجلس میں پہنچ کر اسکی بڑی قدر دانی فرمائی ، اور سابعاً - خدمات عالیہ

میں جملہ راقمان اخبار صحائف انگریزی اور راقمان اخبار صحائف دور بین و جام
جہان نما واقع شہر کلکتہ اور راقمان بعض اخبار صحائف اردو واقع اضلاع مختلفہ ممالک
شمال و مغرب و پنجاب کے جن لوگوں نے ہمیشہ اس مجلس گرامی کے ماہانہ جلسوں
کے رویدادوں کو اپنے اخبار صحیفوں میں چھاپکر مشتہر فرمایا ؛ اور باین وجہ اسکی
شہرت و اعلان میں بڑی تائید اور اعانت کی ۔ اب خاکسار کو امید قوی ہی کہ
جس طرح ان سب حضرات نے سال گذشتہ اسکی تائید و اعانت میں سعی و
کوشش فرمائی ہی اوس طرح سال آئندہ بھی اسے تائیدات روز افزوں پہنچتی رہیں ،
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم
المرسلین وعلی آلہ وصحبہ أجمعین - والسلام حسن الختام ،

بعد ازان تحریکات مصرحہ ذیل بر روی کار آمد ،

تحریک اول

۱۔ جذاب منشی امیرعلی خان بہادر بر خاست ؛ و تحریک امر مرقوم الذیل
بعبارت زیرین نمود ،

حضرات

از استماع خلاصہ رویداد یکسالہ مجلس ہذا کہ ہمیں دم خدمت بانی مجلس
قرأت کردند ؛ بر حضرات حاضرین جلسہ ہذا واضح و آشکار شد ؛ کہ از آغاز بنائے مجلس
ہذا تا امروز کار ہائے آن بحسن اہتمام و سعی و کوشش تمام خدمت بانی مجلس

و خدمات معارفین و مؤیدین ایشان بمصارف جیب خاص خدمت بانی مجلس بحسن و خوبی و کامیابی و فیروز مندی که شاید و باید انجام وانصرام یافته ، و یقین است که جمله حاضرین برین معنی متفق الراء خواهند بود ، لهذا حقیر تحریرت میکند ؛ که راء این جلسه درین خصوص - که مجلس هذا بر امورے که از برای آن بنمایش نهاده شده ؛ بعرض یکساله گذشته کامیاب و فیروز مند شده است - فلمیندگشته داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بهادر تائید این تحریرت نمود ، و اتفاق سائر حاضرین همچنان قرار یافت ؛

تحریرت دوم

۴ - جناب مولوی عباس علی خان صاحب بر راء خاست ؛ و تحریرت امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین فرمود ،

حضورات حاضرین

حضراتیکه در جاسات این مجلس مذکوره علمیه همواره تشریف قدیم ارزانی میدارند ؛ نیکو واقف و آگاه هستند ؛ که بنای این مجلس بر خیر محض بعرض افاده عموم اهل اسلام باجرای طریق مذکوره علمیه فیما بین ایشان که پیش ازین در میان ایشان جاری فبوقه ؛ بمیامین حسن اهتمام و سعی و کوشش فرخنده فرجام خدمت مولوی عبد الاطیف خان بهادر افتاده صورت خیر جاری بدبرفته است ، و خدمت مولوی صاحب موصوف علاوه صرف اوقات عزیز خود با امور متعلقه اهتمام انعقاد جلسات آن بهمراه ؛ و دیز علاوه خرج کردن زرمصارف ضروریه آن ؛ جد و جهد بسیار

به بجا و برقرار داشتن و رونق در رونق افزودن مجلس هذا بعرضه یکساله گذشته مبدول داشته ، و ما همه را از فوائد چیزی که پیش ازین در میان ما نبوده بهره مند ساخته ، لهذا خاکسار تحریک می کند ؛ که شکریه این امور از طرف جلسه هذا بخدمت مولوی صاحب موصوف قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب خواجه میرنجان صاحب تائید این تحریک نمود ، و باتفاق سائر حاضرین همچنان قرار یافت ،

تحریر یک سوم

۳ — جناب بانی مجلس مولوی عبداللطیف خان بهادر برخاست ؛ و تحریک امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود ،

حضرات

بنده بغایت ممنون احسان حضرات حاضرین این جلسه شدم ؛ که حضرات ایشان از راه غایت لطف و کرم شکریه اینکه خاکسار طرح بنای این مجلس مذاکره عامیه انداخته تا عرصه یکسال گذشته آنرا بجا و برقرار داشته ؛ و در افزایش رونق آن کوشیده ؛ نسبت باین خاکسار قلمبند گذاشته داخل سر رشته مجلس گذاشتند ، گو خاکسار بدانست خود چنین میداند ؛ که خاکسار را قابلیت این شکریه نمی باشد ، مع هذا چون حضرات حاضرین والا تمکین جلسه هذا از رهگذر محض احسان از خدمات این نیازمند راضی و خوشنود شدند ، بنده بصد دل ممنون و مشکور حضرات ایشان شدم ،

حالا گذارش خاکسار این است ؛ که اگرچه از توجه بزرگان - جلسه های یکساله مجلس هذا بکسن و خوبی انجام و انصرام یافته ، لیکن هنوز یک امر مهم متعلق تسنید بنا و تاسیس اساس این مجلس باقی است ، و آن عبارت از ضبط ضوابط مجلس

هنا و اجراء کارهاے آن بموجب آن است ، خاکسار که درین امر اہم روا دار تا خیر شدہ بود ؛ سببش این بودہ ؛ کہ خاکسار را امتحان این امر مطمئن نظر بودہ ؛ کہ سعی و کوشش حقیر درین امر خطیر چہ قدر مفید مطلب و مثمر مراد می شود ؛ و شوق و رغبت بزرگان چہ قدر بظہور گراید ، اکنون کہ عرصہ یکسال سپری شدہ ؛ و از توجہ بزرگان رونق این مجلس روز بروز بر سر ترقی دہدہ می شود ، نظر بران حالا حقیر را تا مہی در استحکام بناے آن بضبط ضوابط و غیہ نماندہ ، لہذا خاکسار تحریک می کند کہ در جلسہ امشبہ ضوابط مجلس ہذا منضبط شدہ صورت اجرا پذیرد ،

جذاب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریک نمود و بانفین سائر حاضرین همچنان قرار یافت ؛

تحریک چہارم

۴ — جذاب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برخواست ، و تحریک امر موقوف الذیل بتقرر بر زیرین نمود ،

حضرات

فراوان شکر و سپاس خدای کار ساز بجا آوردنی است ؛ کہ کاری کہ ما در صدق آن بودیم ؛ این دم صورت تشدید بنا و تاسیس اساسش در آئینہ وقوع جلوہ گرشدن است ، حضرات - من از خودم عرض میکنم ؛ کہ انگاہ کہ طرح بناے این مجلس انداختہ شد ؛ بندہ چشم این معنی نداشتم ؛ کہ اینگونه رونق و بہائے کہ حالا در کار این مجلس می بینم شامل حال فرخندہ مالش خواہد شد ، اگر حضرات پدرسند کہ سبب چہ بود ، کویم ہمین افسردگی خاطر من از قلت توجہ حضرات ہم ماتان ما بر امثال این امور فوائد معمور ، آخر بندہ بچشم ندیدہ بودم حل بعض جماعہ مفید عام بنا نہادہ

ما مسلمانان را - که از رهگذر همین قدامت توجه بچه ابتری کشیده بود ، و بگوش نسنجیده بودم احوال دیگر مجامع را - که بهمان باعث چگونه برهم شده ،

و از پنجاست که نخستین روزیکه جناب بانی این فرخنده مجلس در خصوص انداختن طرح بنای آن با این هجدهچمدان استشاره فرمودند ، اولاً گفتیم ؛ که مولانا - ازین خیال باز آئید ، گفتند چرا ؟ گفتیم که حضرات طبقه ما هذوز لذت این نعمت نچشیده اند ، و بذایقه آن نرسیده ، گفتند آخر ما را نشاید که بچشاییم ؛ و ایشان را بچاشنی آن برسانیم ، گفتیم اختیار است ؛ ولیکن جد و جهد بسیار در کار فرمودند - السعی منی والا تمام من الله ،

خلاصه متوکلاً علی الله و مستعیناً بالله آغاز این کار کرده شد ، و از میامین همین توکل علی الله است - که از سعی و کوشش مشکور وجد و جهد موفور جناب بانی جلسه ایدیه الله تعالی و ابقاء ؛ کارهای این مجلس خجسته بنا بعرضه یک ساله ماضیه بخوبی و خوش اسلوبی تمام حسن انجام و انصراف یافته ، و این نیست مگر ثمره استکام عزیمت الوالعزماء جناب بانی جلسه - حتی که امشب حاضرین را استماع خلاصه رویداد سالانه این مجلس از زبان گهر فشان جناب بانی جلسه اتفاق افتاد ، و حرف ضبط ضوابط نیز سامعه نواز آمد ، فالحمد لله علی ذلک ،

حالا قصه مختصر میکنم ، و آنچه غرض اصلی است بان می گرایم ، و لیکن پیش از آنکه گره از سر کپسه مطالبی که برگزار دنی است ؛ و انشایم ؛ گزارش یک حرفی دیگر برخودم واجب و لازم می انگارم ، و آن این است ؛ که جناب بانی جلسه در پایان سالانه رویداد که امشب بر خواندند ؛ یکدو حرفی باظهار سپاسداری این هیج میوز نسبت به تائید و اعانت جناب وے را در بنای این مجلس فرخنده آثار و انجام کار آن بر زبان تطف ترجمان رانده حقیر ناتوان را زیر بار احسان بیکران فرموده اند ؛ بنده چندین میدانم ؛ که هر آئینه در خور آن نیستم ، اولاً بدین باعث که من کیم و تائید و اعانت

چیست ، و ثانیاً از برای آنکه اگر بالفرض و التقدير تائیدے بس محقر کرده باشیم ؛ حقیقت این است که خدمتی که بر من واجب بود سعی و کوششی به بجا آوردن آن کرده ام ؛ و دست و پائی بقلزم بر آمدن از آن عهده زده ، زیرا که نظر باتحاد اسلامی یاری گیری بامور مفید حال مسلمانان بر هر مسلمانی واجب و لازم شمرده اند ، و اگر از کسی چنین کارے بیاید عین سعادت اوست ؛ نه مذت بردیگرے ،

آدم بر حرف مقصود ، جناب بانی مجلس را اراده چنین است که حالا ضوابط این مجلس منضبط گردد ، چنانچه همین دم تحریرک این امر فرموده اند ، و از اینجا است که ارشاد عنایت بنیاد برین خادم اخلاص بهاد صادر شده ؛ که ضوابط چند مناسب احوال مجلس بقید قلم آرند ، اگرچه لیاقت این کار دشوار نداشتم ، و لیکن محض به برکت استشارة و استصواب از جناب دے به تعمیل این حکم پرداختم ،

حالا این کم از هیچ آن ضوابط را بحضور حاضرین بصیورت قرین می خواند ، و تحریرک این معنی می کند ؛ که - حضرات حاضرین همین ضوابط را بنظر غور و تأمل ملاحظه فرموده بعد از هرگونه اصلاحی که در آن باتفاق آرا خواسته باشند ؛ آن همه را رنگ اجرا بخشند ،

جناب مولوی عبیدالله العبدی صاحب تائید این تحریرک کرد و باتفاق سائر حاضرین جناب محررک ؛ یعنی مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ، ضوابط مذکور الفرق و مرقوم الذیل را دفعه دفعه از اول تا آخر که همگی ۵۹ پنجاه و نه دفعه و در ضمن بعضی دفعات آن ضمن هاے متعدده بوده ؛ بحضور حاضرین قرأت کرده بسمع حضرات ایشان رسانید ، و حضرات ایشان بر هر دفعه اران غور و تأمل دانی و کافی نموده تمامی دفعات مذکوره را بعد از اندک اصلاح و ترمیم در بعضی دفعات قبول و منظور فرمودند ، و ضوابط مذکوره صورت اجرا یافت ،

ضوابط

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

نام و غرض مجلس

۱ - این مجلس بلقب - " اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ " ملقب خواهد بود

۲ - غرض و مقصود از بنا و برقرار داشتن این مجلس افاده اہل اسلام بہ مذاکرہ علمیہ چہ از علوم دینیہ و چہ از علوم ندیمیہ، ستاد لہ، ممالک سمرانیہ و چہ از علوم و فنون جدیدہ، مروجہ بلاد یضانیہ، بخواندن تحریرات و رسائل و کتب مفیدہ و جز آن در جلسات این مجلس و بہ طبع و تقسیم آن بر اراکین مجلس و بر آنانکہ تقسیمش را ایشان بہ تجویز کمیٹی انتظامی مجلس مناسب و مستحسن باشد؛ نیز بدیگر ذرائع و وسائل کہ وقتاً فوقتاً قرین صواب نماید، خواهد بود

مقام و مکان مجلس

۳ - مقام انعقاد جلسات این مجلس ہوا رہ شہر کلکتہ؛ و مکان

الاعتقاد، وقتاً فوقتاً محمول بر تجویز سکریتری مجلس با اتفاق رای
صدر خواهد بود.

ت ترکیب مجلس

۴ - مجلس هذا از محض حضرات اهل اسلام مرکب خواهد بود،
و غیر ایشان داخل ممبران یعنی اراکین این مجلس نخواهند شد،
ولیکن اقوام دیگر را بر تقدیر دعوت از طرف سکریتری ممانعت
نخواهد بود که در هیچیک جلسه مجلس بزمه تماشا بیان باشند.

۵ - اراکین یا ممبران مجلس هذا بر دو گونه خواهند بود،
یک اراکین حضوری، یعنی آنانکه بچنان مقامی سکونت پذیر
باشند که از انجا همواره حاضر شدن ایشان در جلسات مجلس صورت
امکان داشته باشد.

دیگر ممبران اراکین غیر حضوری، یعنی آنانکه بسبب بعد مساکن
خودشان از مقام مجلس از همواره حاضر شدن جلسات آن معذور
و بدریعه مکاتبه داخل و شریک مجلس باشند.

شماره اراکین

۶ - شماره اراکین مجلس هذا - چه اراکین حضوری و چه اراکین
غیر حضوری - بلا حد معین یعنی الی غیر النهایه خواهد بود.

طریق تقویر اراکین

۷ - در جلسه که ضوابط هذا بمعرض قرائت در آمده بعد از منظوری

حضار جلسه صورت اجرا خواهد یافت؛ کتابی به شماره ۱ - موجود خواهد بود؛
و جماعه حضرات حاضرین که خواهش داخل شدن بزمه اراکین این
مجلس و خواهند نمود؛ دستخط خودشان بران کتاب ثبت خواهند کرد؛
و این دستخط کنندگان از تاریخ یکم محرم الحرام سنه ۱۲۸۱
هجریه قد سببه داخل اراکین مجلس هذا منظور خواهند شد.

۸ - و بعد ازان طریق تقرر اراکین - خواه حضوری باشند یا
غیر حضوری - چنین خواهد بود؛ که در جلسه ازمانه معمولی جلسات عام
مجلس هذا یک از اراکین حضوری تحریک تقرر یکخواهشمند
داخل شدن باراکین مجلس بوده باشد؛ خواهد کرد؛ و یک دیگر
از اراکین حضوری تأیید آن تحریک خواهد نمود؛ و بعد ازان تحریک
مذکور بکمیته انتظامی مجلس باین ایما محول خواهد شد که کمیته مذکور
بعد از تجویز و تحقیق و اجبی تقرر خواهشمند مذکور بعین آورده
اطلاع آن جلسه ازمانه آینده بدید؛ و نیز بنخواهشمند مزبور اطلاع
تقرر رس باراکین مجلس بذریعہ مکاتبه نماید؛ و اگر به تجویز کمیته
انتظامی تقرر خواهشمند مذکور باراکین هیچیک وجه قوی مناسب
متصور نشود؛ اطلاع این معنی جلسه ازمانه آینده بدید؛

۹ - و از برای کسی که بالمکاتبه رکن غیر حضوری مجلس شدن را
خواهشمند شود؛ سهولتے بد داخل کنانیدن خودش بزمه اراکین چنین
خواهد بود؛ که جائز خواهد بود؛ که وے خط بدستخط یا مهر خودش - متضمن
استدعای در آمدن باراکین غیر حضوری مجلس - بنام سکر یتری

مجلس برگزار؛ و سکریتری مجلس آن خط را به معمولی مانده جلسه عام که بعد از وصول خط مذکور منعقد شود؛ بر خواننده تحریک تقریرش نماید، و کسی دیگر از حضار که از خوانش مذکور واقف و آگاه باشد، تأیید آن تحریک کند؛ و تحریک مذکور بدستور مصرعہ دفعہ ما سبق محول بہ کمیسی انتظامی گردد؛ تا تقریرش حسب تصریح دفعہ مرقوم الفوق بعمل آید،

۱۰- هر یک از اراکین غیر حضوری را جائز خواهد بود، که بذریعہ مکاتبہ تحریک اذخال احدی بآراکین مجلس نماید، یعنی خط مہری یا دستخطی خود - مشتمل بر نیکہ وے تحریک میکنند کہ فلان کس را ہزمرہ اراکین مجلس در آورده شود - بنام سکریتری مجلس ارسال دارد، و سکریتری را لازم خواهد بود کہ خط مذکور را بآیندہ مانہ معمولی جلسہ عام مجلس پیش نماید، پس اگر احدی از حاضرین تأیید تحریک مذکور خواهد کرد، بدستور تحریک مذکور محول بر تجویز جلسہ انتظامی گردیدہ تقریر شخص مزبور بر حسب تصریح بالا بعمل خواهد آمد،

زرتوجیہ

۱۱- احدی داخل اراکین مجلس ہذا نخواہد شد - الا در صورتیکہ اداے شش روپیہ سالانہ بر نہج پیشگی بصورت زرتوجیہ از براے مصارف مجلس ہر ذمہ خودش لازم گیرد،

۱۲- ہر آنکہ داخل اراکین این مجلس شوند؛ لازم خواهد بود کہ از تاریخ تقریر خودشان مابین عرصہ یک ماہ زرتوجیہ یک سالہ را

بر پنج پیشگی نزد سکریتری مجلس بفرستند، و رسیدن
بدستخط سکریتری موصوف بگیرند، و بعد از آن سمرسال قمری
مابین عرصه یک ماه از شروع سال زر توجیه بابت سال مذکور
بر پنج پیشگی نزد سکریتری وقت بفرستند،

۱۳- آنانکه بشروع سال قمری داخل اراکین نشوند، بلکه مابین
سال داخل شوند، زر توجیه کامل یک ساله بابت تمام و کمال
سال مذکور بر ذمه ایشان واجب الادا خواهد بود، و در وجه شهر
ماضیه از سنه مذکور چیرے از زر توجیه مزبور وضع کرده خواهد
شد، و بعد از آن سمرسال دیگر ادای سالانه زر توجیه
جدید بدستور سابق الہذا کو بر ایشان لازم خواهد بود،

۱۴- ہر یک از اراکین کہ زر توجیه واجب الادای خودش را
اندرون عرصه یکماہ از روز تقرر (اگر دے رکن جدید التقرر ہونا باشد)
یا اندرون یکماہ از شروع سال قمری (اگر دے رکن قدیم
التقرر باشد) ادا ننماید، تا عرصه سه ماہ قمری آئندہ باوقات
مناسب مطالبہ آن از جانب سکریتری مجلس بدریعہ
ارسال خط یا ارسال رسید کردہ خواهد شد، و اگر باوصف آ
وے آنرا ادا نکنند، یا در ادا کردن آن مہاملت نماید، سکریتری
مجلس را لازم خواهد بود کہ نام رکن مذکور را بغرض اخراج از فہرست
اسماء اراکین، محضور کمیٹی انتظامی درپیش نماید، و ہر چہ راے
کمیٹی موصوف درانخصوص شود بر طبق آن کار بند گردد،

۱۵- هرگاه رکنی از اراکین حضوری یا غیر حضوری تحریک اداخل
 شخص بزمه اراکین این مجلس نماید، و بر طبق آن شخص مذکور
 داخل اراکین کرده شود؛ ولیکن شخص مذکور با وصف مطالبه زر
 توجیه واجب الادا را ادا نکند؛ یا از رکن مجلس بودن انکار نماید
 پس برین تقدیر مطالبه زر توجیه یکساله یافتنی از شخص مذکور از رکنی
 که تحریک اداخل و بزمه اراکین کرده بود؛ کرده خواهد شد؛ و زر
 مذکور بر رکن مزبور واجب الادا خواهد گشت، مگر صرف بابت
 یک سال، و بعد از یک سال نام شخص ناده شده یا منکر
 مذکور از بزمه اراکین خارج کرده خواهد شد

۱۶- سکریتری مجلس را باید؛ که نام هر رکنی که بیچیک و بزاز
 فهرست اراکین مجلس خارج شود؛ اطلاع آن در مانده معمولی
 جلسه علم آینده بدهد؛ و نیز امر مذکور را بقراطیس مجلس مندرج
 سازد

۱۷- هر رکنی که باده زر توجیه واجب الاداے خودش تا
 عرصه بیش از دو ماه بعد از سپری شدن عرصه یکماه از روز تقرر -
 یا بیش از دو ماه انوشروع سال قمری - علی اختلاف الحالین -
 مداخلت خواهد کرد ارسال رسائل و قراطیس مجلس را بخدمت
 آن رکن تا آن زمان که دے زر مذکور را تمام و کمال ادا نماید - ملغوی
 داشته خواهد شد؛ و بعد از اداے آن آنهمه رسائل و قراطیس
 یک باره بخدمت دے ارسال خواهد شد

حقوق اراکین

۱۸ — جہانہ اراکین مجلس راہموارہ حقوق مصرعہ ذیل حاصل

خواہد بود :

اولا — حاضر شدن در سائر جلسات عام مجلس - چہ جلسات عام معمولی مانانہ و چہ جلسات عام معمولی سالانہ - و نیز در جہانہ جلسہ عام کہ بالتخصیص برائے تجویز یا انجام امرے خاص حسب تجویز کمیہ انتظامی منعقد شود :

ثانیاً -- رائے دادن در اموریکہ وقتاً فوقتاً بطالب ارائے حضار

در جلسات مجلس در پیش شود :

ثالثاً -- در پیش کردن یا فرستادن پیچیک تحریر رفقزہ خودش :

یا نوشتہ کے از دوستانش ؛ بغرض خواندہ شدن در پیچیک مانانہ جلسہ عام معمولی این مجلس پیش سکریتری مجلس و - در صورت حصول اجازت کمیٹی انتظامی بذریعہ سکریتری موصوف در خصوص قرأت تحریر مذکور - قرأت کردن آن در جلسہ مذکورہ ؛ یا قرأت کنائیدن آن بذریعہ راقم تحریر مذکور ؛ یا بذریعہ شخص دیگر بشرطیکہ آن شخص دیگر از اراکین مجلس باشد ؛ یا استدعائے قرأت آن از خودش سکریتری موصوف نمودن ؛ فاما شرط این است کہ در جلسہ کہ قرأت تحریر مذکور مقصود باشد ؛ لا اقل ۵۱ پانزدہ روز قبل از روز انعقاد آن جلسہ تحریر مذکورہ در دفتر سکریتری مجلس برسد ؛
الابکدامی وجہ خاص :

وابعا — تحریک نمودن در خصوص ادخال اعدے در اراکین مجلس؛
و نیز تأیید کردن. بچنان تحریک که دیگرے بکنند، و نیز اظهار راے در آن
خصوص کردن؛

خامسا — اختیار داشتن در خصوص آمدن بدفتر خانہ مجلس؛ و دیدن
قراطیس و کتب و رسائل موجودہ دفتر بدانجا؛ نہ در خصوص بردن
آن بخانہ خودش یا بجای دیگر - الا باجاست سکریتري؛

سادسا — بلا قیمت یافتن یک نسخہ از جہت تحریرات و رسائل
و کتب و رویداد ہای مجلس کہ بہ تجویز و خرج مجلس چاپ شود؛
سابعا — اختیار داشتن در خصوص درآمدن بکتب خانہ مجلس (اگر
بعہ ازین ہیچیک کتب خانہ بعلاقہ مجلس ہذا مترتب شود) و
دیدن و مطالعہ کردن کتب و قراطیس موجودہ ان را بدانجا؛ و نیز
در خصوص بردن ہیچیک کتاب یا کاغذ مال کتب خانہ مذکورہ را بخانہ
خودش - پابندی قواعدے کہ در آن خصوص حسب تجویز کمیٹی
انتظامی مقرر شود؛

ثامنا — اختیار داشتن در خصوص خط و کتابت کردن با سکریتري
مجلس بعلاقہ ہیچیک امرے از امور متعلقہ مجلس؛

ثاسعا — اختیار داشتن در خصوص خارج کنائیدن نام خود از زمرہ
اراکین مجلس بذربعہ خط دستخطی یا مہرے خودش بنام سکریتري
مجلس - بشرطیکہ ہنگام ارسال خط مذکور پیچ چیزے از زر توجیہ
و اہب الا دایرہ ذمہ دے باقی نہودہ باشد، یعنی دے زر توجیہ آن

سال را تمام و کمال ادا کرده باشد، و نیز اگر بیچ چیزهای از چیزهای مجلس بعاریت برده باشد انرا باز پس داده باشد، یا اگر چیزهای از ان ازدستش تلف شده باشد عوض آن حسب تجویز سکریتری سکریتری رسانیده باشد.

هائشوا - اختیارداشتن رکنی که بارهای نام خود را از زمره اراکین خارج کرده است؛ درخصوص دوباره داخل کردن خود باراکین مجلس بذریعہ خط دستخطی یا مہری خودش متضمن استدعای امر مذکور بنام سکریتری مجلس - اندرون عرصہ یک سال قمری از تاریخ اخراج نامش؛ کہ درین صورت درخصوص دوباره داخل کردن رکن مذکور رعایت قواعد تقرر اراکین مصرحہ دفعہ ۸ یا ۹ یا ۱۰ ضرور خواهد بود، بلکہ سکریتری را در ہر حال لازم خواهد بود کہ نام دے را دوبارہ بقہرست اسماء اراکین داخل نماید، و امر مذکور را درمانہ معمولی جلسہ عام آیندہ مذکور درہیش سازد، و ہر گاہ نامش بچنین اسلوب دوبارہ داخل قہرست اسماء اراکین شود چنین متصور خواهد شد کہ گویا نامش گاہی از قہرست مذکورہ خارج شدہ، و اگر رکن مذکور بعد از عرصہ یک سال قمری از تاریخ اخراج نامش خواہشمند دوبارہ داخل شدن باراکین مجلس شود؛ پس رعایت منشاے دفعہ ۸ یا ۹ یا ۱۰ مذکورہ بالا از واجبات خواهد بود.

حادی عشر - اختیارداشتن درخصوص تحریک یا تأیید تحریک این معنی نمودن یا راے دادن دران کہ بیچیک تحریر خواندہ شدہ بیچیک

جلسهٔ این مجلس بالتخصیص بسبب عدم گی آن یا بوجه دیگر بهر ایہ طبع پوشد

ثانی ہشو — اختیار داشتن در خصوص تحریک یا تا ئید این معنی یارای دادن در آن کہ فرج طبع پیچیک تحریک یا فرج پیچیک کار دیگر متعلقہ مجلس از تحویل مجلس سرانجام نیافتہ از روی چندہ جدید بین الاراکین یا بعض ایشان ؛ یا از روی عطای خاص خودش محرک ؛ یا بر نہج مناسب دیگر ؛ انجام یابد

اخراج اراکین

۱۹ — نام پیچ رکنی از زمرہ اراکین مجلس خارج کردہ نخواہد شد - الا بجمہار صورت

اولا — در صورت ادانکہ دن زر توجیہ واجب الادا حسب مصرعہ دفعہ ۱۲

ثانیاً — در صورتیکہ خودش رکن مذکور حسب منشاے ضمن تاسع دفعہ ۱۸ استدعی اخراج نامش از زمرہ اراکین مجلس شود

ثالثاً — در صورتیکہ پیچیک رکنی دیدہ و دانستہ سرپیچی از اتباع و تعمیل پیچیک ضابطہ از ضوابط ہذا یا ضوابطی کہ بعد ازین وقتاً فوقتاً بہ تجویز مجلس جاری و نافذ شود نماید ؛ و با وصف یکبار ممانعت کردن سکریتری مجلس بذریعہ خط از سرپیچی مذکور باز نیاید

رابعاً — در صورتیکہ چنان بدو ضعی از پیچیک رکن صادر شود کہ از عمر آن بہ تجویز کمیٹی انظامی مراد داخل ماندن ہزمرہ اراکین مجلس نہا شد

۲۰۔ ہر چہار صورت مذکور الفوق کمیٹی انتظامی را اختیار کلی خواهد بود کہ نام پیشیک رکن را حسب اطلاع دہی سکریٹری بعد نمودن ہر گونہ تحقیقاتی کہ خواستہ باشد؛ از زمرہ اراکین خارج نماید، و سکریٹری مجلس را باید کہ اطلاع امر مذکور حسب دفعہ ۱۶- در مانانہ معمولی جلسہ آیندہ بدہد، و نیز امر مذکور را بقرا طیس مجلس مندرج سازد،

ارباب خدمت مجلس

۲۱۔ ارباب خدمت بے مشاہرہ دار مجلس ہذا ستمن خواهند بود؛ بریک صدر؛ و دو نائب صدر؛ و یک سکریٹری کہ خزینہ داری ہم از خدمات مفوضہ دے خواهد بود؛ و یک کمیٹی انتظامی،

صلو

۲۲۔ صدر مجلس ہذا اراکین حضوری باتفاق غالب آراءے حضار جلسہ کہ ضوابط ہذا ازان جاری و نافذ شود، منتخب خواهد شد، و خدمات مفوضہ صدر حسب تفصیل ذیل خواهد بود،

۱۔ بر کرسی صدارت جلوس کردن در سائر جلسات مجلس ہذا خواہ جلسہ عام معمولی مانانہ باشد یا سالانہ یا جلسہ عام غیر معمولی، و تفصیل این ہمہ جلسات در دفعہ ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ می آید،

۲۔ دیدہ بانی تمامی کارائے کہ در جلسات مذکورہ بانجام رسانیدہ شود نمودن،

- ۳ — دستخط کردن بر تمامی رویداد های اجلاسات مجلس
که بصدارت ایشان حسن انجام یابد
۴ — صدر کمیته انتظامی بودن

نائبان صدر

۲۳ — نائبان صدر مجلس هذا نیز از اراکین حضوری با اتفاق غالب آراء حضار جلسه که ضوابط هذا ازان جاری و نافذ شود؛ منتخب خواهند شد، و خدمت مفوضه ایشان قائم مقام صدر بودن است
حین غیر حاضری صدر و سائر جلسات مجلس و جلسات کمیته انتظامی

سکریتاری

۲۴ — سکریتری مجلس هذا نیز از اراکین حضوری با اتفاق غالب آراء حضار جلسه که ضوابط هذا ازان جاری و نافذ شود؛ منتخب خواهد شد، و خدمات مفوضه سکریتری حسب تفصیل ذیل خواهد بود

- ۱ — تمامی نوشتخواند مجلس را انجام و انصرام دادن
- ۲ — سکریتری کمیته انتظامی بودن؛ و سائر نوشتخواند کمیته مذکور را انجام دادن

۳ — کار خزینہ داری مجلس و جمله امور متعلقه آن را مثل وصول و تحویل و گرفتن زر و رسید آن دادن و جز آن را انجام دادن؛ و جوایز جمله امور متعلقه حفاظت تحویل زر بودن

- ۴ — دفتر خانہٴ مجلس را منظم و اسثنیٰ؛ و حافظ تمامی اشیاء دفتر خانہ بودن،
- ۵ — ہرگونہ اہتمام متعلقہٴ انعقاد جلسات مجلس نمودن،
- ۶ — تمامی تحریرات و رسائل و کتب و رویداد و دیگر کاغذ را کہ طبع آن بصواب دید کمیٹی انتظامی مناسب متصور شود؛ با اہتمام خود طبع کنند، و تقسیم آن بین الاراکین و غیر ایشان حسب مصرعہ دفعہ ۵۶ نمودن،

کمیٹی انتظامی

- ۲۵ — از جملہٴ اراکین حضوری مجلس یک کمیٹی انتظامی از برائے نظم و نسق تمامی امور مجلس؛ با اتفاق غالب آراء حضار جلسہ کہ ضوابط ہذا از ان جاری و نافذ شود؛ منتخب کردہ خواهد شد؛ مشتمل بر ارباب مرقوم الذیل،

۱

صدر

۲

نائبان صدر

۱۱

مہجران

(منجملہٴ مہجران موصوف سکریٹری - ۱)

صدر و نائبان صدر و سکریٹری این کمیٹی همان صدر و نائبان صدر

و سکریتری مجلس خواهند بود، و بقیهٔ همبران از اراکین حضور می باقی
غالب آرا منتخب خواهند شد،

۲۶ — اگر عهدهٔ کسی از ارباب کمیتهٔ انتظامی بسبب
استعفا یا بی‌چیک و به دیگر خالی شود؛ بقیهٔ ارباب کمیتهٔ اطلاع
آن بآئینده معمولی اجلاس عام مانده خواهند کرد؛ و از اجلاس مذکور
شخصی دیگر بجای و می به تحریک و تأیید معمولی و برعایت غلبه
رای اراکین حاضر منتخب خواهد شد،

کارهای لازم خدمت و اختیارات

کمیتهٔ انتظامی

۲۷ — علاوهٔ اهتمام نویساندن تحریرات خوانده شدنی، مجامعات
عام معمولی ماندهٔ مجلس هذا از اشخاص لایق و تجویز و پسند کردن
آنگونهٔ تحریرها که از اراکین آن دستباز گردد؛ تمامی کارهای وابسته
نظم و نسق درونی مجلس از هر قسمی و هرگونه که باشد؛ متعلق
به کمیتهٔ انتظامی خواهد بود، و کمیتهٔ انتظامی سائر این کارها را بر طبق
قواعد ابرای کار کمیتهٔ مذکور که خودش ترتیب داده جاری و نافذ خواهد کرد؛
بانجام و انصرام خواهد رسانید، مگر شرط این است که قواعد مذکوره
بی‌سیچ و به نقیض و برخلاف بی‌چیک ضابطهٔ از ضوابط هذا نباشد،

تغییر و تبدیل ضوابط هذا

۲۸ — کمیتهٔ انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که وقتاً فوقتاً حسب

تقاضای وقت تحریک تغییر و تبدیل ضوابط هذا؛ یا اخراج بعض ضابطه ازان؛ یا اضافه بعض بران؛ بر طبق آنچه بدانست کمیته مذکور احسن و اولی نماید؛ در جلسه عام معمولی ماهانه مجلس نماید؛ و بشرط منظوری. جلسه مذکور بقلبه آراء تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه مذکور مثل ضوابط هذا جاری و نافذ متصور خواهد شد.

۲۹- ماسوائے از باب کمیته انتظامی اگر کسی دیگر از اراکین مجلس را تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه میسجیک ضابطه مقصود شود؛ لازم خواهد بود؛ که اطلاع آن بذریعہ مکاتبه کمیته انتظامی نماید؛ و کمیته انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که اگر بدانت کمیته مذکور تحریک مسطور مناسب متصور شود؛ آنرا به آینده ماهانه جلسه عام معمولی مجلس درپیش کرده بشرط منظوری حسب مصرحه دفعه ماسبق آنرا جاری و نافذ گرداند؛ و آن تغییر و تبدیل یا اخراج یا اضافه نیز مثل ضوابط هذا جاری و نافذ متصور خواهد شد؛

عمله مشاھره دار

۳۰- کمیته انتظامی را اختیار خواهد بود؛ که وقتاً فوقتاً عماله و ملازمان

مشاھره دار مجلس هر قدر که ضرور و مناسب پندارد؛ مقرر نماید؛ و تعین مشاھره ایشان حسب صوابدید خودش نماید؛ و وقتاً فوقتاً تغییر و تبدیل و عزل و نصب ایشان بعمل آرد؛ و هر قواعدی که خواهد از برای انجام خدمات ایشان ترتیب داده آنرا جاری و نافذ گرداند؛ که تعمیل آن بر ایشان واجب و لازم خواهد بود؛

طبع قراطیس

۳۱- کمیٹی انتظامی را اختیار خواهد بود؛ کہ ہر تحریرے یا رسالے یا کتابے یا رویدادے یا قراطیسے دیگر متعلقہ مجلس را کہ بصوابدید خودش یا بصوابدید ہیچیک جلسہ عام معمولی سالانہ مجلس، قابل طبع متصور شود، ہر قدر نسخہ ازان کہ خواہد مطبوع گرداند،

انتظام آمد و خرچ

۳۲- کمیٹی انتظامی را اختیار خواهد بود؛ کہ ہر انتظام و بندوبستے کہ در خصوص آمد و خرچ مجلس بصوابدید خود مناسب یندارد؛ بعین اورد، و حساب جمع و خرچ آن بذریعہ سکریتری ہموارہ مرتب و درست دارد، و وقتاً فوقتاً آن ہمہ حساب را ملاحظہ کند،

کیفیت کار کمیٹی و رویداد جلسہ

۳۳- کمیٹی انتظامی را لازم خواهد بود؛ کہ در سالانہ معمولی جلسہ عام، ہر ماہی کیفیت کار اے انجامیدہ خودش بہماہ گذشتہ مع رویداد جلسہ ماہ گذشتہ در پیش کند، و نیز در جلسہ عام معمولی سالانہ ہر سال خلاصہ کیفیت کار اے انجامیدہ یکسالہ گذشتہ مع خلاصہ رویداد یکسالہ گذشتہ مجلس در پیش کند،

در پیشی حساب آمد و خرچ

۳۴- کمیٹی انتظامی را لازم خواهد بود؛ کہ جملہ حساب آمد و خرچ مجلس کہ حسب دفعہ ۳۲ ہمیشہ مرتب خواهد داشت؛ خلاصہ سالانہ

آن را بشمول کیفیت کارهای انجامیده سالانه خودشن کرد، جلسه عام معمولی سالانه حسب دفعه ۳۳ پیش خواهد کرد؛ از برای اطلاع حضار در پیش کند

جلسات

۳۵ — جلسات مجلس هذا بردو نوع خواهد بود؛ یک جلسه عام معمولی؛ و دیگرے جلسات عام غیر معمولی از برای انجام کار خاص

۳۶ — باز جلسه عام معمولی بردو گونه خواهد بود؛ یک جلسه عام معمولی ماهانه؛ و دیگرے جلسه عام معمولی سالانه؛ پس جلسه عام معمولی ماهانه در هر ماه قمری بعد عشره اول آن، هر تاریخی که کمیته انتظامی مقرر نماید؛ حسن انعام خواهد یافت؛ و جلسه عام معمولی سالانه در میان دو ماه از شروع هر سال قمری، هر تاریخی که کمیته مذکور تجویز کند؛ منعقد خواهد شد

۳۷ — در جلسه عام معمولی ماهانه یا سالانه صدر و بر تقدیر غیر حاضری صدر یک از نائبان صدر؛ و بر تقدیر غیر حاضری هر دو نائب صدر یک از اراکین حاضر که ممتاز تر باشد؛ بر کرسی صدارت جلوس خواهد کرد

۳۸ — در هر یک از جلسات عام معمولی ماهانه بشرط حضور ۱۲ تن از اراکین مجلس یا زیاده بران؛ نخستین سکر یتری کیفیت کارهای کمیته انتظامی بابت ماه گذشته؛ مع خلاصه رویداد ماهانه جلسه عام معمولی ماضیه پیش خواهد کرد؛ و صدر جلسه با اتفاق اراکین حاضر آن کیفیت

و خلاصه 'روداد' را منظور خواهد نمود ، و بعد ازان تخریرات و غیره که برای خواندن در آن جلسه متعین باشد ؛ بمعرض قرائت خواهد درآمد ،
 ۳۹ - در جلسه 'عام معمولی سالانه' بشرط حضور ۲۰ تن از اراکین مجلس یا زیاده بر آن ؛ صرف خلاصه 'کیفیت کارهای انجامیده یکساله' ماضیه 'کمیته' انتظامی و خلاصه 'روداد' های یکساله 'مجلس و خلاصه حساب آمد و خرج مجلس بابت یک سال ماضی از برای اطلاع اراکین مجلس از طرف کمیته' انتظامی بذریعہ 'سکریٹری' درپیش و بمعرض قرائت خواهد درآمد ، و صدر جلسه باتفاق حاضرین آن مه را منظور خواهد کرد ،

۴۰ - جلسه 'عام غیر معمولی' از برای انجام کار خاص عبارت ازان جلسه است ؛ که حسب تجویز کمیته' انتظامی حین درپیش شدن هیچیک کار ضروری که انجام آن قبل از تاریخ جلسه 'عام معمولی' مانده بدانت کمیته' مذکور ضرور باشد ؛ بر طبق اطلاعدهی کمیته' مذکور بمجلس مت اراکین مجلس ؛ منعقد شود ، پس کمیته' انتظامی را اختیار خواهد بود ؛ که بر تقدیر داعی بودن ضرورت و احتیاج چنین جلسه 'عام' از برای انجام کار خاص باجراے اطلاعنامه بنام اراکین باندراج ذکرکار ضروری مذکور که انجامش غرض و مقصود آن جلسه باشد بهر وقتی و تاریخ که خواهد ؛ منعقد گرداند ،

۴۱ - کارهای جلسه 'عام غیر معمولی' از برای انجام کار خاص شروع نموده شد ؛ الا دقتیکه ۱۶ تن یا زیاده بر آن از اراکین حاضر باشند ،

۴۲ — اگر در ہیچیک جلسہ عام معمولی ماہانہ نصاب اراکین حاضر بہ ۱۶ و جلسہ عام معمولی سالانہ نصاب مذکور بہ ۲۰ و جلسہ عام غیر معمولی از برائے انجام کار خاص نصاب مذکور بہ ۱۶ نہ رسد ؛ جلسہ مذکور بدان تاریخ مالتوی خواہد ماند ؛ و باز بہر تاریخیکہ حسب تجویز کمیٹی انتظامی مقرر شود ؛ منعقد خواہد گشت ؛

دعوت اشخاص غیر اراکین مجلس ؛ بجلسات

مجلس ، و تقریر کردن در جلسات

۴۳ — سکرٹری مجلس را اختیار خواہد بود ؛ کہ در ہرگونہ جلسات مجلس ہذا - ماسوائے اراکین - ہرکسے را کہ خواہد ؛ خواہ از طبقہ اہل اسلام باشد یا اقوام دیگر ؛ از برائے تماشائے کاروائے جلسہ دعوت کند ؛ و کانیکہ بدین عنوان مدعو شوند ؛ ایشان را اختیار آمدن بجلسات مذکورہ و دیدن و تماشا کردن کاروائے جلسہ حاصل خواہد بود ؛ و نیز اگر احدے ازین اشخاص مدعو خواستہ باشد ؛ اختیار خواہد داشت کہ باستجازت از صدر جلسہ تقریرے بحضور حاضرین بکند ؛

۴۴ — و ہمچنین ہرکے از اراکین مجلس را اختیار خواہد بود ؛ کہ بعد از دیدن کاروائے انجامیدہ مجلس ؛ یا در خلال انجام کار ؛ باستجازت از صدر جلسہ تقریرے مناسب حال و مقام بکند ؛

۴۵ — و لیکن شرط این است ؛ کہ ہر جملہ تقریر کنندگان خواہ از اراکین نباشند ؛ یا از غیر اراکین ؛ رعایت این معنی از وجبات

خواهد بود؛ که در تقریر خودشان هیچگونه اشاره و کنایه بدین و مذہب یا امور دینی و مذہبی احدی که موجب رنج و آزار صاحب آن دین و مذہب باشد؛ نکنند، و استعمال چنان الفاظ نہ نماید؛ کہ عموماً موجب رنج و کدورت احدی از اراکین بودہ باشد، و نیز هیچ اشاره و کنایه نسبت بہ هیچ امری از امور وابستہ سلطنت سلطان وقت نہ نماید، ۴۶- اگر احدی از تقریر کنندگان در تقریر خودش چنان الفاظ ممنوعہ الاستعمال مذکورۃ الفوق استعمال کند؛ صدر جلسہ را اختیار خواهد بود؛ کہ خواہ از خودش یا حسب استدعای کسی دیگر از اراکین حاضر جلسہ؛ شخص تقریرکنندہ را از تقریرش باز دارد، و مراد از صدر جلسہ درین دفعہ کسی است کہ بر کرسی صدارت آن جلسہ باشد،

رای دادن و طریق آن

۴۷- ہر گاہ از اراکین حاضر ہنچیک از جلسات این مجلس در خصوص امری رای مطلوب گردد؛ لازم خواہد بود کہ حضرات ایشان بانظر منظور یا نامنظور اظہار آرای خودشان نمایند، و سکوت احدی از ایشان مشعر منظوری خواہد بود،

۴۸- در اموریکہ حضرات اراکین حاضر اجلاس بطریق مصرعہ فوق رای بدہند؛ اگر ہمگان متفق الراے شدند؛ فیہا، و گرنہ - در صورت اختلاف - مرجع و واجب التعمیل رای آنان خواہد بود کہ شمارہ ایشان بیشتر باشد، خواہ صدر از جملہ ایشان باشد یا نہ، و اگر شمارہ جانبین

ساوی باشد؛ بہر جانب کہ راے صدر جلسہ باشد راے غالب
ہمان متصور خواہد شد، و عمل بران واجب خواہد بود، و مراد از لفظ
صدر جلسہ درین دفعہ نیز ہمان است کہ بر کرسی صدارت جلسہ باشد،
خواہ صدر باشد یا نائب صدر یا رکنے ممتاز تر،

جلسات کمیٹی انتظامی

۴۹ — جلسات کمیٹی انتظامی بطریق و اسالیب و تواریخیکہ
موجب قواعد مرتبہ ایشان حسب دفعہ ۲۷ ضوابط ہذا معین شود،
منعقد خواہد شد،

عطیہ تائیدی

۵۰ — اراکین مجلس ہذا را جائز خواہد بود کہ ما سوائے زر توجیہ سالانہ
ہر چہ از قسم نقد ہر وقتے کہ خواہند بطور عطیہ تائیدی بہ تحویلیں مجلس بدہند،
۵۱ — در جلسہ کہ ضوابط ہذا بمنظوری حضار جاری و نافذ شود، کتابے
بہ نمبر ۲ داشتہ خواہد شد؛ و ہر کسے کہ بدان جلسہ آمادہ علمائے عطیہ
تائیدی (ہر قدر کہ خواستہ باشد) خواہد شد؛ دستخط خود بقید مبلغ عطیہ
مذکور در کتاب مزبور ثبت خواہد کرد،

۵۲ — اشخاص غیر اراکین مجلس را خواہ از طبقہ اہل اسلام
باشند یا غیر ایشان نیز جائز خواہد بود کہ ہر قدر کہ خواستہ باشند؛
بشرطیکہ کم از دہ روپیہ نباشد - بطور عطیہ تائیدی بذریعہ مکاتبہ یا

سکریتری؛ بہ تحویل مجلس بدہند و سکریتری را باید کہ (بشرطیکہ بدانت وے باخذ زر مذکور ہیکہ اعتراض موجبہ بودہ باشد) اطلاعش بجلسہ عام معمولی مانہ کہ بعد رسیدن زر مذکور حسن انعقاد یابد بدہد، و اراکین حاضر آن جلسہ عطیہ مذکورہ را باداے شکر یہ قبول نمایند، و اگر بدانت سکریتری باخذ زر مذکور ہیکہ اعتراض موجبہ بودہ باشد بران تقدیر نخستین اطلاعش بارادے خودش بکمیتی انتظامی بدہد و پستہرچہ در کمیٹی قرار یابد بر طبق آن کار بند شود، ۵۳ — اراکین یا غیر اراکین مجلس ہذا را جائز خواہد بود کہ اگر خواستہ باشند مبلغی بطور عطیہ تائیدی؛ از براے انجام ہیچ کاری خاص کہ انجام آن بہ تجویز مجلس یا کمیٹی انتظامی جائز یا لازم گردانیدہ شدہ باشد؛ بدہند،

خریدہ

۵۴ — جملہ زرہاے مال مجلس خواہ از قسم زر توجیہ سالانہ باشد یا زر عطاے تائیدی بدیدہ بانی کمیٹی انتظامی بہ تحویل و حفاظت سکریتری خواہد بود؛ و حسب منشاے ضمن ۳ دفعہ ۴۴ سکریتری جوابدہ جملہ امور متعلقہ حفاظت زرہاے مذکورہ خواہد بود؛ و بموجب قواعد مرتبہ کمیٹی انتظامی حسب دفعہ ۴۷ ضوابط ہذا تحصیل و حفاظت و خرچ و نگہداشت حساب زرہاے مذکورہ بذریعہ سکریتری بعمل خواہد آمد،

قراطیس

۵۵ — کمیٹی انتظامی ہرگونہ قراطیس و کتابہاے متعلقہ مجلس را

موجب قواعد مرتبه کیتتی مذکور حسب دفعه ۲۷ ضوابط هذا مرتب
و منضبط و محفوظ خواهد داشت

۵۶ — هرگاه کاغذی یار سالک یا کتابی یار ویدادے یا تحریرے
به تجویز کیتتی انتظامی بغير تقسیم بقالب طبع خواهد درآمد؛ کیتتی مذکور
یک یک نسخه آن به سائر اراکین و نیز بهر کیکه مناسب
و محسن داند، بلا اخذ قیمت ارسال خواهد کرد، و ما سوائے
ایشان کس دیگر را نخواهد داد الا باخذ قیمت کیتتی مذکور تجویز کند

کتابخانه

۵۷ — هرگاه بدانست کیتتی انتظامی مناسب متصور خواهد شد؛
و کیتتی مذکور اطلاع این امر بجلسه از جلسات عام معمولی ماهانه مجلس
خواهد کرد، یا این امر خود از بیچیک جلسه از جلسات این مجلس قرار
خواهد یافت؛ کتب خانه بعلاقه این مجلس حسن ترتیب خواهد یافت؛
و نظم و نسق آن بر طبق قواعدی که دران خصوص منضبط خواهد شد
بعمان خواهد آمد

ارسال ضوابط هذا بخدا مات اراکین و پابندی

ایشان بمضامین آن

۵۸ — ضوابط هذا بعد از منظور و جاری و نافذ شدن بهر زودی
که ممکن باشد ذریعہ کیتتی بقالب طبع درآمده یک یک نسخه آن

بہر یکے از اراکین مجلس مرسل خواهد شد، و بعد ازین بعد داخل شدن
 اعدے باراکین مجلس یک نسخه از اذان بخند متش مرسل خواهد گردید،
 و تمامی اراکین مجلس از وقت داخل شدن ہر مرہ اراکین پابند ضوابط
 ہذا متصور خواهند بود،

تاریخ نافذ العمل شدن ضوابط ہذا

۵۹ — ضوابط ہذا با استنای و فغاتی اذان کہ بہ ہمین جلسہ
 اشہرہ تعمیل آن بروے کار آمدہ؛ از تاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ
 قدسیہ نافذ العمل خواهد شد،

کلیتہ ————— ۵ — ثالثہ لا
 { ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ قدسیہ

تحریر یک پنجم

۵ — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب بر خاست و تحریر یک امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود ،

حضرات

جاء صد هزار مسرت و ابتهاج است ؛ که امشب مهمی بس اهم و اہمستہ این مجلس ہمایون کہ عبارت از ضبط ضوابط ان باشد ؛ بانجام رسید ، امید واثق قیام و درام این مجلس در دلہا پدید آمد ، و بذایش را تشئید و استحکام مزید حاصل شد ، شک نیست کہ انہون مجلس ہذا را یوما فیوما رونق و بہای بیشتر از پیشتر خواهد افزود ، و بسا فوائد و منافع ما مسلمانان از آئینہ این رونق و بہاروی خواهد نمود ، فالحمد لله علی ذلک حمد اکثیرا والشکر علی آلائہ شکرا و فیرا ،

حالا قبل از انکہ بگزارش امریکہ خاکسار را تحریر یک آن نمودنی است ہر دازم ؛ معروض داشتن یک امر ضروری بر ذمہ خود واجب و لازم می شمرم ، یعنی انچہ عالیجناب بانی جلسہ در خاتمہ رویداد سالانہ کہ ہمین این وقت قرأت فرمودند ، جملہ چند در خصوص شکر یہ این ہیچکارہ زمانہ ارشاد فرمودہ باعث عزت افزائی و منزلت بخشی بندہ شدہ اند ؛ بہ نسبت آن بندہ نیز همان گزارش دارن کہ ہمین دم بہ پیاسخ ہمچنان شکر یہ نسبت بمخدومی و مطاعی جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب جناب ایشان بر زبان رانده اند ، و علاوہ بران گزارش این است کہ چون ازین شکر یہ واکشود کہ خدمات محقر و بے حقیقت این ہیچمیز کہ بطور ادای واجب بہ بجا آوری آن کوشیدہ ام بمحل قبول و استحسان - کہ ہرگز بندہ آنرا قابل آن نمی پنداشت - جا گرفتہ ؛ لہذا بجا آوری شکر یہ عقیدت کیسانہ آن بر بندہ واجب و لازم می باشد ،

اکنون تحریک بنده این است ؛ که اراکین این مجلس حسب دفعه ۷ هفتم ضوابط مذکور مقرر شوند ، یعنی آنانکه از حضار این جلسه خواهش در آمدن بزمرة اراکین این مجلس داشته باشند ؛ اسماء گرامی خود را برین کتاب نمبر - | - که خاکسار در پیش میکند ؛ ثبت فرمایند ، تا ایشان از ابتداء محرم الحرام سنه ۱۲۸۱ هجریه قدسیه علی صاحبها الف الف صلوٰۃ و تحیة - ب اراکین این مجلس محسوب شوند ، جناب مولوی دین محمد خان بهادر تائید این تحریک نمود ، و باتفاق همگنان همچنان قرار یافت ،

اینجا جناب محرک یعنی مولوی ابوالقاسم عبدالکیم صاحب کتاب نمبر - | - مذکور در پیش کرد ؛ و از میان حاضرین والا تمکین حضرات مفصل الذیل دستخط خود شان بران کتاب ثبت فرموده داخل اراکین مجلس شدند ،

- ۱ — عالیجناب مولوی محمد وجیه صاحب ،
- ۲ — عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب ،
- ۳ — عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب ،
- ۴ — جناب منشی امیر علی خان بهادر ،
- ۵ — جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بها در ،
- ۶ — جناب مولوی عبد الطریف خان بهادر ،
- ۷ — جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب ،
- ۸ — جناب حاجی آقا کوچک شیرازی صاحب ،
- ۹ — جناب مولوی عباس علی خان صاحب ،
- ۱۰ — جناب خواجه حسن جان صاحب ،
- ۱۱ — جناب خواجه میرن جان صاحب ،
- ۱۲ — جناب نواب سید علی احمد خان بهادر ،

- ۱۳ — جناب منشي حبيب الحسن صاحب،
- ۱۴ — جناب مير محمد کاظم جواهری صاحب،
- ۱۵ — } جناب لسان السلطان محمود الدوله حميد الملك وناشعار
منشي صفدر علي خان بهادر محامد جنگ .
- ۱۶ — جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب،
- ۱۷ — جناب شيخ عيسى بن قرطاس صاحب،
- ۱۸ — جناب حاجي محمد صاحب،
- ۱۹ — جناب نواب ناظر سيدی نذیر علي خان صاحب،
- ۲۰ — جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب،
- ۲۱ — جناب مولوي دين محمد خان بهادر،
- ۲۲ — جناب ميرزا غلام رسول خان صاحب،
- ۲۳ — جناب حکيم بنده علي خان صاحب،
- ۲۴ — جناب مولوي سيد ابو الحسن صاحب،
- ۲۵ — جناب حکيم محمد مسيح صاحب،
- ۲۶ — جناب شيخ قدرت الله صاحب،
- ۲۷ — جناب دکتر تمیز خان صاحب،
- ۲۸ — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب،
- ۲۹ — جناب مولوي عبد الحق صاحب،
- ۳۰ — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب،
- ۳۱ — جناب مولوي عبید الله العبيدي صاحب،
- ۳۲ — جناب شيخ علی بن دغمان صاحب،
- ۳۳ — جناب مولوي حافظ محمد حاتم صاحب،

۳۴ — جناب مولوي حافظ جمال احمد صاحب

۳۵ — جناب مولوي نثار احمد صاحب

۳۶ — جناب مولوي سيد آل احمد صاحب

۳۷ — جناب خواجہ وحيد جان صاحب

۳۸ — جناب سيد شرف الدين حسين صاحب

۳۹ — جناب مولوي سيد محمد حسين صاحب

۴۰ — جناب عمر خان صاحب

۴۱ — جناب سيد نظام الدين صاحب

۴۲ — جناب مولوي ذوالفقار علي صاحب

۴۳ — جناب مولوي موسى علي صاحب

۴۴ — جناب مولوي عبد الرزاق صاحب

۴۵ — جناب مولوي يار علي صاحب

۴۶ — جناب مولوي ياور علي صاحب

۴۷ — جناب مولوي رجب علي صاحب

بعد ازان باتفاق و اجازت سائر حاضرين؛ جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر از طرف

۴۸ — جناب مولوي نذير الدين خان بهادر و جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب

از طرف - ۴۹ — جناب مولوي عبد البجبار صاحب و جناب مولوي سيد آل احمد

صاحب از طرف - ۵۰ — جناب مولوي سيد فضل حسين صاحب و جناب حافظ

محمد دحائم صاحب از طرف - ۵۱ — ميرزا محمد صاحب و جناب مولوي عبید اللہ العبيدي

صاحب از طرف - ۵۲ — منشي كلیم الرحمن صاحب و جناب مولوي سيد رياضت الله

صاحب از طرف - ۵۳ — منشي حسن علي صاحب دستخطها بغرض داخل شدن اين

حضرات بکتاب مذکور ثبت نمودند ، و حضرات ايشان نيز داخل زمره اراکين گشتند ،

تکریک ششم

۴ - جناب امان السلطان محمود الدوله منشی مقدر عالی خان بہادر برخواست ؛
و تحریرت امر مرقوم الذیل بعبارت زیرین نمود :

حضرات

از ہنگامیکہ بلطف خداوند لطیف و حسن سعی مولانا المنیف عالیجناب محیط
مکامد بے حساب مؤید الاسلام و المسلمین قدوۃ الاعظم فی العالمین جناب مولوی
عبد اللطیف خان بہادر ادام اللہ بقاءہ دوام الشہور و السنین ؛ آسمان این انجمن تجلی
مسکن بکواکب ثواب یعنی ذوات معینان و مؤیدان والا مناصب مزین و متجلی
گشتہ ؛ بوجہ اینکه بنایش ہمہ تن بر تائید اسلام و حصول موافقت بین الاعلام و اشاعت
علوم متنوعہ جلیہ و اضافت نجوم امور عقلیہ و نقایہ و تہذیب اخلاق و ترکیب تحصیل
منافع علی الاطلاق و ترغیب برابا بسوی طلب مزایا و ازالہ امراض روحانیہ و اکتساب
لوازم شرف انسانی و تعلیم آداب معاشرت و تفہیم نکات مصادقت و ایقاف نائمین
و تہذیب غافلین و القای مضامین عالیہ دقیقہ داندان غیر واقفین و اظہار نعمات
بیغایات رب العالمین آئندہ است ؛ یوما فیوم شوارق انوار افادات و فاضالتش را
درخسندہ تر دیدم ، و چگونه نباشد کہ بمقاد من کان للہ کان اللہ لہ روز افزونی این
بناے خیر متیقن است ، و ہر گاہ حضرات حاضرین لا سیما المعاونین بفکوائے
تعاون و علی البر و التقویٰ یوسف سعادت مشارکت این جلسہ مبارکہ را بدر اہم
معدودہ کہ عبارت از شش روپیہ سالانہ باشد خریدار شدند ؛ بنظر احقر ارباب ہم
و اصحاب کرم را برائے ترغیب رونق پذیری لوازم و ضروریات این محفل منیف و امر
حذیف اسعدی بعتای مقدارے زائد از وجہ مانتہر سالانہ واجب است ، نظر بران

حقیر تحریرات میکند ؛ کہ حضراتے کہ از حاضرین این جلسہ ارادہ بخشیدن عطایاے
تائیدی از قسم نقود باین مجلس فرخندہ اساس حسب دفعہ ۵۱ پنجاہ و یکم داشتہ
باشند ؛ دستخط خود شان بر کتاب نمبر ۴ کہ موجود است ؛ بقید هر قدر مبلغی کہ
هر یکی از ایشان آمادہ دادنش بودہ باشند ؛ ثبت فرمایند

جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب تائید این تحریرات نمود ؛ و باتفاق
سائر اراکین حاضر همچنان قرار یافت

اینجا جناب محترک یعنی محمود الدولہ بہادر کتاب نمبر ۴ مذکور در پیش
فرمود ؛ و منجملہ اراکین والا تمکین حضرات مفصل الذیل دستخط خودہا بقید مبالغ
مذرجہ معافی اسمائے ایشان بوجہ عطای تائیدی ثبت فرمودند

روپیہ

- | | |
|-----|--|
| ۱۰ | عالی جناب مولوی محمد وجیہ صاحب |
| ۳۰ | جناب منشی امیر علی خان بہادر |
| ۱۵ | جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر |
| ۳۰ | جناب حاجی سید حسین شوستری صاحب |
| ۱۰ | جناب خواجه حسن جان صاحب |
| ۱۰ | جناب خواجه میرن جان صاحب |
| ۱۰ | جناب نواب سید علی احمد خان بہادر |
| ۱۵۰ | جناب اسان السلطان محمود الدولہ منشی صدور علی خان بہادر |
| ۱۰۰ | جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب |
| ۲۵ | جناب شیخ عیسیٰ بن قرطاس صاحب |
| ۲۵ | جناب حاجی محمد صاحب |
| ۵۰ | جناب نواب ناظر سیدی نذیر خان صاحب |

- جذاب مولوي سيد ابو الحسن صاحب ، ۱۰
 جذاب مولوي سيد آل احمد صاحب ، ۱۰
 ايضاً جذاب مولوي سيد آل احمد صاحب از طرف جذاب
 مولوي سيد فضل حسين صاحب ، ۱۰
 جذاب ڈاکٹر تمیز خان صاحب ، ۱۰
 جذاب مولوي سيد محمد حسين صاحب ، ۳۰
 جذاب خواجہ وحید جان صاحب ، ۱۰

و از جملہ غیر اراکین

جذاب مولوي بشارت علي صاحب ، ۱۰

۵۵۵

تحریریک ہفتم

۷ - جناب نواب سيد علي احمد خان بہادر برخاست ؛ و تحریریک امر
 مرقوم الذیل بکلمات زیرین نمود ؛

خاکسار تحریریک می کند کہ بزرگان ممد و وح الذیل بکار مدارت و نیابت مدارت
 و بکار سکریٹری مجلس هذا حسب دفعات ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ضوابط منتخب شوند ؛

عالیجناب مولوي محمد وجیہ صاحب ، صدر

عالیجناب قاضي عبد الباري صاحب ، نائبان صدر
 عالیجناب مولوي حافظ عجیب احمد صاحب ،

جذاب مولوي عبد اللطيف خان بہادر ؛ سکریٹری

جذاب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب تائید این تحریریک نمود ؛ و باتفاق سائر

اراکین حاضر همچنان قرار یافت ؛

تحریر یک ہشتم

۸ - عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب برخاست ؛ و تحریر امر مرقوم الذیل بکلمات زیرین فرمود ،
حقیر تحریر یک می کند کہ علاوہ صدر و نائبان صدر کہ منتخب شدند ؛ حضرات مرقوم الذیل بممبری کمیٹی انتظ می مجلس ہذا حسب دفعہ ۲۵ ضوابط منتخب شوند ،

جناب منشی امیر علی خان بہادر ،

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر ،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب ،

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر ،

جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب ،

جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب ،

جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب ،

جناب مولوی عبد الحق صاحب ،

جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب ،

جناب خواجہ و حید جان صاحب ،

جناب سکرٹری صاحب ،

جناب حکیم محمد مسیح صاحب تائید این تحریر یک نمود ؛ و بانفاق سائر اراکین حاضر

ہمچنان قرار یافت ،

تحریریک نہم

۹۔ جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب برخواست ؛ و تحریریک امر مرقوم

الذیل بکلمات زیرین نمود ؛

حقیر تحریریک می کند ؛ کہ ضوابط مجلس ہذا کہ درین جلسہ منضبط و جاری شد ؛ بایمائے نافذ العمل گردانیدن آن حوالہ کمیٹی انتظامی کردہ آید ، و از کمیٹی موصوف استدعا کردہ آید کہ بہرزدیکہ ممکن باشد قواعد اجرای کار خود را بموجب دفعہ ۲۷ ضوابط مرتب و جاری کردہ بانجام کار ہائے مجلس شاغل باشد ؛

جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائید این تحریریک نمود ؛ و بانفاق سائر اراکین حاضر همچنان قرار یافت ؛

بالآخر بہ تحریریک جناب نواب ناظر سیدی ندیر علی خان صاحب ؛ شکر بہ از طرف جلسہ بعالی جناب صدر جلسہ بجا آورده شد ؛ و مجلس برخواست ؛

(دستخط) مکمل وجیہ

صدر جلسہ

کلیتہ ————— ہ - ثالثہ
{ ۲۳ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری

نمبر ۱

رویداد

نخستین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر محرم الحرام

سال دوم

منہ قدہ ۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ مطابق ۴ ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع

کلکتہ

در مطبع بہشت مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

نخستین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر محرم الحرام

سال دوم



۲۸ بیست و هشتم شهر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ - چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع
روز دوشنبہ ساعت ہشت مسائی ؛ نخستین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابت شهر محرم الحرام سال دوم ؛ بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر
سکرٹری مجلس ؛ حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری مجلس
و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکرٹری مجلس
مدعو شدہ بودند ؛ تشریف آوردند ،

عالیجناب صدر مجلس مولوی مکمل وجیہ صاحب برکسی مدانت

جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکرٹری مجلس برخاست ؛ رویداد نخستین سالانہ

جاسه مجلس هذا منعقدة ۲۳ بیست و سوم شهر ذي الحجة الحرام سنة ۱۲۸۰ هجری قمری کرد ،

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۲ — نیز جناب سکریٹری ریپورٹ ارباب کمیٹی انتظامی - منضمین اطلاع ایند معنی کہ اینندان از جمله خود شان یک کمیٹی خاص مسمی به کمیٹی قراطیس از برای انجام جمله امور متعلقه نوشتخواند ؛ و ملاحظه و تجویز تحریرات خوانده شد نیی جلسه عام و غیره ؛ مستعمل بر حضرات مفصل الذیل مقرر کردند ؛ فرأت کرد ،

عالی جناب مولوی محمد وجیه صاحب ،

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب ،

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ،

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب ،

جناب سکریٹری صاحب ،

ریپورٹ مذکور داخل سر رشته شد ،

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این امر در داد ؛ کہ علاوه آنا نکه بنسب سالانه جلسه گذشته دستخط عطیات تائیدی بر کتاب نمبر ۲ زوده بودند ؛ حضرات مفصل الذیل عطیات مذرجه مکانی اسماء ایشان بخد مت موصوف الیه فرستاده اند ،

روپیہ

۲۱	{	جناب مولوی سید کرامت عالی صاحب ، مولوی اسماء دارة مولائی ،
۱۰	{	جناب مولوی ذیل الدین احمد خان بہادر ، ذیل وئی مجسٹریٹ بنگالون ضاح ندیہ ،

روپیہ

۵۰

جناب دیانت الدولہ بہادر ساکن کلکتہ ،

۱۵

جناب حکیم محمد مسیح صاحب ساکن ایضا ،

۹۶

جناب مولوی محمد عبد الرزق صاحب بر خاست ؛ و فرمود کہ چون حضرات
ایہاں این ہمہ عطیات محض از رہگذار خواہشمند بودن بافزودن رونق و بہارے
این مجلس مرسل داشته اند ، و ازین معنی نیت و خواہش و شوق و رغبت ایشان
بفلاح جوئی این مجلس ظاہر و اشکار است ، لہذا خاکسار تحریک میکند کہ شکر بہ
خدمت ایشان از طرف جملہ اراکین مجلس قلمبند شدہ داخل سر رشتہ مجلس باشد ،
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تائید این تحریک نمود ، و باتفاق سائر
اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایذمعنی در داد ؛ کہ از طرف اہالی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابوان جوان سال کلکتہ مسمی بہ - فیسمایی لیٹری کلب - یکتا رسالہ رویداد
ہفتمین سالانہ مجلس مذکورہ برسم ہدیہ درین مجلس رسیدہ است ،
رسالہ مذکورہ داخل سر رشتہ شد ،

۵ — تحریکات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بر روی کار آمد ، و بعد
تائید مویدان و اتفاق سائر اراکین حاضر حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس تجویز
آن تحریکات محول بہ کمیٹی انتظامی شد ،

اولا — جناب سکریٹری تحریک کرد ؛ کہ حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین
مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۴ — جناب مولوی سید کرامت علی صاحب متوای امام بازہ ہوگای
۵۵ — جناب منشی لطافت حسین صاحب ساکن کلکتہ ،

۵۶ — { جناب بخشى السلاطين متدين الدوله } ساکن کلکته
حافظ مبد الغني خان بهادر

۵۷ — جناب منشي فيض علي صاحب ساکن ايضاً ،

۵۸ — جناب منشي احمد علي صاحب ساکن ايضاً ،

۵۹ — جناب حاجي سيد صائق شروستري صاحب ساکن ايضاً ،

۶۰ — جناب مولوي سيد عبد الله خان صاحب صدر امين دهاكه ،

۶۱ — جناب حكيم قاسم علي صاحب ساکن حال دار جائگ ،

۶۲ — جناب حكيم احمد مرزا صاحب ساکن کلکته ،

۶۳ — جناب حكيم آقا محمد صاحب ساکن ايضاً ،

۶۴ — جناب مولوي احمد صاحب ساکن ايضاً ،

۶۵ — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر ديپوتي مجسٹريٹ راج شاهي ،

۶۶ — جناب منشي محمد مدثر صاحب ساکن بودوان ،

۶۷ — جناب مولوي محمد شاه صاحب ساکن کلکته ،

۶۸ — جناب مولوي سيد قمر الدين صاحب ساکن ايضاً ،

۶۹ — جناب منشي قسيم الدين صاحب ساکن ايضاً ،

جناب مولوي عباس علي خان صاحب تائيد اين تحريك فرمود ،

ثانيہ — جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب تحريك كرد ؛ كه

۷۰ — جناب مولوي خادم حسين صاحب ساکن کلکته ،

بزمرة اراکين مجلس داخل شود ،

عاليجناب صدر مجلس تائيد اين تحريك فرمود ،

ثالثہ — جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب تحريك ازسلاک حضرات

مفصل الذيل بزمرة اراکين مجلس نمود ،

- ۷۱ — جناب ناخدا حاجي يوسف بن محمود خنجي صاحب ساکن کلکتہ،
- ۷۲ — جناب ناخدا عبدالرحمن موسی صاحب ساکن ایضاً،
- جناب حافظ عجیب احمد صاحب تائید این تحریک نمود،
- وابعداً — جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تحریک انسلاک حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود،
- ۷۳ — جناب حکیم سید ابو الحسن خان صاحب ساکن مرشد آباد،
- ۷۴ — جناب حکیم سید عاتق حسین خان صاحب ساکن ایضاً،
- ۷۵ — جناب منشی سید عظیم الدین حسین خان صاحب ساکن ایضاً،
- ۷۶ — جناب شیخ مظفر حسین صاحب ساکن کلکتہ،
- جناب شیخ علی بن دغمان صاحب تائید این تحریک نمود،
- خاصاً — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریک کرد، ۸۵ حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس داخل شوند،
- ۷۷ — جناب دیانت الدولہ بہادر ساکن کلکتہ،
- ۷۸ — جناب منشی عنایت حسین صاحب ساکن لکھنؤ،
- ۷۹ — جناب منشی محمد مردان علی خان صاحب رعنا ساکن آگرہ،
- جناب مولوی عبد الحق صاحب تائید این تحریک نمود،
- سادہ — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تحریک انسلاک،
- ۸۰ — جناب حاجي نور اللہ صاحب ساکن کلکتہ،
- بزمرة اراکین مجلس نمود،
- جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریک فرمود،
- سابعداً — جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب تحریک انسلاک حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود،

- ۸۱ — جناب مولوي محمد خان بهادر دپوٽي مجسٽريٽ پبڙه ،
- ۸۲ — جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر دپوٽي مجسٽريٽ بنگالون ،
- ۸۳ — جناب مولوي انور الدين احمد خان بهادر دپوٽي مجسٽريٽ رنگپور ،
- ۸۴ — جناب مولوي سيد رضي الدين احمد صاحب ساکن بردوان ،
- ۸۵ — جناب منشي حسن جان صاحب ساکن کاکته ،
- جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب تائيد اين تحريک نمود ،
- ثانها — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب تحريک انسالک
- ۸۶ — جناب مولوي واحد الله صاحب ساکن بردوان
- بوسره اراکين مجلس نمود ،
- جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب تائيد اين تحريک کرد ،
- ۶ — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر نسخ تحريري بعبارت اردو در بيان تعريف زبان اردو و بدائت و ترقي آن قرات کرد ،
- بعد از اختتام قرات اين تحرير جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب برخاست ؛
- و فرمود ، که چون جناب مولوي عبد الغفور خان نسخ اين تحرير تحقيق تذاويرا باهتمام تمام ريخته قلم بلاغت رقم گرداينده ؛ و آن را بحمل عبارات خوب و نظم و نثر مرغوب آراسته ؛ و بقرات آن وقت مارا از استماع معلومات مفيده خدمت وے در خصوص زبان اردو خوش کرده ؛ لهذا خاکسار تحريک اين معنی ميکند ؛ که از طرف مجلس شکريہ بخدمت وے برگذارده شود ،
- جناب ميرزا غلام رسول خان صاحب تائيد اين تحريک نمود ، و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان بعمل آمد ،
- ۷ — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکيم صاحب تحريري بعبارت فارسي - در بيان مختصر احوال حضرات عرب قبل بعثت حضرت خاتم المرسلين صلي الله

عالیه و سام الی یوم الدین ؛ من حیث المذاهب و العادات و الرسوم ؛ و تقسیم ایشان بطبقات ثلثه یعنی - باندہ و عاربہ و مستعربہ ؛ و بیان کیفیت انقضای عرب باندہ و شرح و تقسیم جملہ قبایل عرب عاربہ ؛ با مختصر احوال ہریکی ازین قبائل ؛ بمعرض قرأت در آورد ،

بعد از اختتام قرأت جناب سکریتری برخاست ؛ و تحریک کرد کہ شکرینہ نکاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب از طرف مجلس بخدمت راقم و قاری تحریر یعنی جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب برگزار دہ شود ، جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تائیدش کرد ، و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

پس تر بادای شکرینہ بجناب صدر جلسہ برخاست ،

محکم و جیدہ
م—در

{ کلکتہ - ثالثہ
۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ هـ
مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع

نمبر ۲

رویداد

دومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

کلکتہ

بابت شهر صفر الخیر

سال دوم

مذہقہ ۲۸ شهر صفر الخیر سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع بیٹنست مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

دومین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

بابت شہر صفرا الخیر

سال دوم



۲۸ بیست و ہشتم شہر صفرا الخیر سنہ ۱۲۸۱ ھ - مطابق ۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۴ ع
روز شنبہ ساعت ہشت مسائی؛ دو میں ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ بابت شہر صفرا الخیر سال دوم؛ بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس؛ حسن انعقاد یافت، اکثری از حضرات اراکین حضوری و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مدعو شدہ بودند
تشریف آوردند،

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب صدر برکسی مدارت جلوس فرمود،

۱ - نخستین جناب سکریٹری برخاست، و رویداد نخستین ماہانہ جلسہ سال

دوم منعقدہ ۲۸ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ ھ قرات کرد،

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع اینمعنی در داد ؛ کہ حضراتیکہ تحریرات اسلامک ایشان بزمرة اراکین مجلس بماهانه جلسہ گزشتہ بروی کار آمدہ تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ہشتم ضوابط محول بارباب کمیٹی انتظامی گردیدہ بود ؛ اسمای سائر ایشان بجلسہ کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۲ شہر صفر الحیر درپیش شد ، و بہ تجویز کمیٹی ہمہ شان بزمرة اراکین مجلس داخل شدند ،

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد ؛ کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیہ تائیدی مندرجہ محافی اسمائ ایشان بخدمت وی فرستادہ اند ،

روپیہ

جناب حکیم میرزا عالی خان بہادر ساکن کلکتہ ۲۰

جناب مولوی انور الدین احمد خان بہادر دہلوی محسنت رنکپور ۲۵

جناب چوہدری محمد ناظر خان صاحب ساکن ضلع ۲۴ پرگنہ ۱۰
۵۵

جناب مولوی عبید اللہ العبدی صاحب برخاست ؛ و تحریر کرد ؛ کہ تدریجہ

ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف اراکین مجلس مودعی گردد ،

جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب تائید این تحریر کرد ، و باتفاق سائر

اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد *

۴ — تحریرات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروی کار آمد ، و بعد

تائید مؤیدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط تجویز آن

تحریرات محول بہ کمیٹی انتظامی شد ، یعنی -

اولا — جناب سکریٹری تحریر کرد کہ - حضرات مفصل الذیل بزمرة اراکین

مجلس داخل کردہ شوند ،

- ۸۷ — جناب شاهزادہ محمد والا گہر شاہ صاحب
 ۸۸ — جناب شاهزادہ محمد ہرمز شاہ صاحب
 ۸۹ — جناب شاهزادہ محمد سکندر شاہ صاحب
- از خاندان میسوریہ

۹۰ — جناب مولوی سید احمد خان بہادر صدر الصدور علیگڑہ

۹۱ — جناب نواب سیدی قلی خان صاحب ساکن کلکتہ

۹۲ — جناب دیوان مولی بخش خان بہادر ساکن عظیم آباد

۹۳ — جناب حکیم میرزا علی خان بہادر ساکن کلکتہ

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائید این تحریر نمود

ثانیاً — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریر انسلاک

حضرات مفصل الذیل بزمروء اراکین مجلس نمود

۹۴ — جناب مولوی انوار علی خان بہادر صدر الصدور ٹبرہ

۹۵ — جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن میدنی پور

۹۶ — جناب مولوی مبارک علی صاحب ساکن ایضا

۹۷ — جناب مولوی غلام نبی خان صاحب ساکن کلکتہ

جناب حکیم احمد میرزا صاحب تائید این تحریر کرد

ثالثاً — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریر انسلاک

۹۸ — جناب مولوی غلام حسنین صاحب ساکن لکھنؤ

بزمروء اراکین مجلس نمود

جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تائید این تحریر کرد

وابعاً — جناب مولوی حافظ محمد حاتم صاحب تحریر انسلاک

۹۹ — جناب مولوی عبد الرزاق صاحب ساکن عظیم آباد

بزمروء اراکین مجلس نمود

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب تائید این تحریر کرد ،

۵ — جناب مولوی حافظ محمد حاتم صاحب تحریری بعبارت فارسی در بیان اینکہ : استخراج احکام شرعیہ در زمان ہدایت نشان جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم بچہ طور بعمل می آمد ، و بعد ازان بتدریج تا زمان تعیین مذاہب اربعہ چہ تبدیلم در طرق استنباط آن راہ یافتہ ، و تعیین مذاہب اربعہ ہرچہ اصول مبدئی گشتہ ، نکاشتہ بر اع افادت مطاع عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس ؛ قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت این تحریر عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب تحریر کرد ، کہ از طرف مجلس شکریتہ ہرنگشتن این تحریر افادت تنویز بغرض خواندہ شدنش درین جلسہ ؛ ہسامی حضرت عالی جناب صدر مجلس ممدوح ہرگذارہ شود ، جناب صدر جلسہ امشبہ تائیدش فرمود ، و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد ،

۶ — جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب متخلص بہ و حید تحریری بعبارت فارسی در بیان بعض احوال شہر نرہت بہراندن ، مشتمل ہر نثر شستہ جان نواز و نظم پاکیزہ روان زندہ ساز ، نکاشتہ خودش جناب مولوی صاحب موصوف قرأت کرد ، بعد اختتام قرأت آن جناب حکیم آقا محمد صاحب تحریر کرد ؛ کہ شکریتہ این تحریر فصاحت و افادت تنویز از طرف مجلس بخدمت جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب ہرگذارہ شود ،

جناب مولوی انورالدین احمد خان بہادر تائیدش کرد ، و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

۷ — جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تحریری بعبارت اردو ؛ در بیان فوائد و فاق و مضار نفاق ؛ مدیل بذکر فوائد و منافع موافقت بین رعایا و الساطان

مضار انعدام آن فیما بین ایشان ؛ نگاشتنه خودش جناب مولوی صاحب موصوف
قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت آن جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تحریر کرد ؛ که از
طرف مجلس شکریه نگاشتن و خواندن این تحریر فصاحت و ملاحظت تذویر بجانب
قاری برگذارده شود ،

جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائیدش کرد ؛ و باتفاق هائر اراکین حاضر
همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — بعد ازان جناب سکریتری بر خاست ؛ و تعارف و تعریف جناب میرزا
رجب علی بیگ صاحب متخلص بسرور ؛ مجدد اسلوب نثر اردو ؛ مصنف سرور سلطانی
وفسانه عجائب و غیره ؛ بحضور صدر و حضرات دیگر نموده برگذار ؛ که خیلی خوش
نصیبی مجلس ما است ؛ که چنین صاحب کمالی ؛ در فن نظم و نثر بیمدالی ؛
امشب رونق بخش جلسه ما گردید ، و میخواهد که ورفی چند در تعریف بهار ؛ و بیان
آمد فصل گل در ساحت گلزار ؛ که مملو از صنائع و بدائع زبان اردو است ؛ بسمع
والی حضرات حاضرین رساند ،

عالیجناب صدر جلسه فرمود ؛ که هر ایذه تشریف آوری ایشان موجب امتنان این
مجلس میباشد ؛ و خواندن تحریر منتهی دیگر خواهد افزود ،

بستر جناب سرور باجارت جناب صدر جلسه اردو تحریری فصاحت و بلاغت
تذویر در تعریف موسم بهار - که گلزار همیشه بهارش توان گفت - قرأت کرد ،

جناب حکیم احمد میرزا صاحب بر خاست و گفت ، که چون جناب سرور
به تشریف قدوم مسرت لزوم خودش مارا مشرف و مسرور فرمود ، و بقرأت رنگین
تحریر اعجاز تذویر خود سرور بر سرور افزود ، لهذا خاکسار تحریر می کند ؛ که از طرف
مجلس شکریه بجانب رسم برگذارده شود ،

جناب مولوي سيد رضي الدين احمد صاحب تائيدش كرد، و بانفاق سائر اراکين
 حاضر جلسه همچنان بعمل آمد ،
 بالاخر بتحرير جناب مولوي محمد شاه صاحب شکريه يعاليجناب صدر جلسه
 برگذارده شد و جلسه برخاست ،

عبد الباري

صدر جلسه

کتابخانه — تاليف
 ۲۸ شهر صفر الخير سنه ۱۲۸۱ هـ
 مطابق ۲ ماه آگست سنه ۱۸۶۴ ع

نمبر ۳

رویداد

نومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

کلکتہ

بابت شهر ربیع الاول

سال دوم

منعقدہ ۲۸ شهر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق اول ماہ سپتمبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع پرنسٹ مشن پریس مطبوع گردید

وریدان

سومین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر ربیع الاول

سال دوم

۲۸ بست و هشتم شهر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق اول ماہ سپتمبر سنہ ۱۸۶۴ع روز پنجشنبہ ساعت ہشت مسائی سومین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلمتہ بابت شهر ربیع الاول سال دوم بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مدعو شدہ ہونک تشریف آوردند ،

عالمجناب مولوی محمد وجیہ صاحب مدر مجلس برکرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و رویداد دومین ماہانہ جلسہ سال دوم

منعقدہ ۲۸ شهر صفر الخیر سنہ ۱۲۸۱ھ قرات کرد ؛

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ؛

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریرک انسلاف ایشان بزمرد اراکین مجلس بماهانه جلسہ گذشتہ بر روی کار آمدہ تجویز تقرر ایشان حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط محول باریاب کمیٹی انتظامی گردیدہ بود اسماء سائر ایشان بجلسہ کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۴ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ در پیش شد و بہ تجویز کمیٹی ہمہ شان بزمرد اراکین مجلس داخل شدند ؛

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیات نائیدی مذکورہ مکافی اسماء ایشان بخدومت وے فرستادہ اند ؛

روپیہ

۵۰	ساکن حال دار چادگ	جناب حکیم قاسم علی صاحب
۲۵	ساکن مونگیر	جناب شاہ محسن علی صاحب
۲۰	ساکن بردوان	جناب منشی محمد مدثر صاحب

۹۵

جناب حکیم آقا محمد صاحب بر خاست و تحریرک کرد کہ شکریدہ حضرات ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف اراکین مجلس موردی کرد ؛

جناب حاجی نوراللہ صاحب نائید این تحریرک کرد و بانفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان بعمل آمد ؛

۴ — نیز جناب سکریٹری قطعہ چٹھی انگریزی نوشتہ جناب ڈبلیو - ال ہیلی صاحب - بی - اے - سی - اس - سوپرٹنڈنٹ اسٹامپ بدار الا مارت کاکتہ و سکریٹری ایشیائٹک سوسائٹی (یعنی عجائب خانہ) کاکتہ مورخہ ۱۸ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۴ ع کہ بذام سکریٹری موصوفہ مع یلت نسخہ انگریزی رسالہ ملاحظہ خودش

صاحب ممدوح مسمی به فلسفه عربیه و ظهور آن در مملکت اندلسیه
برسم هدیه این مجلس شرف و رود فرموده مع رساله مذکور در پیش کرد ،
این است ترجمه چندی مذکور

جناب مولوی صاحب

خاکسار يك نسخه از تحریر خردم مطبوعه گذشته رساله كلكته ريو بودین امید
كه جذاب آنرا در یکی از اجلاس اسلامی مجلس مذاکره علمیه (كه جذاب سامی
توجه بلیغ نسبت بدان مبذول میدارند) پهنش سازند ارسال خدمت می نمایم
خاکسار نمی تواند كه این تحریر را شایسته پذیرفته شدن بدان مجلس والا انگارد از
برای انكه این يك مختصره بیش نمی باشد و نیز رقمزده کسی است كه او نتواند
كه از عبور بر اصل كتب مسند الیه (یعنی كتب عربیه) حرف دعوی یا لفظ نازشی
بر لب آرد ولیكن خاکسار بیقین می داند كه حضرات اهالی ازم خو كه مجلس
شما از ایشان است بدریافتن این معنی خوشنود خواهند شد كه توجه اهل فرنگ
بجانب رونق عامی ایام كمال جاه و احتشام اهل مذهب شما معطوف شده است ،

مخلص صادق شما

دبلیو - ال - هیللی ،

انتصاب آفیس
۱۸ ماه اگست سنه ۱۸۹۴ ع

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب صدر برخاست و فرمود كه چون
چنین صاحب جلیل الشان و ذي علم از طبقه علیة انگلشیة چنین توجه خاص
نسبت بمجلس ما مبذول داشته و بارسال چنین هدیه رضیه و تحفه مرضیه كه عبارت
از رساله فلسفه عربیه و ظهور آن در مملکت اندلسیه باشد بذت برین مجلس نهاده
است لهذا خاکسار تحریك میكند كه شكریه صاحب ممدوح از طرف مجلس قلمبند

شده داخل سر رشته مجلس باشد و نیز بذریعۀ مراسلہ از طرف سکریتري مجلس بخد مت ممدوح اليہ برگزارده شود ،

جناب حکيم احمد ميرزا صاحب تائيد اين تحريک کرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان قرار يافت ؛

۵ — نیز جناب سکریتري پنجم تا رسالۀ مصنفۀ جناب مولوي سيد کرامت علي صاحب متولي امام بازۀ هوگلي در بيان ماخذ علوم که از طرف جناب مصنف ممدوح برسم هديه درين مجلس رسیده بود در پيش کرد ،

جناب مولوي سيد محمد حسين صاحب برخاست و تحريک کرد که شکر يۀ جناب مولوي سيد کرامت علي صاحب در خصوص فرستادن اين نسخۀ خمسۀ رسالۀ خردش برسم هديه درين مجلس از طرف مجلس قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد و نیز مراسلۀ از طرف سکریتري مجلس بخد مت ممدوح اليہ برگزارده شود ،
جناب مولوي عبيد الله العبيدي صاحب تائيد اين تحريک کرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان قرار يافت ،

۶ — بعد از ان تحريکات مرقوم الذيل در خصوص نقره اراکين جديد بر روي کار آمد و بعد تائيد مريدان و اتفاق سائر اراکين حاضر جلسه حسب دفعه ۸ هينتم ضوابط تجويز آن تحريکات محول بکميته انتظامي شد ، يعني ،

اولا — جناب سکریتري تحريک کرد که حضرات مفصل الذيل بزمرة اراکين مجلس داخل کرده شوند ،

۱۰۰ — جناب مولوي شاه عبد الحق صاحب ساکن کلاته

۱۰۱ — جناب مولوي سيد يار علي صاحب ساکن ضاع مونگير

۱۰۲ — جناب مولوي سيد احمد علي خان بهادر اعلي مدرسين ترشت ؛

۱۰۳ — جناب شيعه ابراهيم صاحب ساکن کلاته

۱۰۴ — جناب شاه محمد اسحاق خان بهادر } تہ پھوٹی مسجد تربیت
ضلع مونیگیر

۱۰۵ — جناب سید محمد حسن صاحب ساکن میدنی پور

۱۰۶ — جناب خواجہ ابراہیم علی صاحب ساکن کلکتہ

۱۰۷ — جناب مولوی لطافت حسین صاحب ساکن مونیگیر

۱۰۸ — جناب مولوی آفتاب الدین محمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۰۹ — جناب موسیٰ خان صاحب ساکن ایضا

جناب نواب سید علی احمد خان بہادر تائید این تحریک کرد ،

ثانیاً — جناب حکیم آقا محمد صاحب تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل

بزمیرہ اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۱۰ — جناب شاہزادہ محمد شاہ عالم صاحب از خاندان مہسوریہ ،

۱۱۱ — جناب شاہ محسن علی صاحب ساکن مونیگیر ،

۱۱۲ — جناب مولوی سید مرحمت حسین صاحب ساکن کلکتہ ،

۱۱۳ — جناب مولوی غلام یحییٰ صاحب ساکن ایضا

۱۱۴ — جناب منشی سید محمد اظہر صاحب ساکن ایضا

۱۱۵ — جناب شیخ رحیم اللہ صاحب ساکن ایضا

۱۱۶ — جناب منشی ولی اعظم صاحب ساکن ایضا

۱۱۷ — جناب میر راحت علی صاحب ساکن ایضا

۱۱۸ — جناب منشی غلام علی صاحب ساکن ایضا

جناب منشی لطافت حسین صاحب تائید این تحریک کرد ،

ثالثاً — جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب تحریک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمیرہ اراکین مجلس نمود ،

۱۱۹ — جناب ناخدا حاجي زکريا محمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۲۰ — جناب ناخدا حاجي حامد صاحب ساکن ایضا

۱۲۱ — جناب ناخدا حاجي عبد الواحد صاحب ساکن ایضا

۱۲۲ — جناب ناخدا حاجي مدبق دوسل صاحب ساکن ایضا

۱۲۳ — جناب سيد محمد مکي صاحب ساکن ایضا

جناب شيخ قدرت الله صاحب تائيد این تحریک کرد

وابعا — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۲۴ — جناب شاه راحت حسین صاحب ساکن ضلع بهار

۱۲۵ — جناب منشي آفتاب الدین احمد صاحب ساکن کلکتہ

۱۲۶ — جناب مولوي عبد الفتاح صاحب ساکن ایضا

۱۲۷ — جناب مولوي لطف الرحمن صاحب ساکن ایضا

۱۲۸ — جناب منشي غصنفر حسین صاحب ساکن ضلع بهار

جناب حکیم احمد میرزا صاحب تائيد این تحریک کرد ،

خاصا — جناب مولوي انور الدین احمد خان بهادر تحریک انسلاک

۱۲۹ — جناب مولوي سيد محمد فرید الدین خان صاحب مدراسین ضلع سارن ،

بزمرة اراکین مجلس نمود ،

جناب شيخ علي بن دغمان صاحب تائيد این تحریک کرد ،

سادسا — جناب حکیم محمد مسیح صاحب تحریک انسلاک حضرات مفصل

الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۳۰ — جناب مهتم الدوله بهادر ساکن کلکتہ

۱۳۱ — جناب منشي سيد عاي حسین صاحب ساکن ایضا

جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریر کرد ،
 سابقاً — جناب سکرتری قطعاً خط جناب مولوی محمد شاه صاحب متضمن
 تحریرک انسالک حضرات مفصل الذیل بزمیر اراکین مجلس قرائت کرد ؛

۱۳۲ — جناب مولوی هید نور الدین احمد صاحب ساکن لکهنو

۱۳۳ — جناب سید عبد العلی صاحب ساکن ایضا

۱۳۴ — جناب محمد یسین خان صاحب رساله دار بهادر ساکن کلکتہ

جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائید این تحریر کرد ،
 ۷ — جناب مولوی یاور علی صاحب باجارت جناب صدر فارسی تحریر
 در بیان احوال برامکہ نگاشتن جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب یکی از اراکین
 مجلس قرائت کرد ،

بعد اختتام قرائت جناب مولوی عبید اللہ العبدی صاحب برخاست و تحریر
 کرد کہ شکر و راقم این تحریر یعنی جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب از
 طرف مجلس مودعی گردد ؛

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تائیدش کرد و همچنین
 بعمل آمد ،

✓ ۸ — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب باجارت جناب صدر اردو رسالہ مصنفہ
 جناب مولوی سید کرامت علی صاحب متولی امام بارہ ہوگلی یکی از اراکین مجلس
 در بیان ماخذ علوم بر حسب خواہش مصنف از ابتدای رسالہ تا صفحہ ۲۶ کہ آغاز
 مقدمہ تا سہ آن رسالہ باشد قرات کرد ،

بعد اختتام قرات جناب حکیم آغا محمد صاحب برخاست و تحریر کرد کہ
 شکر و جناب مصنف رسالہ در خصوص فرستادنش برای قرات آن در این جلسہ
 از طرف مجلس برگزاردہ شود ،

جناب سکریٹری تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین جلسہ همچنان
بعمل آمد ،

بالآخر بتجریک جناب نواب مہدی قلی خان صاحب شکریہ از طرف مجلس
بعالجناب صدر بر گزارده شد و جلسہ ہر خاست ،

مہمل وجیہ

مدر

{ کلکتہ ————— - ثالثہ }
{ ۲۸ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ }

نمبر ۴

رویداد

چارمین

ماهانه جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر ربیع الثانی

سال دوم

منہجہ ۱۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۲ دہر دہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

درہ طبع بپتست مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

چارمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر ربیع الثانی

سال دوم



۱۰ دھم شهر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ ۱۲ دوازدهم ماه اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع
روز چهارشنبه ساعت ہشت مسائی چارمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ کلمتہ بابت شهر ربیع الثانی سال دوم بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از
حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ بودند
تشریف آوردند ؛

عالمیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس برکرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و بحضور صدر و جماعہ حضار برگزارن ؛

کہ ہرچند حسب منشاء دفعہ ۳۶ ضوابط مجلس زمان انعقاد این جلسہ در اندازہ

شهر ربیع الثانی بعد عشرهٔ اولش بوده اما بسبب اینکه در آن روزها خاکسار درین شهر نبود و در اجلاس کمیتهٔ انتظامی منعقد بسمت و موسم ۲۳ شهر مذکور بعد در پیش شدن این امر که - چون درین روزها سکریٹری مجلس درین شهر نبود، است و شاید تا اختتام شهر ربیع الثانی مراجعت نکند پس در انعقاد چارمین ماهانه جلسه بابت این شهر ربیع الثانی چه کرده شود - قرار یافته بود ، که تا مراجعت سکریٹری انعقاد جلسهٔ مذکور بحیز انقوا مآذ ، و بروز سوم از مراجعت و حسن انعقادش بخشیده آید خواه سکریٹری قبل اختتام شهر مزبور مراجعت کند یا بعد ازان ، و خاکسار شب سه شنبه ۲ دوم شهر جمادی الاول روان درین شهر مراجعت کرد لهذا انعقادش در اثنای شهر ربیع الثانی صورت نه پذیرفت ، بعد ازان هر چه بوقوع آمده است باستماع این عریضهٔ خاکسار اسمی عالیجناب صدر مجلس که همین دم خاکسار بحضور جماعهٔ برومی خواند واضح خدمات عالیہ حضرات شدنی است ، - بستر سکریٹری عریضهٔ مرقوم الذیل قرأت کرد ،

بعلیجناب مستغنی عن المآمل واللقاب حضرت صدر گوامی قدر اسلامی مجلس مذاکرهٔ علمیہ آدام الله ظلاله القل سیه

معروض اینکه - خاکسار شب سه شنبه ۲ شهر دوم جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ مطابق ۱۴ ماه اکتوبر سنه ۱۸۹۴ ع از سفر مستصری که بحکم تفرج و تفریح بسمت دهاکه نمود، بوم معاودت کردم و بر حسب قرار داد دوم اجلاس کمیتهٔ انتظامی منعقد ۲۳ شهر ربیع الثانی مطابق ۲۵ ماه سپتبر سنه ۱۸۹۴ ع متضمن این معنی که ، چارمین ماهانه جلسه بابت شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۸۱ هـ بروز سوم مراجعت خاکسار درین شهر حسن

انعقاد یابد ، چهارم شهر جمادی الاول مطابق ششم ماه اکتوبر روان روز پنجشنبه را که روز سوم مراجعت بنده بود برای انعقاد جلسه مذکوره قرار داده رقعات دعوت و غیره نویسانیده بهمه وجوه مرتب و مکمل ساخته می خواستم که روز چهارشنبه سوم شهر مذکور رقعات مذکوره بمعرض تقسیم درآید چنانچه علی الصباح روز مذکور رقعات حواله چپراسیان مجلس نموده شد که یکا یک طوفانی شدید که اگر آنرا ثانی طوفان نوح خوانم یا مقدمه قیام قیامت گویم هراینه قدم از تعریف واقعی بیرون فکانه باشم آغاز شد و هم از بدو آغاز کار شهر و شهریان را تمام ساخت عمارتی نبود که صدمه صعب ازین طوفان نبرد داشته باشد گودراستحکام بنا لاف همسری باسد سکندری می زد و درختی نبود که از پا برکنده یا از کمر بشکسته و سر و گردنش به هوا پریده نباشد و خرابی و بربادی اموال و اجناس منقوله را خود حسا می نیست ،

خلاصه از صدمات این طوفان تا شام بلکه تا صبح روز فردایش عقول و حواس هم معطل و بیکار ماندند چه جائے آنکه بکار دیگر پرداخته می شد و روز دیگر اگرچه بفضل خداوند عالم و عالمیان هرگونه امن و امان شامل حال بود اما بیکروز تقسیم سائر رقعات بامان مختلفه شرق و غرب و جنوب و شمال بهیچ وجه ممکن نبود و علاوه آن امید تشریف آوری حضرات نیز بوجه تود و پریشانیها که از برداشتن هرگونه زیان و نقصانهای مالی و جسمانی لاحق حال اکثر ایشان بوده خیلی ضعیف بود بلکه عدم تشریف آوری اکثر حضرات متیقن بوده لهذا به مجبوری تمام آن روز انعقاد جلسه را موقوف داشتن ناگزیر افتاد پس اکنون اگرچه حسب منشاء دفعه ۳۲ ضوابط ضرور بود که باز اجلاس کمیته منعقد شود و روز دیگر برای انعقاد جلسه ازان اجلاس قرار یابد مگر چون این معنی خالی اردقتها نمی باشد و برای یک امر بس خفیف سا ئر ارباب کمیته را تکلیف دادن تکلفی بیش نیست لهذا اجازت ملازمان حضرت را درین خصوص کافی و وافی شمرده بذریعه عریضه هذا گزارش گرم که اگر اجازت حضرت شرف صدور

یابد چهارشنبه آینده ۱۰ شهر جمادی الاول مطابق ۱۲ ماه اکتوبر روان را برای انعقاد جلسه مذکوره قرار داده مطابق آن رقعات دعوت تقسیم کرده شود - زیاده حد ادب و التسلیم مع غایة التواضع والتکریم ؛

الاقول النکيف
مبدل اللطيف
سکریتري

کلیکته — تالین
۶ جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ يوم السبت

و حضرت صدر بجوابش شرف ارقام فرمود
بیار خوب پسند و منظور کردم

(دستخط) محمول وجیه

چنانچه برطبق آن امشب این جلسه حسن انعقاد یافته ،
۴ - بعد ازان جناب سکریتري رویداد سومین ماهانه جلسه سال دوم بابت شهر ربیع الاول منعقد ۲۸ شهر مذکور مطابق اول ماه سپتامبر سنه ۱۸۹۴ ع قرائت کرد ، رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد ،

۳ - نیز جناب سکریتري اطلاع ایتمعهني در دانه که حضراتیکه تکریم انسانک ایشان بزمرو اراکین مجلس بماهانه جلسه گذشته بر روی کار آمده تجویز تقریر ایشان حسب دفعه ۸ ضوابط محول بارباب کمیتهی انتظامی گردیده بود اسماء سائر ایشان بجلسه کمیتهی انتظامی منعقد ۲۳ شهر ربیع الثاني سنه ۱۲۸۱ هـ در پیش شد و بتجویز کمیتهی همه شان بزمرو اراکین مجلس داخل شدند ،

۴ - نیز جناب سکریتري اطلاع ایتمعهني در دانه که حضرات مفضل الذیل وجه عطیات تائیدی مندرجه کمیتهی اسماء ایشان بخدمت وي فرستاده اند

روپیہ

۲۵	ساکن قہاگہ	جناب میرزا غلام پیر صاحب
۲۰	ڈیپوٹی مجسٹریٹ قہاگہ	جناب مولوی سید عبد المجید خان بہادر
۲۰	{ منصف چوکی نراین گنج غلع قہاگہ }	جناب مولوی سید معظم حسین صاحب
۲۵	ساکن قہاگہ	جناب مولوی محمد اسرائیل صاحب
۲۰	ساکن ایضا	جناب مولوی امیرالدین محمد صاحب
۱۰	ساکن ایضا	جناب آقا غلام علی صاحب
۲۵	{ ازخاندان میسوریہ و ڈیپوٹی مجسٹریٹ محکمہ قرائی علاقہ دارجلنگ }	جناب صاحبزادہ احمد علی خان بہادر
۲۵	ساکن کلکتہ	جناب حکیم احمد مرزا صاحب
۱۷۰		

جناب منشی حبیب الحسن صاحب برخاست و تحریر کرد کہ شریہ حضرات
ایشان بوجہ فرستادن این عطیات از طرف مجلس موڈی گردد ،
جناب اسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر تائیدش کرد
و بانفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۵ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایذمعنی در داد کہ درین قرب زمان قطعہ خطبے نامی
کہ دران بجای دستخط راقم الغاظ (یکی از اراکین و خیرخواهان مجلس) مرقوم است
باستدعای درپیش کردن آن در جلسہ مجلس پیش خاکسار رسیدہ مگر خاکسار
آن را بوجہ نبودن دستخط مرسل قابل درپیش کردن بمحضو حضار جلسہ نمی پندارد
چہ اگر امروز اینچنین خط بیذامی درپیش کردہ شود ہر اے آئندہ دستور درپیشی

خطوط بے نام و نشان راقمان جاری شدنی است و این معنی موجب انواع قبائح گردیدنی لهذا خاکسار تحریک میکند کہ این امر قرار یابد کہ هیچ نامہ بی نام و نشان و دستخط راقم در جلسہ عام مجلس یا جلسہ کمیٹی انتظامی درپیش کردہ نشود و درخصوص این نامہ مقصود با تذکر چنیں قرار یابد کہ اگر راقم آن بعد الاطلاع برین امور خواستہ باشد کہ نامہ او درپیش شود بدیعہ مراسلہ دیگر نام و نشان خرد ظاہر فرماید ، جناب محمود الدولہ بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۴— بعد ازان تحریکات مرقوم الذیل درخصوص تقریر اراکین جدید بر روی کار آمد ، و بعد تائید مویدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط تجویز آن تحریکات مکمل بہ کمیٹی انتظامی شد ،
اولا — جناب سکریٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمیرہ اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

- | | |
|---|----------------------------------|
| ۱۳۵ — جناب خواجہ عبد الغنی صاحب | ساکن تہا کہ |
| ۱۳۶ — جناب خواجہ احسن اللہ صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۷ — جناب مرزا غلام پیر صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۸ — جناب مرزا محمد صاحب | ساکن ایضا |
| ۱۳۹ — جناب منشی محمد کمل خانصاحب | ساکن ایضا |
| ۱۴۰ — جناب مولوی سید عبد المجید خان بہادر | دیپوتی مجسٹریٹ تہا کہ |
| ۱۴۱ — جناب مولوی سید معظم حسین صاحب | منصف چوہی نواب گنج
ضاح تہا کہ |
| ۱۴۲ — جناب مولوی محمد اسرائیل صاحب | ساکن تہا کہ |
| ۱۴۳ — جناب قاضی غلام مخدوم صاحب | ساکن ایضا |

- ۱۴۴ — جناب منشي عنايت علي صاحب ساکن دھاکہ
- ۱۴۵ — جناب مولوي امير الدين محمد صاحب ساکن ایضا
- ۱۴۶ — جناب آقا غلام عاي صاحب ساکن ایضا
- ۱۴۷ — جناب مولوي لطيف الدين صاحب ساکن ایضا
- ۱۴۸ — جناب مولوي عبدالنعيم صاحب ساکن ایضا
- ۱۴۹ — جناب منشي لطف علي صاحب ساکن ایضا
- ۱۵۰ — جناب مولوي غلام بتول تمکين خانصاحب صدر امير، بیرہوم،
- ۱۵۱ — جناب صاحبزادہ احمد علي خان بہادر }
 از خاندان میسوریہ
 و دیپوٹی مجسٹریٹ
 محکمہ تراٹی علاقہ
 دار جنگ،
- ۱۵۲ — جناب مولوي جوان علي صاحب ساکن ضلع سلہٹ
- ۲۵۳ — جناب مولوي فدا علي خان بہادر }
 دیپوٹی مجسٹریٹ
 ضلع پٹنہ،
- ۱۵۴ — جناب مولوي محمد صادق خان بہادر }
 دیپوٹی مجسٹریٹ
 محکمہ بہدرک
 ضلع پوری،
- ۱۵۵ — جناب میر محمد علی صاحب ساکن ضلع پبنا،
- ۱۵۶ — جناب آقا محمد حسین چلبی صاحب ساکن کلکتہ،
- ۱۵۷ — جناب مولوي محمد مظہر صاحب ساکن ٹٹک،
- ۱۵۸ — جناب مولوي بشارت علي صاحب ساکن کلکتہ
- جناب مولوي عباس علي خان صاحب تائیدش کرد،
- ثانیہ — عالیجناب صدر مجلس تحریک انسالک

تایید و توثیق مجسسه شریعت
ضاح بیدریغوم

۱۵۹ — جناب مولوی وجہ اللہ خان بہادر

بزمیہ اراکین مجلس نمود ؟

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب تائیدش کرد ،

ثالثاً — جناب محمود الدولہ بہادر تحریک انسلالک حضرات مفصل الذیل

بزمیہ اراکین مجلس نمود ،

۱۶۰ — جناب میرزا محمد بیگ صاحب ساکن کاکتہ ،

۱۶۱ — جناب میرزا احمد بیگ صاحب ساکن ایضا

۱۶۲ — جناب داروغہ قاسم خان صاحب ساکن ایضا

۱۶۳ — جناب منشی محمد احمد علی صاحب ساکن ایضا

جناب حکیم آقا محمد صاحب تائیدش کرد ،

رابعاً — جناب خواجہ میرن جان صاحب تحریک انسلالک ،

۱۶۴ — جناب مولوی اظہر علی صاحب
منصف
ہزاری باغ

بزمیہ اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تائیدش کرد ،

خامساً — جناب حکیم آقا محمد صاحب تحریک انسلالک حضرات مفصل

الذیل بزمیہ اراکین مجلس نمود ،

۱۶۵ — جناب شاہزادہ فصیر الدین حیدر صاحب ازخاندان میسوریہ ،

۱۶۶ — جناب منشی اسعد حسین صاحب ساکن ککتہ

۱۶۷ — جناب منشی دبیر الدین احمد صاحب ساکن ایضا

جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تائیدش کرد ،

سادسا — جناب مولوي انور الدين احمد خان بهادر تحريک انسلاک حضرات
مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۶۸ — جناب مولوي سيد عبد الرب خان صاحب } صدر امین
ضلع پورنیہ ،

۱۶۹ — جناب مولوي عدیل الدین محمد صاحب } منصف چوکی
مان بازار ضلع مان بهوم

جناب مولوي دلیل الدین احمد خان بهادر تائیدش کرد ،

سابعا — جناب مولوي عبد الغفور خان بهادر تحریک انسلاک ،

۱۷۰ — جناب خوندکار عذایت علي صاحب ساکن راجشاهي
بزمرة اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تائیدش کرد ،

ثامنا — جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب تحریک انسلاک حضرات
مفصل الذیل بزمرة اراکین مجلس نمود ،

۱۷۱ — جناب منشي مجيب الدين صاحب ساکن ضلع هبڑا

۱۷۲ — جناب میان سيد عباس علي صاحب ساکن کلکته

جناب منشي حبيب الحسن صاحب تائیدش کرد ،

ثاسعا — جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلاک ،

۱۷۳ — جناب حاجي حمید نخت صاحب ساکن سلہٹ

بزمرة اراکین مجلس نمود ،

جناب مولوي عبید الله العییدی صاحب تائیدش کرد ،

هائشرا — جناب مولوي سيد رياضت الله صاحب تحریک انسلاک ،

ساکن ضلع تیرہ

۱۷۴ — جناب مولوی عالی اعظم صاحب

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب تائیدش کرد

حادثہ ہشتم — جناب مولوی حافظ جمال احمد صاحب تحریک انسلک

۱۷۵ — جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان صاحب ساکن بریلی

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب عمر خان صاحب تائیدش کرد

ثانی ہشتم — جناب عمر خان صاحب تحریک انسلک

۱۷۶ — جناب محمد علی حسین خان صاحب ساکن بریلی

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب مولوی حافظ جمال احمد صاحب تائیدش کرد

ثالث ہشتم — جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب تحریک انسلک

۱۷۷ — جناب منشی نیاز حسین صاحب ساکن ضلع بدوہم

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب میسر الخان مولوی سید ابو الحسن صاحب تائیدش کرد

رابع ہشتم — جناب مولوی محمد شاہ صاحب تحریک انسلک

۱۷۸ — جناب میسر سید علی صاحب ساکن کلنہ

بزمہ اراکین مجلس نمود

جناب محمود الدولہ بہادر تائیدش کرد

خامس ہشتم — جناب سکریٹری قضاۃ خط جناب مولوی ذبیر الدین محمد

خان بہادر اعلیٰ صدر امین ہوگلی یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریک

انسلک حضرات مفصل الدیل بزمہ اراکین مجلس قرأت کرد

۱۷۹ — جناب مولوي سيد سخاوت حسين خان بهادر } جمع عدالت مرافعة
مطالبات خفيفة بنده

۱۸۰ — جناب مولوي محمد فيض الله خان بهادر } ديوتوي مجسريت
چسر

۱۸۱ — جناب مولوي سيد سخاوت حسين خان صاحب صدر امين هوگلي

۱۸۲ — جناب مولوي كاظم حسين خان صاحب صدر امين نواكهايي

۱۸۳ — جناب منشي محمد تقى صاحب ساكن هوگلي

عالي جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب نائيدش كرد ،

✓ ۷ — جناب لسان السلطان محمود الدوله بهادر پارسي تهريري در بيان علم

معاني مشتمل بر شرح محسنات معنويه رنگ تسطير بسته خودش جناب

لسان السلطان ممدوح بفصاحت و طلاقتي كه شايد و بايد قرات كرد ،

بعد اخذ تمام قرات عالي جناب قاضي عبد الباري صاحب برخاست و تحريك كرد

كه شكريه نكاشتن و خواندن اين تهرير خوب و مرغوب از طرف مجلس بجناب

لسان السلطان برگزارده شود ،

جناب خواجه ميرن جان صاحب نائيدش كرد و باتفاق سائر اراكين حاضر

همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — جناب مولوي شاه عبد الحق صاحب تهريري بر سي بجواب رساله

تحفة الموحدين مصنفه راجه رام موهن راي مقوفى نكاشته خودش مولوي صاحب

ممدوح قرات كرد ،

بعد اخذ تمام قرات عالي جناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب برخاست

و تحريك كرد ، كه شكريه زحمت نكاشتن و خواندن اين تهرير معقول از طرف مجلس

بجناب مولوي مودى گردد ،

عالی جناب فاضل عبد الباری صاحب تائیدش کرد و بانفاق سائر اراکین حاضر
همچنان قرار یافت ،

بالآخر بتحریر جناب مولوی سید قمر الدین صاحب شکرپه از طرف مجلس
بعالی جناب صدر برگزیده شد و جلسه برخاست ،

مجموع و جیه

صدر

کتابخانه ————— تا ابتدا
} ۱۰ شهر جمادی الاول سنه ۱۲۸۱ هـ
مطابق ۱۲ ماه اکتوبر سنه ۱۸۶۴ ع

نمبر ۵

رویداد

پنجمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ
کلکتہ

بابت شہر جمادی الاول

سال دوم

منعقدہ ۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ھ - اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع بیٹسٹ مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

پنجمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

بابت شہر جمادی الاول

سال دوم

۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ - اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ ع روز سہ شنبہ
ساعت ہشت مسائی پنجمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ بابت
شہر جمادی الاول سال دوم بخانہ جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر سکریٹری مجلس
حسن انعقاد یافت ، اکثرے از حضرات اراکین حضوری و جمعی از حضرات غیر اراکین
کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ ہرند تشریف آوردند ،
عالی جناب مولوی محمد وجیہ صاحب صدر مجلس برکرسی صدارت جالس فرمود ،
| — نخستین جناب سکریٹری برخاست و رویداد چارمین ماہانہ جلسہ بابت
شہر ربیع الثانی سال دوم منعقدہ ۱۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ قرات کرد ؛

رویداد مذکور منظور و داخل سررشتہ شد ؛

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع اینمعدنی در داد کہ حضراتیکہ تحریرک انسلک ایشان بمانند جلسہ گذشتہ بروی کار آمدہ تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مکتول بارباب کمیٹی انتظامی شدہ بود اسماء سائر ایشان باجلاس کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۱ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ در پیش شد و بتجویز کمیٹی ہمہ شان بزمروہ اراکین مجلس داخل شدند ؛

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع اینمعدنی در داد کہ بر حسب آنچه بہ نخستین سالانہ جلسہ مجلس ہذا بحضورات ارباب کمیٹی انتظامی ایما شدہ بود ، کہ حضرات ایشان قواعد اجرای کار خود را بموجب دفعہ ۲۷ ضوابط مجلس مرتب و جاری کردہ بانجام کارہای مجلس شاغل باشند ، حضرات ایشان باجلاس خود شان منعقدہ ۲۸ شہر جمادی الاول قواعد مذکورہ را مرتب فرمودہ مفت تفضیلش بخشیدند ،

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل وجہ عطیات تائیدی مقررہ مکاتب اسماء ایشان بخدمت وے فرستادہ اند ،

روپیہ

۱۵۰	{	جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد انور شاہ صاحب
۵۰		از خاندان میسوریہ
۱۰۰		جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد فیروز شاہ صاحب
		جناب رفعت ماب شاہزادہ محمد بہرام شاہ صاحب
۵۰	{	جناب حاجی یسین خان صاحب رسالہ دار بہادر
۱۰		از اراکین مجلس
		جناب مولوی واحد اللہ صاحب

عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب نائب صدر مجلس برخواست و تحریر کرد که شکرینہ سائر حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی خصوصاً شکرینہ مذمت پذیرانہ حضرات شاہزادگان بلند مکان کہ حضرات ایشان محض از رہگذر قدر دانی ہا بار سال عطیات خودہا توجہات خاص خود شان بقائید و اعانت این مجلس مبدول داشته اند از طرف مجلس مودی گردن ؟

جناب مولوی دلیل الدین احمد خان بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۵ — بعد ازان تحریرات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بر روی کار آمد و بعد تائید مویدان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط تجویز آن تحریرات محمول بار باب کمیٹی انتظامی شد ؛

اولا — جناب سکرتری تحریر کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمیرہ اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۸۴ — جناب شاہزادہ محمد قیصر صاحب
 ۱۸۵ — جناب صاحبزادہ محمد روشن اختر صاحب } اراکین میسرورہ

۱۸۶ — جناب حاجی میر محمد تقی جواہری صاحب ساکن ضلع پورانیہ

۱۸۷ — جناب مولوی محمد اعلم صاحب } منصف مقام رانچی
 ضلع لوہارنگا

۱۸۸ — جناب مولوی عبد الصمد احمد صاحب } منصف چوکی
 محکمہ پور ضلع بردوان

۱۸۹ — جناب مولوی صدیق احمد صاحب } منصف چوکی
 رادھا دگر ضلع بانڈوہ

۱۹۰ — جناب مولوی نواب جان صاحب ساکن کاکتہ

۱۹۱ — جناب مولوي نجف علي خان صاحب ساکن مرشد آباد

۱۹۲ — جناب مولوي محمد اظہار الدین صاحب ساکن باقر گنج

جناب نواب سید علی احمد خان صاحب تائیدش کرد ،

ثانیاً — جناب مولوي دلیل الدین احمد خان بہادر تحریک کرد کہ حضرات

مفصل الذیل بزمرو اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۱۹۳ — جناب مولوي عبد الجبار خان بہادر ڈیپوٹی میسٹریٹ پٹنہ

۱۹۴ — جناب مولوي الہ دان خان صاحب } ڈیپوٹی انسپکٹر اسکولہاے
ضاح فرید پور

جناب صاحبزادہ احمد علي خان صاحب تائیدش کرد ،

ثالثاً — جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوي نذیر الدین محمد خان بہادر

اعلیٰ صدر امین ہواپی یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریک انسلاک ،

۱۹۵ — جناب مولوي ارادت عاي خان بہادر اعلیٰ صدر امین شاہ آباد

بزمرو اراکین مجلس قرأت کرد ؛

عالی جناب صدر مجلس تائید این تحریک فرمود ؛

رابعاً — نیز جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوي سید امدان عاي خان بہادر

اعلیٰ صدر امین مظفر پور متضمن تحریک انسلاک ،

۱۹۶ — جناب مولوي سید امیر حسن خان بہادر ڈیپوٹی میسٹریٹ، ونگیر

بزمرو اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوي احمد صاحب تائیدش کرد ،

خامساً — جناب مولوي سید آل احمد صاحب تحریک انسلاک حضرات

مفصل الذیل بزمرو اراکین مجلس نمود ؛

۱۹۷ — جناب سید عاي خان صاحب ساکن سونگیر

- ۱۹۸ — جناب شاه مہدی حسین صاحب ساکن مونگیر
جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سا — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلامی حضرات
مفصل الذیل بزمہء اراکین مجلس نمود ،
- ۱۹۹ — جناب مولوی دلور حسین صاحب ساکن کلکتہ
۲۰۰ — جناب مولوی آقا محمد مہدی صاحب ساکن ایضا
جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سا — جناب مولوی انور الدین احمد خان بہادر تحریک انسلامی ،
۲۰۱ — جناب مولوی امیر الدین حسن صاحب ساکن باقر گنج
بزمہء اراکین مجلس نمود
جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب تائیدش کرد ،
سادہ سا — جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب تحریک انسلامی ،
۲۰۲ — جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن کلکتہ
بزمہء اراکین مجلس نمود ،
عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب تائیدش فرمود ،
سادہ سا — جناب مولوی سید ریاضت اللہ صاحب تحریک انسلامی
۲۰۳ — جناب حاجی علی رضا حسین صاحب ساکن کلکتہ
بزمہء اراکین مجلس نمود
جناب مولوی امیر الدین محمد صاحب تائیدش کرد
۴ — جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان صاحب ساکن بریلی یکی از اراکین
غیر حضوری مجلس کہ درین روزها بتقریدی وارد این شهر می باشد برخاست وارد و
تجربہ بشرح بعض آیات قرآنی مشعر پیشین گوئی مصدر فقرات چند پارسی

کہ از ہرقدرہ بحساب جمل سال تاسیس بذای این مجلس شریف ۵۰ سنہ ۱۲۸۱ ہجری
است بلانقص و زیادت می برآید قرأت فرمود

این است آن فقرات

۱ — حالا بیاوری طالع سعید خو مینازم

۱۲۸۱ هـ

۲ — و اینک سر دعوی ہائے مبالغت می افزام

۱۲۸۱ هـ

۳ — کہ در بندر کاکتہ و ارسیدم

۱۲۸۱ هـ

۴ — و در اینجا شریک بزم اسلامیہ بگردیدم

۱۲۸۱ هـ

۵ — خوشا این مجلس سعید

۱۲۸۱ هـ

۶ — و فرخا انجمن میمون و محمود

۱۲۸۱ هـ

۷ — کہ جائے نزہت الالی ہنر بودہ است

۱۲۸۱ هـ

۸ — و باب الانبساط بروائے الالی بزم کثودہ است

۱۲۸۱ هـ

(۷)

۹۔ — مجمع فرزانگان باہنراست ،

۱۲۸۱ھ

۱۰۔ — و از سایر جلسہا و محفلہا نو آیین تر

۱۲۸۱ھ

۱۱۔ — بازار است مملو از نفایس جنس معانی ،

۱۲۸۱ھ

۱۲۔ — و گزار است مشحون بگاہای جادو زبانی ،

۱۲۸۱ھ

۱۳۔ — اہل خرد فراہم می آیند ،

۱۲۸۱ھ

۱۴۔ — و ازواق عامی میربایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۵۔ — مطالب عامیہ مفیدہ عام زیب رقم می فرمایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۶۔ — و بقراءت آن مطلبہا افادہ مجلس بھی نمایند ،

۱۲۸۱ھ

۱۷۔ — منافع انعقاد این مجلس ببلاد نزدیک و دور رسید ،

۱۲۸۱ھ

۱۸۔ — و عالمی ازان مستفید و بہرہ یاب بگردید ،

۱۲۸۱ھ

۱۹ — مولانا محمد وجیہ صدر این یزم شریفہ والا

ھ ۱۲۸۱

۲۰ — واز مولوی عبداللطیف خان بنائے این انجمن زیبا

ھ ۱۲۸۱

۲۱ — ممبران جلسہ ہریکی یکتائے این زمانہ

ھ ۱۲۸۱

۲۲ — و مولوی عبداللطیف صاحب چون عطار و بین الکوالب دران میانه

ھ ۱۲۸۱

۲۳ — شمول جلسہ شکر ایزد بجا آورده ام

ھ ۱۲۸۱

۲۴ — و فقر ہامین اعداد سالہا رقم کردہ ام

ھ ۱۲۸۱

۲۵ — آہی ہرکات این مجلس دایم روز فزون باد

ھ ۱۲۸۱

۲۶ — بطیفیل النبی الترشی و بآلہ الکرام الامجاد

ھ ۱۲۸۱

۲۷ — کاتبہا عبدالعزیز خان

ھ ۱۲۸۱

بعد اختتام قرأت این تحریر عالیجناب صدر مجلس بحریک فرمود که از طرف مجلس شکریه نکاشتن و قرأت این تحریر دلیلی بر این فقرات تاریخیه که از دلائل قاطعه و براین ساطعه کمال جودت و ذکاء فطری و تیز طبعی و بلند فکری راقم میباشد بجناب صاحبزاده عبدالعزیز خانصاحب برگزاده شود ،

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب نائیدش فرمود و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

✓ ۷ — جناب مولوی عبید الله العبدی صاحب برخاست وارد تحریری در بیان نبذنی از مقدمات علم طبیعیات حسب تحقیقات حکماء با فرهنگ فرنگ قرأت نمود ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی سید آل احمد صاحب تحریر کرد که از طرف مجلس شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب بجناب مولوی عبید الله العبدی صاحب مودعی گردد ،

جناب شاعرزاده نصیرالدین حیدر صاحب نائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر همچنان بعمل آمد ،

✓ ۸ — جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب برخاست وارد و تحریری در بیان احوال یونانیان در اواسط زمان تمدن ایشان بانبذنی از بیان مبارکه مدافعه آنها با ایرانیان و هزیمت ایران سپاه از دست اینان - قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی وجه الله خان بهادر برخاست و تحریر کرد که شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر پاکیزه و دلیلی بر بجناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب برگزاده شود ،

جناب صاحبزادہ احمد علی خان بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر
ہمچنان بعمل آمد ،
بالآخر باداے شکر یہ بعالی جناب صدر جلسہ بروخاست ؛

مکمل وجبیہ
صدر

{ کلکتہ — تالٹلا
۳۰ شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۸۱ ھ
اول ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ ع

رویداد

ششمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ کلکتہ

بابت شهر جمادی الثانی

سال دوم

۲۸ شهر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۹ مہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع روز سہ شنبہ
ساعت ہشت مسائی ششمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ
بابت شهر جمادی الثانی سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر
سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت اکثری از حضرات اراکین حضوری و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری مجلس مدعو شدہ
بودند تشریف آوردند

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب نائب صدر برکری صدرارت جاوس فرمود

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و رویداد پنجمین ماہانہ جلسہ مجلس

بابت شهر جمادی الاول سال دوم منعقدہ ۳۰ شهر مذکور قرأت کرد

رویداد مذکور منظور و داخل سر رشته شد

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریریک
افساک ایشان بماهانہ جلسہ گذشتہ بر روی کار آمدہ تجویز تقرر آنها حسب دفعہ ۸
ضوابط مجلس محول بار باب کمیٹی انتظامی شدہ بود اسماء سائر آنها باجلاس
کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ ھ در پیش شد و بہ تجویز
کمیٹی ہمہ شان بزمروہ اراکین مجلس داخل شدند

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات اہالی کمیٹی
انتظامی باجلاس خود شان منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ ھ حسب
مذمات دفعہ ۳۱ ضوابط مجلس ارجملہ تحریرات خواندہ شدہ بجلسات سال
اولی مجلس ہذا (۱۳) تحریرات را براے طبع و تقسیم آن بر سائر حضرات اراکین
محضوری و غیر محضوری منتخب کردہ حکم طبع آن دادہ اند

۴ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات
مفصل الذیل وجہ عطیات تائبہ مندرجہ معاذی اسماء ایشان بخدمت و
فرستادہ اند

روپیہ

۲۰۰ { جناب خواجه عبدالغنی صاحب رئیس دہا کہ
یکی از اراکین غیر محضوری مجلس

۲۵ { جناب میرزا محمد صاحب ساکن نلکنہ
یکی از اراکین محضوری مجلس

عالیجناب حافظ عجیب احمد صاحب نائب صدر برخواست و تحریر کرد که شکرینہ حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس مویدی گردن ،

جذاب مولوی عباس علی خان صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت

۵ — بیز جذاب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ عالیجناب مولوی محمد و جیدہ صاحب صدر مجلس بذبح نسخہ کتاب - دفع الشور و رفی مسائل الذکور - و بذبح نسخہ کتاب - ارشاد الرشاد فی فضل المیلاد - از تصنیفات خودش حضرت صدر ممدوح برسم ہدیہ درین مجلس فرستادہ است ،

عالیجناب صدر جلسہ امشبہ برخواست و تحریر کرد کہ شکرینہ فرستادن این کتاب ہاے فوائد انتساب با غایت منت پذیرہا بعالیجناب صدر مجلس برگذار دہ شود ،

جذاب لسان السلطان محمود الدولہ منتہی صفدر علی خان بہادر تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۶ — بیز جذاب سکریٹری بحضور صدر و جماعہ برگذار کہ درین نزدیکی بعض حضرات از رؤسای مصلحت خطوط باستفسار فوائد و منافع ذائیدہ حضرات آنها بداخل شدنہا بزمرد اراکین غیر حضوری این مجلس پیش خاکسار شرف ارسال داشتہ اند و خاکسار جواب آنها نگاشتہ است و غالباً بدان جوابها تنفی حضرات ایشان نیز شدہ باشد مگر چون احتمال است کہ همچنین خدشات و شبہات بدل حضرات دیگر از رؤسای مقامات آخر نیز خطور کند و حضرات آنها نیز همچنین سوالات و استفسارہا نمایند و آنوقت مذکورہا جواب ہر یکی از حضرات ایشان بشرح فوائد و منافع مستفسرہ آنها کہ فی المثل اگر بمحض ایجاز و اختصار ہم نگاشتہ شود کم از رسالہ فراہم

نیاید نکاشتن خیلی دشوار و مشکل گردیدنی است لهذا خاکسار چنان مستحسن میداند که مختصری از جلائل فوائد و اعلا ظم منافع آن بقلم ایجاز رقم کرده درج رویداد یکی از ماهانه جلسات مجلس هدا نموده شود تا بذریعۀ آن هریکی از حضرات مفصلات را علی وجه الکمال بر فوائد و منافع ذاتیۀ حضرات آنها بداخل شدن آنها بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس وقوف کلی و آگاهی تام حاصل آید نظر بران خاکسار تحریر میکند که نبدی از فوائد و منافع ذاتیۀ حضرات ساکن و قاطن مفصلات بداخل شدن آنها بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس برویداد همین جلسه امشبۀ داخل کرده شود ، عالیجناب صدر جلسه ارشاد کرد که البته در هیچو صورتی که جناب سکریتری اطلاعش کرد اندراج بعض فوائد جاایله و عواید نبیلۀ انسلاک حضرات ساکن و قاطن مفصلات بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس که بذات خاص حضرات آنها عاید شدنی است یکی از رویداد های ماهانه جلسات مجلس خیا احسن و ضروریست اما بدانست حقیر چنان مستحسن میدماید که بجای آنکه آن مضامین فوائد آئین را درج رویداد همین جلسه امشبۀ نموده شود بحضرات اهالی کمیته انتظامی مجلس محمول داشته آید که حضرات ایشان باجلاس معمولی آیندۀ خود شان نبدی از اهم فوائد و اعظم عواید ذاتیۀ حضرات مفصلات بانسلاک ایشان بزمرة اراکین غیر حضوری این مجلس که برای تشفی حضرات مفصلات بدانست حضرات ایشان کافی و وافیه متصور شود بر نگاشته آن مسوده را مع رپورت خود ها بماده جلسه آیندۀ در پیش کنند و آنگاه حکم اندراجش برویداد آن جلسه حسب تجویز حضرات اراکین حاضر جلسه شرف صدور یابد ، لاجرم این اضعف العباد چنان قرین صواب می انگارد که خدمت سکریتری ترمیم تحریرک خودش برطبق آنچه گفته شد فرماید ، جناب سکریتری بخوشنودی تمام ترمیم تحریرک مذکور بر حسب فرمودۀ جناب صدر جلسه نمود ،

جناب لسان السلطان محمود الدوله بهادر نائید این تحریک قریم یافتہ جناب سکریٹری کرد و باتفاق سایر اراکین حاضر جلسہ همچنان قرار یافت ،

۷ — بعد ازان تحریکات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروی کار آمد و بعد تائید مویدان و اتفاق سایر اراکین حاضر جلسہ حسب دفعہ ۸ ہستم ضوابط مجلس تجویز آن تحریکات محمول بار باب کمیٹی انتظامی شد ؛
اولا — جناب سکریٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۲۰۴ — جناب مولوی سید احمد بخش خان بہادر اعلیٰ مدارمین سلامت

۲۰۵ — جناب خواجہ عبدالرحیم صاحب ساکن دہاکہ

۲۰۶ — جناب خواجہ احمد حسین صاحب ساکن ایضا

۲۰۷ — جناب خواجہ عبدالغفار صاحب ساکن ایضا

۲۰۸ — جناب خواجہ صدرالدین صاحب ساکن ایضا

۲۰۹ — جناب مولوی سید علی اجمل حسین صاحب } منصف بہادر گنج
ضلع پورنیہ

۲۱۰ — جناب مولوی محمد عبداللطیف صاحب } منصف سلیمان
ضلع پورنیہ

۲۱۱ — جناب ہمنشین الدولہ بہادر ساکن کاکمڈہ

۲۱۲ — جناب سید عباس بہادر ساکن ایضا

۲۱۳ — جناب ناخدا خان محمد دھرم سہی صاحب ساکن ایضا

جناب منشی لطافت حسین صاحب تائید ش کرد ،

ثانیاً — جناب لسان السلطان محمود الدولہ بہادر تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

۲۱۴ — جناب مصلح السلطان انجم الدوله بهادر ساکن کاکتھ

۲۱۵ — جناب مولوي ميرزا محمد صاحب ساکن ایضا

۲۱۶ — جناب سيد علي رضا صاحب ساکن ایضا

۲۱۷ جناب مير واجد حسين صاحب ساکن ایضا

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب تائيدش کرد ،

تالش — جناب مولوي ابوالقاسم عبدالکريم صاحب تکريلک انسلاک حضرات

مفصل الذيل بزمرة اراکين مجلس نمود ؛

۲۱۸ — جناب مولوي عبید اللہ خان بهادر } کاپوٹی مجسٹریٹ
ضلع جسر

۲۱۹ — جناب مولوي عبد الرحيم صاحب } منصف گوند واره
ضلع پورنيہ

۲۲۰ — جناب مولوي اکرام رسول صاحب ساکن ميدني پور

۲۲۱ — جناب منشي سيد ربا ست حسين صاحب ساکن ایضا

۲۲۲ — جناب منشي مصلح الدين محمد صاحب ساکن ميدني پور

جناب مبشر الحاقان مولوي سيد ابراهيم صاحب تائيدش کرد ،

رابعاً — جناب مبر سيد علي صاحب تکريلک انسلاک ؛

۲۲۳ — جناب سيد علي اکبر صاحب ساکن کلکتھ

بزمرة اراکين مجلس نمود ،

جناب ميرزا احمد بيگ صاحب تائيدش کرد ،

۸ — جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر برخاست و اردو تحريري ✓

در بيان بسا رسوم قبيحہ پيشين زمان اين مملکت هندوستان کہ بحسن انتظام سلطنت

انگليسيه اربن مملکت مرتفع گردیدند - نگاشته جناب مولوي نجف علي صاحب یکی از

اراکین غیر حضوری مجلس که ببعض خدمات جلیله سرکار عالی جناب معالی القاب
نواب ناظم بدگاله مامور است - قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب برخاست و
تکریک کرد که شکریه نکاشتن این تحریر مملو از معلومات غریبه بجناب راقم تکریک
قلمبند شده داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی نواب جان صاحب تائیدش کرد و بالاتفاق همچنان قرار یافت ،
✓ ۹ — جناب مولوی ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب برخاست و پارسی تحریری
در بیان امراض و بایئه از اسباب و بواعت و اعراض و لوازم آن نکاشته ملک تحقیق سالک
جناب شفاء الدوله حکیم سید افضل علی خان بهادر ساکن فیض آباد با مختصر
عبارت تمهیدی نکاشته خودش مولوی صاحب موصوف - بمعرض قرأت در آورد ،
بعد اختتام قرأت جناب مولوی سید محمد حسین صاحب برخاست ، و تکریک
کرد که شکریه نکاشتن این تحریر مملو از فوائد جلیله بجناب راقم تحریر قلمبند شده
داخل سر رشته مجلس باشد ،

جناب مولوی انورالدین احمد خان بهادر تائیدش کرد و بالاتفاق همچنان قرار یافت ،
بالا خبر باد ای شکریه معالی جناب صدر جلسه - جاسه برخاست ،

عبد الباقی
صدر جلسه

{ کلمتہ — تالنتلا
۲۸ شهر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ هـ }

نمبر ۷

رویداد

هفتمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ

کلکتہ

بابت شہر رجب المرجب

سال دوم

منعقد ۳۰ سی ام شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ = ۳۰ مالا قسیمبر سنہ ۱۸۶۴ع

کلکتہ

در مطبع بہتہ مشن پریس مطبوع گردید

روژداد

هفتمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ

بابت شهر رجب المرجب

سال دوم



۳۰ سی ام شهر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ - ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ ع
روز جمعہ ساعت ہفت و نیم مسائی ہفتمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ
علمیہ کا مکتہ بابت شهر رجب المرجب سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف
خان بہادر سکریٹری مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری
مجلس و جمعی از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکریٹری
مجلس مدعو شدہ بودند تشریف آوردند ،

عالیجناب قاضی عبدالباری صاحب نائب مدر بر کر سی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکریٹری برخاست و روژداد ششمین ماہانہ جلسہ بابت

شہر جمادی الثانی سال دوم منعقدہ ۲۸ شہر مذکور قرائت کرد ؛

روژداد مذکور منظور و داخل سررشتہ شد ،

۲ — نیز جناب سکریٹری اطلاع ایند معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریر یک ارسال آدھا بزمرہ اراکین مجلس بماندہ جاسے گذشتہ ہر روز کار آمدہ تجویز نقر آنہا حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس محکول باریاب کمیٹی انتظامی شدہ ہوں اسماء سائر آدھا باجلاس کمیٹی انتظامی منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب شدہ روان بحضور ارباب کمیٹی در پاش شد و تجویز حضرات ایشان ہمہ شان بزمرہ اراکین مجلس داخل شدند ،

۳ — نیز جناب سکریٹری اطلاع این معنی در داد کہ حضرات اہالی کمیٹی انتظامی علاوہ تحریرات سیزدہ گانہ از جملہ تحریرات خواندہ شدہ بجاسات سال اول کہ باجلاس خودشان منعقدہ ۲۲ شہر جمادی الثانی برائے طبع و تقسیم حسب دفعہ ۳۱ ضوابط مجلس منتخب فرمودہ بودند یک تحریر دیگر از جملہ همان تحریرات خواندہ شدہ بجاسات سال اول کہ خیلی مفید و در خور طبعش دیند باجلاس خود شان منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب برائے طبع و تقسیم حسب دفعہ ۳۱ ضوابط منتخب فرمودہ اند و حالا عدد تحریرات منتخب شدہ بغرض طبع و تقسیم بچہارہ ۱۴ رسید ،

۴ — نیز جناب سکریٹری قطعہ رپورٹ مذکورجہ ذیل مع مسودہ مضامین قوار یافتہ کمیٹی انتظامی بشرح نبذی از اہم فوائد و اعظم عوائد حضرات ساکنین و قاطنین امکہ و اضلاع مفعولات بد داخل شدن آنہا بزمرہ اراکین این مجلس در پیش و قرأت کرد و مسودہ مذکور بعد الحاق یکد و مضامین ضروری دیگر باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ منظور شد و قرار یافت کہ آنرا درج ریداد ہذا نمودہ شود ،

(این است آن رپورٹ)

ریپورت سکریٹری اسلامی مجلس مذاکرہ عالمیہ کلیکتہ حسب الکم اہالی کمیٹی انتظامی مجلس مذکورہ

انچہ بر حسب قرار داد ۶ ششم ششمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ عالمیہ منعقدہ ۲۸ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ باہالی کمیٹی انتظامی مجلس موصوف محمول شدہ بود کہ حضرات ایشان مسودہ بدرج نبذی از اہم فوائد و اعظم عوائد حضرات مفصلات بداخل شدن آنها بزمروہ اراکین این مجلس نگاشته شامل ریپورت خود شان بہقلمین ماہانہ جلسہ بابت شہر رجب المرجب درپیش گذند بر طبق آن حضرات ایشان باجلاس کمیٹی منعقدہ ۲۴ شہر رجب المرجب سنہ روان نبذی ازان فوائد کہ بدنسست حضرات شان کافی و وافی است قرار دادہ بخاکسار حکم فرمودند کہ خاکسار مسودہ بدرج آن مضامین قرار یافتہ درست کردہ شامل ریپورت دستخطی خود در جلسہ امتیہ درپیش گذد بروفق آن خاکسار مسودہ بدرج مضامین مذکورہ درست کردہ شامل ریپورت ہذا درپیش میکند -

الاقل النکیف

عبد اللطیف

سکریٹری

کلیکتہ ————— تالیتا
۲۸ - شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۱ھ

(این است آن مسودہ منظور شدہ)

از اعظم فوائد و اہم عوائد حضرات ساکدین و قاطدین امکنہ و اضلاع مفصلات بداخل شدن بزمروہ اراکین این مجلس یکی این است - کہ حضرات اینتان در زمرہ تأیید و اعانت گذند گان و ترقی خواہان این مجلس مذاکرہ عالمیہ کہ بنایش

محض بغرض ترقی و افزایش علم و دانش بطبقه علیه اسلامیه انداخته شده است محسوب خواهند شد - و این معنی باعث نیکونامی ایشان چه نزدیک حکام عظام و چه نزدیک عامه انام علی الخصوص نزد حضرات اهل اسلام شدنیست و این چنان فائده است که هم بذات خاص ایشان عائد شدنیست و هم مفید حال مجلس گردیدنی اما اول پس مذکور شد و ثانی این است که حضرات اراکین حضوری مجلس را که از سکنه دار الامارت کاکته هستند ارشادت اینشان تقویتی تمامتر در امضای سعی و کوشش خود شان بترقی بخشی امور این مجلس حاصل شدنی است و خود این حضرات مفاصل را نیز بعد داخل شدن بزمه اراکین غیر حضوری همواره لحاظ و خیال بقا و ترقی افزائی این مجلس برد نی

دوم|اینکه — این حضرات مفاصل را بداخل شدن بزمه اراکین این مجلس یک رابطه مشارکت و معاونت در امور ترقی بخشی علم و دانش با سائر اراکین حضوری ساکن و قاطن دار الامات کاکته و نیز اراکین غیر حضوری ساکن و قاطن اماکن مختلفه دیگر حاصل شدنیست ؛

سوم|اینکه — یک نسخه جماع تحریرات خوانده شده بماهانه جلسات این مجلس که بر حسب تجویز اراکین کمیته انتظامی محض بغرض تقسیم نمودن بر اراکین مجلس بحلیه طبع محلی خواهد گردید بلا قیمت بهریکی از حضرات ایشان خواهد رسید و این همه تحریرات بقانون مختلفه از علوم دینی و دنیوی اسلامیه و علوم و فنون جدید و تازه اختراعات حضرات انگلیسیه و جز آن خواهد بود ؛

چهارم|اینکه — حضرات ایشان را بدریعه داخل شدن بزمه اراکین این مجلس موقع خوب و معقول برای اظهار علم و دانش و معلومات و تجربیات خود شان بغرض افاده دیگران بنوشتن تحریرات و فرستادن آنها از برای خوانده شدن بجلسات این مجلس بدست خواهد آمد و آن تحریرات بشروط پسند ارباب کمیته انتظامی بمعرض

طبع در آمده بر سائر اراکین ساکن و قاطن اماکن مختلفه تقسیم خواهد شد و بدینوسیله جمیع جوهر قابلیت آنانکه ساکن و قاطن اقصای بنگاله - که عبارت از حصه شرقیه مملکت هندی باشد - می باشند بر سائر قاطنین مملکت هندی ظاهر خواهد گردید و همچنین جوهر قابلیت ساکنان و قاطنان اقصای جاذب غریبه مملکت هندی بدریعه تحریرات فوائد سمات آنها بحضورات اهل بنگاله واضح و مدکشف خواهد گردید و قس علی هذا و این چنان منفعتی است که حالا در سرتاسر مملکت هند هیچ سبیلی دیگر برای حصول این غرض اهم و اعظم بجز انسلک این مجلس موجود نمی باشد ، اگر کسی بگوید که بدریعه تصنیف و تالیف و طبع و تقسیم آن نیز این غرض حاصل شدن میتواند بجوابش میگوئیم که اول در طبع و تقسیم تصنیفات و تالیفات بخرچ خاص شخص واحد مبالغ خطیر صرف شدن نیست و اینجا بدایه همین شش رو پیه سالانه با بت وجه توجیه مجلس کاریکه بمبالغ خطیر بر نیاید بحسن و خوبی تمام انجام و انصراف خواهد یافت و باز اگر کسی بخرچ مبالغ خطیر کتابی از تصنیفات و تالیفات خودش طبع کذایده بلا قیمت بتقسیم آن پردازد درین صورت هم جز مایان قرب و جواروی و اثر با حباب و معارف می نمیتواند رسید چنانچه این معنی ظاهر است که بسا کتب و رسایل مفیده در علوم و فنون مختلفه در اضلاع بنگاله طبع میشوند و نسخه هم از آن کتابها با طراف هند نمی رسد و همچنان از انثر کتب مطبوعه آن طرف دیار اینجا خبری هم نمی رسد و اینجا بصورت پابندی سلسله ضوابط بسایر اکتاف و اطراف هند بتمامی مقامات که اراکین مجلس برده باشند گو بغایت قصوی هم باشد فرستادن و تقسیم کردن ضرور خواهد شد ،

پنجم اینککه - چنانکه منفعت مذکوره المصدر بذات خاص حضرات ایشان حاصل خواهد شد همچنان برای احباب و معارف ایشان نیز بدریعه ایشان حاصل شدنی است یعنی آنچنان احباب و معارف ایشان که لیاقت و قابلیت نگاشتن تحریرات

خوب و مرغوب داشته باشند و بوجه من الوجوه خواهش انسلاک زمرهٔ اراکین مجلس نداشته یا خود استطاعت آن نداشته باشند جوهر قابلیت آنها نیز بذریعہٗ تحریرات آنها که بواسطهٗ حضرات ایشان می تواند رسید ظاهر خواهد گردید و آن تحریرات هم بعینه همچو تحریرات نگاشتهٗ خود شان بمعرض قرائت و بشرط پسند ارباب کمیتهٗ بمعرض طبع خواهد درآمد و این منفعت نیز همچو منفعت مذکورهٗ دفعهٗ اول در جهتین است که هم بذات حضرات مفاصل داخل زمرهٔ اراکین مجلس عائد شدیدی است و هم مفید حال مجلس گردید نی - اما اول همین ظهور جوهر قابلیت احباب و معارف آنها بواسطهٗ ایشان - و ثانی اینکه چون باکثر مقامات مفصل آنچنان مردم قابل و ذی استعداد موجود هستند که از ایشان تأییدات نمایان بذریعہٗ نگاشتن تحریرات خوب و مرغوب بدین مجلس عاید میتواند شد مگر بسبب اینکه خود حضرات ایشان بوجهات مذکورهٗ الصدر داخل زمرهٔ اراکین مجلس نمیباشند و حضرات اراکین حضوری مجلس از حال اکثر آنها خبری ندارند هیچ منفعتی از ذات ایشان بمجلس نمی رسد پس این غرض بذریعہٗ اراکین غیر حضوری مجلس از حضرات مفاصل بخوبی و آسانی تمام حاصل خواهد شد .

ششم اینک — چون برگی را ازین حضرات مفاصل که زمرهٔ اراکین مجلس مدسک خواهند شد اتفاق تشریف آوردن بدین دار الامارت کلکته خواهد افتاد خدمت وی را بذریعہٗ شرکت این مجلس باجمعی کثرت اراکین حضوری این مجلس از امرا و روسا و علما و عظاما بلا تکلف و بحسن و خوبی تمام ملاقات و تعرف حاصل خواهد شد و تا زمان قیام خدمت وی درین شهر هر گونه حقوق که اراکین حضوری را درین مجلس حاصل است خدمت وی را نیز حاصل خواهد بود .

هفتم اینک — چنانکه حضرات ایشان را بعد تشریف آوردن بدار الامارت کلکته بذریعہٗ شرکت این مجلس با جمعی کثیر از اراکین حضوری این مجلس از امرا و

رؤسا و علما و عظاما بلا تکلف و بحسن و خوبی تمام ملاقات و تعارف حاصل خواهد شد
همچنان بهر یکی از مقامات مفضلات که آنجا حضرات اراکین غیر حضوری مجلس
برده باشند ملاقات و تعارف هم با خود آنها بواسطه شرکت مجلس و هم با رؤسا
و عظامای دیگر آن مقامات بواسطه آنها بے تکلف و باسانی تمام حاصل
خواهد شد ، **انتهی**

۵ — نیز جناب سکریتری اطلاع اینمعهنی در داد که حضرات مفصل الذیل وجه
عطیات تائید می مذدرجه مکافی اسمای ایشان بخدمت وے فرستاده اند ،

روپیہ

۱۰۰	جناب نواب مہدی قلی خان صاحب ساکن الکنہ
۴۰	جناب داروغہ قاسم خان صاحب ساکن ایضا
۲۵	جناب حاجی عای رضا حسین صاحب ساکن ایضا
۲۵	جناب چودھری اکبر علی صاحب ساکن ضاع ڈھاکہ

۱۹۰۰

جناب حکیم آغا محمد صاحب برخاست و تحریک کرد کہ شکریہ حضرات
ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس مودی گردد ،
جناب مولوی موسی علی صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ
همچنان قرار یافت ،

✓ ۶ — نیز جناب سکریتری اطلاع این معنی در داد کہ جناب مولوی محمد عبدالرؤف
صاحب ۵ پنج نسخہ کتاب تحفۃ الحاج و ۵ نسخہ دیگر از کتاب نحو و حیددی از
بہین تالیفات خودش مولوی صاحب موصوف برسم دہیہ درین مجلس فرستادہ است ،
جناب مولوی انور الدین احمد خان بہادر برخاست و تحریک کرد کہ شکریہ
فرستادن این کتابها از طرف مجلس بجناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب مودی گردد ،

جناب مولوي بشارت علي صاحب تائيدش كرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه همچنان قرار يافت ،

✓ ۷ — نيز جناب سكرتري اطلاع اين معني در داد كه جناب مولوي عبید الله العبيدي صاحب ه پنج نسخه كتاب طرۃ الزهاري سير الفلاسفة الكبار مولفۀ خودش

مولوي صاحب موصوف برسم هديه درين مجلس فرستاده است ،

جناب مولوي ذوالفقار علي صاحب برخاست و تحريك كرد كه شكرية فرستادن

اين كتابها بجناب مولوي عبید الله العبيدي صاحب برگزار ده شود ،

جناب مولوي عبدالرحيم صاحب تائيدش كرد و باتفاق سائر اراکين حاضر جلسه

همچنان قرار يافت ،

۸ — بعد ازان تحريكات مرقوم الذيل درخصوص تقرر اراکين جديد بر روی کار

آمد و بعد تائيد موئيدان و اتفاق سائر اراکين حاضر جلسه حسب دفعۀ هشتم ضوابط

مجلس تكويز آن تحريكات مذكور بارباب کمیته انتظامي شد ،

اولاً — جناب سكرتري تحريك كرد كه حضرات مفصل الذيل بزمرة اراکين

مجلس داخل كرده شوند ،

۲۲۴ — جناب نواب سيد مهدي علي خان صاحب يکي از اقرباي

نظامت مرشد آباد ،

۲۲۵ — جناب قاضي رمضان علي صاحب ساکن چهپوره ،

۲۲۶ — جناب ناخدا محمد ابراهيم بن جوهر صاحب ساکن کلکته ،

۲۲۷ — جناب مولوي عبد القادر صاحب ساکن سلامت ،

۲۲۸ — جناب حڪيم وصي احمد صاحب ساکن کلکته ،

۲۲۹ — جناب نواب ناظره ارباب علي خان بهادر ساکن مرشد آباد ،

۲۳۰ — جناب آقا محمد حسين شيرازي صاحب ساکن کلکته ،

- ۲۳۱ — جناب مرزا محمد حسین یزدی صاحب ساکن کلکتہ
- ۲۳۲ — جناب حکیم محمد مرزا صاحب ساکن حیدرآباد دکن
- ۲۳۳ — جناب منشی زہاد رحیم صاحب ساکن برون
- ۲۳۴ — جناب مولوی خادم علی صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۵ — جناب منشی رئیس الدین احمد صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۶ — جناب منشی سید حسین صاحب ساکن ایضا
- ۲۳۷ — جناب منشی تصدق حسین صاحب ساکن ایضا
- عالی جناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب تائیدش فرمود
- ثانیاً — جناب نواب سید علی احمد خان بہادر تحریک انسلک
- ۲۳۸ — جناب نواب سید احمد رضا خان بہادر از خاندن چیت پور ہزمرہ
- اراکین مجلس نمود
- جناب سکریٹری تائیدش کرد
- ثالثاً — جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب تحریک انسلک
- حضرات مفصل الذیل ہزمرہ اراکین مجلس نمود
- ۲۳۹ — جناب حاجی مجید بخت صاحب ساکن سلہٹ
- ۲۴۰ — جناب منشی نادر حسین صاحب ساکن ضلع ۲۴ پرگنہ
- جناب شیخ قدرت اللہ صاحب تائیدش کرد
- رابعاً — جناب منشی کلیم الرحمن صاحب تحریک انسلک
- ۲۴۱ — جناب منشی خلیل الرحمن صاحب ساکن کلکتہ
- ہزمرہ اراکین مجلس نمود
- جناب میرزا غلام رسول خان صاحب تائیدش کرد
- خامساً — جناب سکریٹری قطعہ خط جناب مولوی سید امداد علی خان بہادر

اعلیٰ صدر امین ترمث یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلالک
۲۴۲ — جناب مولوی سید علی حسین خان بہادر دیپوٹی مجسٹریٹ موٹگیر

بزمیرہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی موسیٰ علی صاحب تائید این تحریرک کرد ،

۲۴۳ — نیز جناب سکریتری قطعہ خط جناب مولوی امیر الدین محمد

صاحب ساکن دہاکہ یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلالک

۲۴۴ — جناب چودھری اکبر علی صاحب ساکن دہاکہ

بزمیرہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائید این تحریرک کرد ،

۲۴۵ — نیز جناب سکریتری قطعہ خط جناب صاحبزادہ عبد العزیز خان

صاحب ساکن بریلی یکی از اراکین غیر حضوری مجلس متضمن تحریرک انسلالک

۲۴۶ — جناب مولوی علی بخش خان صاحب صدر آمین فرخ آباد

بزمیرہ اراکین مجلس قرأت کرد ،

جناب مولوی ابو القاسم عبد الحکیم صاحب تائید این تحریرک کرد ،

✓ ۹ — جناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب برخاست و پارسی تحریری

در بیان مختصر احوال پاستانی زمان مملکت روم قدیم قرأت کرد ،

بعد اختتام قرأت جناب حکیم آقا محمد صاحب برخاست و تحریرک کرد کہ شکرہ

نگاشتن و خواندن این تحریر خوب و مرغوب بجناب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب

برگزار شد ،

جناب مولوی شاہ لطافت حسین صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر

جلسہ همچنان قرار یافت ،

✓ ۱۰ — جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برخاست و پارسی تحریری

در بیان بعض احوال شهر نزهت بهر لندن تتمه تحریر خودش قرائت کرده در پیمین ماهانه جلسه سال دوم مجلس قرائت کرد ،

بعد اختتام قرائت جناب نواب مهدی قلی خان صاحب برخاست و تشریف کرد که شکریه نگاشتن و خواندن این تحریر دلپذیر تحقیق توفیر که در بیان احوال شهر لندن گویا تصویر آن شهر کشیده است و آنچه خاکسار بهنگام سفر لندن بچشم خود معاینه کرده بود همه آنرا دوباره از نظرم گزرا ندیده بجناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برگزارده شود ،

جناب مولوی عباس علی خان صاحب تائیدش کرد و باتفاق سایر اراکین حاضر جلسه همپیمان قرار یافت ،

بآلآخر بادای شکریه بجناب صدر جلسه - جلسه برخاست ،

تحریر الیه اری

صدر

کلیه - تالیه
 ۳۳ شهر رجب المرجب سنه ۱۲۸۱ هـ

نمبر ۸

رویداد

هشتمین

ماہانہ جلسہ

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ

بابت شہر شعبان المعظم

سال دوم

منعقدہ ۲۷ شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۶ مالا جنوری سنہ ۱۸۶۵ع

کلکتہ

در مطابع بیتہ مشن پریس مطبوع گردید

رویداد

هشتمین

ماهانه جلسه

اسلامی مجلس مذاکره علمیہ کلکتہ

بابت شهر شعبان المعظم

سال دوم

۲۷ شهر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۱ھ - ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۵ع روز پنجشنبہ
ساعت ہشت مسائی ہشتمین ماہانہ جلسہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ
بابت شهر شعبان المعظم سال دوم بخانہ جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر سکرٹری
مجلس حسن انعقاد یافت ، اکثری از حضرات اراکین حضوری مجلس و جمعی
از حضرات غیر اراکین کہ بذریعہ رقعات دعوت از طرف سکرٹری مجلس مدعو
شدہ بودند تشریف آوردند ،

عالمجناب قائمی عبد الباری صاحب ناڈب صدر بر کرسی صدارت جلوس فرمود ،

۱ — نخستین جناب سکرٹری برخاست و رویداد ہشتمین ماہانہ جلسہ

مجلس بابت شهر رجب المرجب سال دوم منعقدہ ۳۰ شهر مذکور قرات کرد ،

رویداد مذکورہ منظور و داخل سررشتہ شد ،

۲ - بعد ازان جناب سکریٹری بحضور صدر و جماعہ برگزاران - کہ حالا پیش از انکہ شروعی بکار ہائے دیگر نمودہ شود یک بشارت کثیر المباحثت بمسامع عالیہ حضرات سامی میسرانم؛ حضرات این چنان بشارتی است کہ اگر ما یاد اے مراسم مسرت و سرور و بہجت و حبور بش انجمن ہا آرائیم و محفل ہا بسازیم ہر ایدہ شمع ہم ازان مسرت جنائی و بہجت روح و روحانی نیاریم بنیاستگی و انمائیم و این بشارت نہ صرف بحضار این جلسہ میباید بلکہ بسائر اراکین حضوری و غیر حضوری این مجلس عالی لابل بکافہ اہل اسلام این کشور اعم و اشمل است فاما اراکین این مجلس را بتخصیص نازش برین مسرت و بہجت در خور و سزاوار تر میباید ، از برائے انکہ حصول دولتہ کہ خاکسار بشارت آن بمسامع عالیہ میسرانم از بہین نتائج و مہین ثمرات سعی و کوشش و معاونت و معاضدت متحدانہ ہمین حضرات اراکین مجلس ما بہ بنا انداختن و ترقی بر ترقی بخشیدن آن بغرض رونق افزائی و ترقی بخشی علم و دانش میانہ همقرمان و ہمکیشان خود شان میباید و ہمانا حصول این دولت امری است کہ از برای این مجلس با برکت و سعادت از دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ استحكام بنیانش توان گفت ، اکنون بیش ازین حضرات را بترقب و انتظار نگذاشتہ نقاب احتجاب از روی شاهد مقصود می بردارم - فانسروا ایہا الجماعہ ، کہ آن بشارت این است ، کہ خاکسار عریضہ بحضور جناب نواب رفعت و منزلت ماب آنرل سیسل بیدن صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر کشور ما بدرخواست ایمذعہی کہ نواب محترم الیہ حامی و مربی این مجلس مذاکرہ علمیہ ما بشوند - ہر نگاشتہ ہوں کہ اینک جناب لفٹننٹ کرنل جیمس صاحب برائیوت سکریٹری نواب محترم الیہ حسب الحکم ہندگان ایشان قطعہ چہی بجواب آن بدین مضمون شرف ارقام فرمودہ است کہ - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بمسرت و شان منافی ہائے تمام حامی و مربی شدن اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ را قبول و منظور

فرموده بمن ارشاد کرد که بذریعہ این چٹھی اطلاع این معنی بخدایت شما بدهم
حالا خاکسار آن افتخار نامہ را بحضرات حاضرین در پیش میکنم و شکر و سپاس خداوند
کریم بجا می‌آرم کہ او تعالی جلّ شأنہ بمحض عنایات و الطاف خود سعی و کوشش
و محنت و مشقت این جزو ضعیف و انقص بندگان خود را کہ در بنا انداختن این
مجلس بجا آورده و نیز سعی و کوشش دلی و جد و جهد قلبی حضرات معارفین و
مدد گاران مرا در تشدید بنای این مجلس و الّا بجائی رسانید و علاوہ آنکہ از برادران
و هم‌قومان خود اعانت و تأیید ہائے نمایان یافتہ ایم و می‌پاییم اینک از چنین حاکم
اعظم و فرمان فرما بزرگ این کشور نیز بدین حمایت و اعانت مربیانہ معزز
و ممتاز شدیم ؛

عالیجناب قاضی عبد الباری صاحب صدر جلسہ امتتبہ برخاست و فرمود کہ
کہ سخن این است - کہ آنچه جناب سکریتری در تقریر خود بر گزارد ، ہمہ بمقابلہ
عظمت و جلالت این مرحمت و مکرمت کہ بندگان جناب نواب لغت‌نست گورنر ما
مارا و مجلس مارا بدان ممتاز فرمودہ است تمہیدی بیش نمی باشد و بیان نفس
الامری و شرح واقعی جلالت و نبالت آن در حقیقت از حیطہ امکان ما بیرون است
اکنون بر ما واجب است کہ قدر و منزلت این مرحمت و مکرمت را بشناسیم و آنرا
رہبر راہ ہمت و حوصلہ خود ساختہ در توسیع دائرہ مقاصد و مآرب خود ما بکوشیم ،
و ظاہر است کہ ہر گاہ ما این معنی را خیال خواهیم کرد کہ بزرگ فرمان فرما کشور ما
یعنی ناظم و منتظم جزو اعظم مملکت ہد - کہ عبارت از کشور بنگالہ باشد - حامی
و مربی ما بامضای امور این مجلس می باشد ؛ ہمت و حوصلہ ما چہ قدر ہا کہ
نخواہد افزود ، پس چون بازای ہر عنایت و مرحمت شکر گذاری و سپاسداری واجب
است و ادای شکر موجب از دیار و افزایش نعمت ، لہذا بر ما واجب و لازم است
کہ از ہمہ پیشتر در ادای شکر این نعمت عظمی و مرحمت کبری بقدر وسع و طافت

ولایت و قابلیت خود ما از دل و جان بکوشیم، و از اینجا است که خاکسار تحریر یک می‌کند که بار باب کمیته انتظامی مجلس محول گردد که حضرات ایشان عریضه باظهار سپاسداری و شکر گذاریها از طرف مجلس بعنوان شایسته و اسلوب بایسته نگاشته بحضور رافت معمور خدام سامی مقام جناب منزلت ماب نواب لغت‌نیت گورنر بهادر ابلاغ دارند.

جناب مولوی عباسعلی خان صاحب برخاست و بتائید تحریر مرقوم الفوق بر زبان راند، که از انداز که این هیج میوز (بدان اوان میمنت اقترا که جناب نواب لغت‌نیت گورنر بهادر ما بر کرسی این منصب بلند و پایگاه ارجمند شرف جالس تهذیب مانوس ارزانی داشت) بتقریب گذرانیدن تهذیب نامه از طرف ما مسلمان رعایای اطاعت گرای این جزو قلمرو انگاشته در ممالک هندیه بحضور رافت نشو نواب محتشم الیه حاضر شده بود و ارشادات نواب محتشم الیه را پیاسخ تهذیب نامه ما مسلمانان بگوش خود شنوده یقین کلی داشتیم (و یقین است که آن دیگران از عظمای اهل اسلام که بدان تقریب حاضر در درات محتشم الیه شده بودند همچو من یقین کلی داشتند و می‌دارند) که جناب محتشم الیه را توجه دای و تفقد قلبی بصلاح جوئی و فلاح اندیشی ما مسلمان رعایای پرستاران جناب قمر رکاب ملکه معظمه دامت سلطنتها ملی الخصوص باصلاح و ترقی سائر امور وابسته تعلیم و تعلم ما مسلمانان که اصل الاصول هر گونه رفاه و فلاح و ترقی و بهبود یهایش توان گفت مبدول است و زود باشد که در اینج خوب و آثار مرغوبش از ممکن قوه بعالم بروز جلوه گوگرد - حال حضرات ببینند که کو پیش ازین هم به امور مرحمت نشور ار صوابید هال جناب محتشم الیه چنان بظهور رسیده که دلیل قوی بر ظهور نقائج و ثمرات آن همه ارشادات عنایت و مرحمت سمات بوده است و لیکن این حامی و مربی مجلس مذاکره عامیه ما مسلمانان شدن جناب محتشم الیه که محض از رهگذر عنایت گستری و رعایا پروری است، هجیت ساطع و برهان قاطع بر ظهور آن نقائج و ثمرات میداشد، لاجرم خاکسار

بتحریر یک اداے شکریہ بجناب محتشم الیہ کہ ہمیں دم عالیجناب صدر جلسہ فرمودند
بمسرت و خوشنودی تمام تائید میکند ،

پسترسایر اراکین حاضر جلسہ بیکزبان اتفاق و همداستانی خود ها برین تحریر یک
وانمودند و همچنان قرار یافت ،

۳ — نیز جناب سکریتري اطلاع این معنی در داد کہ حضراتیکہ تحریر یک انسالک
ایشان بمالمانه جلسہ گذشته بر روی کار آمده تجویز تقرر آنها حسب دفعه ۸ هشتم
ضوابط محول بار باب کمیٹی انتظامی شده بود اسمائے سائر آنها باجلاس کمیٹی انتظامی
منعقدہ ۲۳ شهر شعبان المعظم بحضور ارباب کمیٹی درپیش شد ، و بتجویز حضرات
ایشان همه شان بزمرة اراکین مجلس داخل شدند ،

۴ — نیز جناب سکریتري اطلاع این معنی در داد کہ حضرات مفصل الذیل
وجه عطیات تائیدی مندرجہ مکافی اسمائے ایشان بخدمت وے فرستاده اند ،

ری بیه

{	۱۰۰	جناب نواب محمد فیض علی خان بہادر بخشتی ورج مہاراجہ سوانی صاحب بہادر والی ریاست جیپور
{	۲۰۰	جناب ناخدا خان محمد دھرمسی صاحب یکی از اراکین حضوری مجلس

۳۰۰

جناب حاجی آقا سید حسین شوستری صاحب برخاست و تحریر یک کرد کہ
شکریہ حضرات ایشان در خصوص فرستادن این عطیات تائیدی از طرف مجلس قلمبند
شده داخل سررشتہ مجلس باشد ،

جناب حکیم آقا محمد صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

۵ — نیز جناب سکریٹری بر گزارد ، کہ بعض حضرات از اراکین حضوری مجلس شکایت این معنی دارند کہ گاہ گاہی رقعات اطلاعی انعقاد جلسات بخد مات ایشان نمیرسد حالانکہ از سررشتہ مجلس ہمارہ رقعات اسمی سایر حضرات باہتمام تمام بمعرض تقسیم می در آید و بہیچات رسید شامل جملہ رقعات برای نویسانیدن رسید بدستخط مکتوب الیہم بچپراسیان تقسیم کنندہ حوالہ می شود ، کہ از سائر حضرات رسید ہا نویسانیدہ رقعات اسمی آنہا حوالہ آنہا بکنند ، مگر اکثر ہا چنان اتفاق میشود کہ چپراسی بخانہ بزرگی حاضر شد و معاموم کرد کہ آن بزرگ بخانہ تشریف نمی دارد بناچار رقعہ اسمی جناب وے حوالہ یکی از متعلقین یا ملازمین حاضر دولت خانہ وے نمودہ رسید ار محمول الیہ نویسانیدہ آورد ، اینجا اہل سررشتہ بدیدن رسید مطمئن شدند ، و آنجا آن متعلق یا ملازم فراموش کرد یا آن رقعہ را یکبارگی گم کرد یا بہیچیک وجہ دیگر بجناب مکتوب الیہ نہ رسید ، پس حالا دفعہیہ این قباحت در اختیار سکریٹری یا کمیٹی انتظامی نمی باشد ، کار سکریٹری ہمین قدر میباشد کہ در فرستادن رقعات با ہی جات رسید و تاکید کردن بچپراسیان تقسیم کنندہ درخصوص گرفتن رسید اہتمام و انتظام ہا بکاربرد و درین انتظام ہیچ گونه قصور و فتوری نمی باشد پس درینصورت این حضرات را نباید کہ بر تقدیر دریافتن تاریخ انعقاد جلسہ بذرائع دیگر بعدر نرسیدن رقعات اطلاعی بوجوہات مذکورہ از تشریف آوردن بجلسہ متامل شوند ، چراکہ غرض ازین رقعات صرف اطلاع است و بس ، و ازینجاست کہ در امثال این مجالس و انجمن ہا کہ مابین صاحبان انگریز و بابوان ہندو جاری است این رسم رقعات معمول نیست ، بلکہ صرف اشتہار نامہ بتعین تاریخ انعقاد جلسات باخبار صحائف چاپ میکنند ، و حضرات اراکین آن مجالس و انجمن ہا صرف

بملاحظه آن اشتهار نامه در اخبار محائف تاریخ انعقاد جلسه دریافته حاضر جلسه میشوند ، و چون حضرات اهل اسلام عموماً عقید ملاحظه محائف اخبار نمیباشند لهذا بضرورت در مجلس ما این طریقه تقسیم رقعات اطلاعی جاری کردن ضرور شده ، حالاً عرض از گذارش این مراتب درین جلسه این است که اگر بزرگ ازان حضرات شکایت فرما درین جلسه تشریف داشته باشند ، بخدمت ایشان معذوری سکریتی و ارباب کمیته انتظامی درین خصوص بخوبی ثابت گردد ، و آینده حضرات ایشان در تشریف آوری جلسه منتظر رقعات اطلاعی نباشند بلکه بمحض اطلاع از حسن انعقاد مجلس بهر طور و سببیکه باشد رونق افزای جلسه بشوند و اگر هیچیک از حضرات ایشان حاضر این جلسه نباشند بذریعه حضرات حصار اطلاع بحضرات آنها بشود و نیز این مضامین درج رویداد این جلسه شده از نظر سائر اراکین بگذرد ، باستکسان عالیجناب صدر جلسه و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

۶ — نیز جناب سکریتی بر گدارد که چون درین روزها بوجوه زر توجیه و زر عطیه تأییدی مبلغی زربه تحویل مجلس گرد آمده است و بکوله تعالی شانه روز بروز آمد مجلس رو به ترقی دارد و صرف این زر ها علاوه مصارف معمولی مجلس و مصارف طبع رسائل تحریرات و جز آن بدیگر امور خیر و ابسته ترقی امور تعلیمی فیه این طبقه علیه اسلامیه خیلی احسن و اولی است لاجرم خاکسار در اجلاس گذشته کمیته انتظامی منعقد ۲۳ شهر شعبان المعظم سنه روان صوابدید خود متضمن اینمعنی در پیش کرد که اگر پسندیده ارباب کمیته اقتد قرار داد انعامی چند بمستعدان اهل اسلام سائن وقاطن ملک هذ که شوق و مهارت تحریر فارسی و آرد داشته باشند بصاء تحریرات ایشان بفارسی و آرد و بر مضامین مشخصه مجلس هذا نموده شود یعنی مضمونی چند مشخص و معین نموده اشتهار اینمعنی از طرف مجلس در اخبار محائف

داده آید که هر یکی از مستعدان اهل اسلام ساکن مملکت هند بر هر مضمونی از آن
 که خواسته باشد تحریر خود مشتمل بر عام و تحقیقات خودش در آن خصوص مرتب
 کرده پیش سکریتري مجلس فیما بین مدت معینه گذا ارسال دارد و چون تحریرات
 مختلف از اشخاص مختلف بر هر یکی از آن مضامین تا اختتام مدت معینه مذکوره
 برسد ارباب کمیته انتظامی بهر عنوانیکه قرین مصلحت دانند بتجویز و امتحان آنهمه
 پرداخته تحریر هر کسی بهر مضمونی که خوبتر و نیکو تر بر آید انعام معین نامزد
 شده آن باو بدهند و اگر قرین مواب دانند آن تحریر انعامی را در بعض جلسه عام
 معمولی ماهانه مجلس قرائت کنند و نیز اگر قابل طبع و تقسیم بندگان همچنان
 بعمل آرند تا این معنی باعث افزونی شوق و رغبت اشخاص ذی علم اهل
 اسلام بتحریرات فارسی وارد و بمطالعه کتب متعدد فزون مختلفه و حصول
 معلومات شتبی و تحقیقات جدیده فائده گردد و علاوه آن بسا فواید و منافع دیگر
 در ضمن آن حاصل شدنی است که شرحش بطوالت میکشد - چنانچه حضرات
 اهالی کمیته این صوابدید خاکسار را خیلی احسن و انسیب و خوب و مرغوب
 دانسته در قرارداد ۲ ششم خود شان مندرجه رویداد آن روزه قرار دادند که اهتمام
 این امر بهر زودی که ممکن باشد بعمل آید و نخستین از ارباب کمیته قراطیس استدعا
 رود که ایشان مضمونی چند ماده تحریرات مشخص نموده اطلاع آن در میان عرصه
 سه روز بکمیته بدهند و بعد از آن بر طبق آنچه از کمیته قرار یابد اهتمام این امر خوب
 نموده شود چنانچه حضرات اهالی کمیته قراطیس رپورت خود شان متضمن تشخیص
 مضامین شش گانه مذبله رپورت آنها بروز سوم انعقاد اجلاس کمیته پیش خاکسار
 فرستادند و چون در قرارداد مذکور الفرق کمیته انتظامی قرار یافته است که اهتمام
 این امر بهر زودی که ممکن باشد بعمل آید و از آن تاریخ تا انعقاد جلسه امتیبه صرف عرصه
 بکروه باقی مانده بود؛ و درین عرصه هیچیک از اجلاس معمولی ارباب کمیته انتظامی

منعقد شدنی نبود؛ و نیز فرصت انعقاد اجلاس غیر معمولی ایشان از برای گذراندن رپورت مذکور اندرون این یکروزه مدت خیلی تنگتر بوده، لهذا خاکسار حسب منشاء قاعده ۱۹ - از قواعد اجراء کار کمیته عربضه باستجارت ایدمعی بحضور صدر مجلس ارسال داشته - که رپورت کمیته قراطیس مذکور الفوق بغرض یکباره تقدیم و تصفیة این امر در جلسه امشب در پیش کرده شود، و حضرت صدر بذیل آن عریضه ارقام فرمودند که: «اجازت امری که خدمت سکریتری بسطور ما فوق در خواسته اند داده شد -» اینک خاکسار برطبق اجازت حضرت صدر رپورت کمیته قراطیس مذکور الفرق را بحضور جماعه بر میخواند:

(این است آن رپورت)

اسلامی مجلس مذاکره علمیة کلکته

بعلی خدمات ارباب کمیته انتظامی مجلس مذکور الفوق حماهم الله تعالی
از آنجا که از هشتمین معمولی جلسه ارباب کمیته انتظامی مجلس بابت سال دوم منعقد بست و سوم شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۸۱ هـ حسب ایمای مندرجه قرار داد ششم رویداد جلسه مذکوره تجویز و تشخیص مضمونی چند ماده ندرات انعامی که تفصیلش در قرار داد مذکور مصرح است محول بکمیته قراطیس شده بود، لهذا ما ارباب کمیته قراطیس حسب موایدیک خود ۶ شش مضمون مفصله الذیل
نمکن نموده اطلاع آن بخدمات والا بذریعه رپورت هدا در دادیم

مضمون اول

سیر و شمائل و حالات و وافعات مدت العمری حضرت مرور کائنات معجز و موجودات
صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم - چه پیش از بعثت و چه بعد از آن
با فصلی جدا گانه در بیان سائر معجزات و خرق عادات آنحضرت صاعم با سنیعاب تمام،

[باسندلال و استناد کتب معتبره سیر و شمائل و احادیث] (فارسی)

مضمون دوم

تاریخ کعبه معظمه از بد و بنایش الی یومنا هذ مع حقائق تفصیلی واقعات و حادثاتی که بران واقع شده و دیگر متعلقات و ملائمت آن مع مجملی از احوال تاریخی مکه مشرفه از شروع عمران و آبادی آن تا این زمان [باسند کتب احادیث و تواریخ مسیحیه اسلامیه] (فارسی)

مضمون سوم

سیرت بادشاه محی الدین اورنگ زیب عالمگیر یعنی احوال مدت العمری آن بادشاه جنت آرام گاه - از ولادت تا وفات ، مع مجملی از واقعات تاریخی ایام سلطنتش ، (اردو)

مضمون چهارم

شرح رسوم مختلفه متداوله مابین اهل اسلام سائر اقطاع مملکت هذ که از هذو ان واگرفته و اخذ کرده اند ، مع اسباب و بواعث آن اخذ کردن هر قدر که معلوم باشد یا مفهوم آئند و منافع و مضار آن ، (اردو)

مضمون پنجم

بیان تاریخی ذرائع و وسائل آمد و شد و اختلاط میانه باشندگان اقالیم و بلاد مختلفه بسبیل خشکی و تری ، و اقسام و انواع آن ؛ مع کیفیت این معنی که آنهمه دراز مدته الهقه چگونه بوده ، و بتدریج چه اصلاح در آنها راه یافته ، و چه از تاثیرات آنها در امور تمدن و اشاعت علوم و تجارت و صناعت ها باقالیم مختلفه حاصل شده ، و حالا آن ذرائع و وسائل چگونه ترقی ها بر روی کار دارد ، (اردو)

مضمون ششم

در شرح حال اختراع صناعت طبع یعنی چاپخانه ، و بیان آنکه ابتداءً ظهور آن صناعت بکدام دیار و بعد ازان شیوع آن کجا و کجا اتفاق افتاده ، و نیز بیان تاریخی سائر اقسام آن ، و اینکه بکدام دیار چه قسمی ازان ایجاد و شیوع یافته ، و یوما فیوما چقدر ترقی و فروغ بآن صناعت حاصل شده ، و فوائد و منافعش نسبت بامور تمدن و اشاعت علوم و تجارت و صناعت ها در اقالیم مختلفه چه قدر عاید گردیده ، (آردو)

مکمل وجیه (دستخط)

عجیب احمد

عبد اللطیف الکنفی

مکمل عبد الرؤف

ابو القاسم عبد الحکیم

کلکتہ
۲۵ - شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۸۱ هـ

بعد اتمام قرأت رپورت جناب میر محمد کاظم جواهری صاحب برخاست و برگزارد ؛ که خاکسار تحریک می کند که موافقید ارباب کمیٹی انتظامی مغدرجه قرار داد ششم هشتمین جلسه معمولی ایشان منعقد ۲۳ شهر شعبان المعظم هذه السنه درین خصوص - که انعامی چند از تحویل این مجلس بمستعدان اهل اسلام ساکن ملک هند بصله تحریرات فارسی و آردو بر مضامین مشخصه مجلس از طرف این مجلس داده شود - مقبول و منظور حضرات ارباب مجلس گردد ، و باز اهتمام این امر باین هدایت محول بکمیٹی انتظامی نموده شود ؛ که ارباب کمیٹی مذکور مبادغ

شش صد روپيہ از تحویل مجلس از برائے شش انعامات - کہ مقدار ہر یکی از آنها مبلغ یک صد روپيہ باشد - بصلہ ۶ شش بہترین تحریرات بر ہمیں شش مضمون مشخصہ کمیٹی قراطیس کہ باجارت حضرت صدر مجلس در اجلاس امنتبہ در پیش شدہ بالسنہ مرقومہ سخاوی مضامین ششگانہ مذکورہ ؛ منتخبہ از تمامی تحریراتی کہ بر مضامین مذکورہ بوسہ ؛ مخصوص گردانند ، و در اخبار صائف فارسی و اردو و انگریزی اشتہار این معنی در دہند ؛ کہ از مستعدین اہل اسلام سائر بلاد مملکت ہند ہر کہ ہر مضمونی از ان مضامین ششگانہ را بگزیند تحریر خود بران مرتب نمودہ در میان عرصہ یک سال از تاریخ اشتہار مذکور آن را بسرشتہ مجلس ارسال دارد ؛ و بعد از ان ارباب کمیٹی موصوف جمیع امور وابستہ عطائے این انعامات را حسب موافقت خود شان با انجام رسانیدہ اطلاع آن بہر وقتیکہ مناسب دانند باجلاس معمولی مجلس بدہند .

جناب حاجی آقا کوچک شیرازی صاحب نائید این تحریک کرد ،
بعد از ان جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب برخاست ؛ و ہمہ استادی
تحریک مذکور انچہ بسطور ذیل مرقوم است ، بکمال فصاحت و بلاغت ہر زبان
طلاقت ترجمان راند ،

حضرت صدر عالی قدر ؛ و حضرات حاضرین والا تمسکین ،

خوشا وقتی کہ مراد دلی چند بن سالہ کسی بر آید ، و حبذا ساعتی کہ گرہ از
سرزشتہ مقصد قلمی سالہا سالہ احدی وا کشاید ، علی الخصوص در ان حالت کہ ان
مراد دلی و مقصد قلمی ؛ وابستہ تائید قومی بامور صلاح و فلاح قوم باشد ،
* خوشا وقتی و خرم دور گاری * کہ یکسایہ گرہ از روئے کاے *

حضرات - لاجرمی که ایندم در دام جوشیده ؛ و خورسندی که این ساعت بدروزم بهیجان در آمده ؛ نتوانم که شرح صد یلک آن بصد هزار زبان بکنم ؛ از سالیان دراز میخواستیم ؛ که ستوده رسم شوق افزائی طلبه علوم جویای استعداد بر اکتساب مهارت وافی بن ادب و انشا ؛ و رغبت افزائی مستعدان والا نهاد به نگارش تحریرات کلامی و صافی - سرچشمه ادوات بی انتها - بموا عید انعام بصله آن ؛ که از مهین کار سازی و بهین کمند تدبیر اندازی های توسیع دائره علم و هنر فیمابین قوم است ؛ در ما مسلمه انان شیوعی که شاید گیرد ؛ و روائی که باید پذیرد ؛ سالها سال درین خصوص بقلم و زبان کوشیده ام ؛ و بتحریر و تقریر سعی کرده ؛ حرف ها نوشته ام ؛ و سخن ها گفته ؛ من از راه تفاخر و فائز نشی گویم ؛ بلکه کامیابی خود را درین خصوص از رهگذر اظهار سپاسداری پیش حضرات و امی نمایم ؛ که رفته رفته نخل این همه سعی و کوشش هایم نیکو بار مراد آورد ؛ و گلبن آرزوم خوش گل مقصود گل کرد ؛ تیغم برید ؛ و تیرم بهدف رسیده ؛ نخستین کسی که چشم و گوش برین همه نوشته و گفته ام کنساز و نهاد ؛ خدا بیامرز والا نهاد شاهزاده محمد کیقباد - یکی از اراکین بافر و تمکین عالی خاندان سلاطین میسوری - بوده ؛ چنانچه عرصه یازده سال است - یعنی در حدود سنه ۱۸۵۲ مسیحیه - شاهزاده مرحوم دو صد روپیه بصله خوبتر تحریری از تحریرات نگاشته طلبه مدرسه عالی کلکته و مدرسه مسیحیه هوگلی بر مضمون مشخصه خودش شاهزاده مغفور بخشید ؛ و پس از آن در حدود سنه ۱۸۵۳ مسیحیه جناب بانوی و سکریتری مجلس مذاکره علمیه ما - که رسم عطا ایعام بصائت تحریرات بطلبه و مستعدین را همچو من از پیشتر می پسندید ؛ و شیوع آن گزیده رسم را میان اهل اسلام دیار ما نیکو برمی گزید ؛ صد روپیه بصائت نیکو تر تحریری بر مضمون مشخصه خودش - که دائره نگارش آن را بر مستعدان سائربلا هندی پهن کرده بود - عطا کرد ؛ و یکی از مستعدان اهل اسلام احاطه بهی که تحریرش خوبتر از دیگرها بر آمد ؛ بدان انعام فائز شد ؛ چنانچه تفصیل این امور را پیش ازین

بیکی از پیشین تحریرات خودم در جلسه از جلسات این مجلس - در ضمن بیان مطلبی که مقصود و ماده آن تحریر بوده - یگان یگان شرح داده ام ،

قصه کوتاه - بے غائله ریب رسم ترغیب و تشویق طلبه و مستعدین بمواعید انعامات بایشان بصله تحریرات مفیده بر مضامین ستوده و گزیده ؛ از بهین رسوم مختصره دانایان فرنگ و ابسته تائید صیغه تعلیم و تعلم است ، و جاری نبودن این نیکو رسم میانہ ما مسلمانان جائے فراوان تاسف و تلهف بود ، بلکه ما ازان رهگذر مورد مطاعن و سرزنش اقوام دیگر بودیم ،

* حالیا جائے بیکران خرمی و خورشیدی است ؛ که این مجلس متبرکه مذاکره علمیہ ما دافع آن تاسف و تلهف و رافع آن سرزنش و مطاعن شد ، حضرات - من کہ از چندین سالہ مدت تخم تمناے اجوائے این ستوده رسم میانہ ما مسلمانان بسر زمین دل می کاشتم ؛ نتوانم بشایستگی باز گفت ؛ کہ چقدرها سپاسدار و منت گذار حضرات کمیٹی انتظامی مجلس ما (علی الخصوص جناب سکریٹری کہ اصل محرک سلسلہ این مضمون در جلسہ کمیٹی است) شده ام ، کہ حضرات ایشان از آبیاری توجه خودشان مزرع مقصود دیرینہ سالہ ام را سرسبز وریان فرمودند ، و همچنان مضمون و منشور حضرات اراکین با فرو تمکین مجلس ما - کہ حاضر این جلسہ اند - خواہم شد ؛ اگر ایشان تحریر یک این امر خوب و مرغوب را کہ از طرف ارباب کمیٹی انتظامی بتوسط جناب سکریٹری ہمین دم بعمل آمد ؛ بذروہ قبول فائز گردانند ،

فوائد اجرائے این رسم نیکو در ما مسلمانان کہ بے حد و لاتعد است ؛ یقین است کہ بر راء بیضا ضیاء حضرات حاضرین مخفی و محتجب نیست ، اراجملہ است فوائد چند کہ خاکسار یکی از پیشین تحریرات خودم بر خواندہ این مجلس یاد کردہ ام ، و امشب نیز نظریہ تذکر حضرات حاضرین دہگانہ فوائد آن را دوبارہ یاد می کنم ،

نخستین آنکه - طلبه را (اگر انعام نامزد ایشان است) و از باب استعداد فارغ التحصیل را (اگر نامزد ایشان) شوق تحریرات از یکی صد شد فی است ، بلکه ذوق تفوق بر همدیگر از صد بهزار رسید فی ،

دومین آنکه - بپایان شوق غالب ایشان زحمت تحریر و محنت تفحص و جستجوی مواد و مضامین را بر خود آسان خواهند گرفت ، و بدین باعث دستگاه ایشان در ادب و انشا و نیز در تحقیق و تدقیق و ضبط و ترقیم مضامین علمیه خیلی خواهد افزود هومین آنکه - از فرط تفحص و جستجوی مواد تحریرات که خواهی نخواهی به تصفح کتب علوم و فنون مختلفه - خواه خوانده باشد یا ناخوانده - خواهد کشید ، و سمعت فراوان بدائرة علم و دانش و وقوف و آگاهی ایشان راه خواهد یافت ،

چهارمین آنکه - تحریرات جامعه باجوبه اسوله مختلفه که ایشان به جستجوی مواد و مضامین و ادله و براهین از تصنیفات و تالیفات متقدمین و متأخرین و نیز بایراد مضامین تازه و ادله و براهین جدید از نتایج ذهن و ذکاوت خودشان برخوردار خواهند نگاشت ؛ سرمایه علم و آگاهی کلی خواهد بود - مردیگران را - بر حقائق اموری که اگر آن دیگران خودشان در صدد استکشاف آن شوند ؛ هر یکی از ایشان را بالا نفراد همان قدر زحمت و مشقت بر خود گوارا کردن لازم آید - که ایشان کرده باشند ،

پنجمین آنکه - بسا امور مختلف فیه که مردمان را همواره در آن اختلافها باشد ؛ و بسبب آنکه کسی از خود تکفل کمابینگی تحقیقات آن نکند - آن اختلافها بر حال خود استمرار پذیرد ؛ ارین نوع تحریرات پر تحقیقات تحقیق کلی آن امور و حق از باطل ممیز و جانب حق مرجح و خلاف و نزاع مرتفع خواهد شد ،

ششمین آنکه - چون به تدریج به یمین نوع ترغیب و تشویق طلبه و مستعدین بر تحریرات مختلفه المضامین شوق و رغبت ایشان بدان خواهد افزود ؛ مهارت و ملامت ایشان در فن ادب و انشا نیز خیلی رو با افزایش خواهد نهاد ؛ و از میامین آن امروز

فقط ماهرین ادب و انشا که در مسلمانان دیار ما افتاده است ؛ یکسو خواهد شد ، هفتمین آنکه - تائید قومی در اشاعت علوم میانه همقومان - که امری بس ستوده و فرخنده است - از اهتمام با مثال این امور - در ما مسلمانان ثابت و متحقق خواهد شد ، هشتمین آنکه - اگر این تحریرات رساله و اربقالب طبع در آمده مشتبه خواهد شد ، افزونی ها در شمار کتب و رسائل مفیده ما مسلمانان راه خواهد یافت ، نهمین آنکه - لب های شکوه سرایان بر ما مسلمانان - بدین حرف ناشگرف - که ما توجه به تائید قومی به امور تعلیم و تعلم همقومان خود نداریم ، بر بسته خواهد شد ، دهمین آنکه - گزین نقش نام نیک آنانکه چنین تائید قومی بتعلیم و تعلم همقومان خواهند کرد - بر جریده عالم ثبت خواهد ماند ،

* نمیرد نیکو نام در روزگار * * که نام نکویش بود برقرار *

لاجرم این کم از هیچ تحریکی که همین دم جناب مکرمی میر محمد کاظم صاحب جواهری فرموده اند ؛ و جناب مخدومی حاجی آقا کوچک صاحب شیرازی تائیدش کردند ؛ بصدر خرمی و خورسندی همداستانی خود بدان وای می نماید ، بعد از آن جناب مولوی موسی علی صاحب برخاست و گفت که بدانست من یک مصرف دیگر برای صرف این زرهای فاضل که بتکویل مجلس گرد آمده است بهتر و خوب تر از این مصرف که تجویز آن از کمیته انتظامی شده است می باشد ، و آن این است که بدین زرهای کتب مفیده فنون جدیده انگریزی را بزبان اردو ترجمه و طبع کذائیده به تقسیم و اشاعت آن کوشیده شود ،

جناب سرپرستی برخاست و بجوابش گفت ، که البته این یک امری بغایت خوب و مرغوب است مگر چون از اوایل گذشته سال عیسوی در یکی از اقطاع همین مملکت هندوستان یعنی در مقام علیگده واقع ممالک شمال و مغرب بنام یک مجلس بزرگ ممی به سائیدنک سرسیتی خاصه برای همین ترجمه ،

کتب مفید علوم و فنون جدید^۶ انگریزی بزیان اردو سخن اہتمام یکی از اعظم اہل اسلام یعنی جناب مولوی سید احمد خان بہادر صدر الصدور آن مقام (کہ جناب ایشان یکی از گرامی اراکین مجلس ما نیز می باشند) انداختہ شدہ است ، و بفضلہ تعالی کار آن مجلس را یوما فیوماً ترقی ہائے روز افزون حاصل شدہ و می شود ، و فواید آن مجلس برای سائر اہل ہند اعم و اشمل است لہذا دیگر ما را ضرورت مداخلت دران امر نمادہ و علاوہ ازین برای انجام آن غرض اہم گرد آمدن مبالغہ خطیر در کار است و مداخل مجلس ما ہر قدر کہ تا حال بوجود آمدہ است بہ نسبت آن چنان امر اہم و مقصد اعظم کافی و واقعی نیست نظر برو چوہات مذکورہ حالا برای صرف زہائے فاضل تحویل مجلس ہیچ مصرفی دیگر بہتر و خوبتر از مصرفیکہ تجویز آن از کمیٹی انتظامی شدہ و تحریک و تائید منظوری آن نیز ہمین دم بعمل آمدہ نمی باشد بہتر باتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ تحریک جناب میر محمد کاظم جواہری صاحب منظور شد

۷ - بعد از ان تہریکات مرقوم الذیل در خصوص تقرر اراکین جدید بروئے کار آمد و بعد تائید مؤندان و اتفاق سائر اراکین حاضر جلسہ تجویز آن تہریکات حسب دفعہ ۸ ہشتم ضوابط مجلس محول بار باب کمیٹی انتظامی شد ،

اولا - جناب سکرٹری تحریک کرد کہ حضرات مفصل الذیل بزمرد اراکین مجلس داخل کردہ شوند ،

- | | | |
|--|---|--|
| بخشی فوج بہاراجہ
سوائی صاحب بہادر
والی ریاست جیلور ، | } | ۲۴۵ - جناب نواب محمد فیض علی خان بہادر |
| ساکن کلکتہ | | ۲۴۶ - جناب برادر السلطان ذوالفقار الدولہ بہادر |
| ساکن ایضا | | ۲۴۷ - جناب کپتان کنز الدولہ بہادر |
| ساکن ایضا | | ۲۴۸ - جناب سید درست علی خاں صاحب |

۲۱۴۹ - جناب رسالہ دار محمد بخش خان بہادر }
 مصاحب جناب معالی القاب }
 نواب نائب السلطنت و }
 گورنر جنرل بہادر ہند ، }

۲۵۰ - جناب مظفر حسین خان صاحب ساکن لکھنؤ

۲۵۱ - جناب منشی محمد بان شاہ صاحب }
 ساکن ایچا نگر علاقہ پریزیڈنسی }
 مدراس }

جناب میر سید علی صاحب تائید این تحریر کرد

ثانیاً - جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب تحریر انسلک حضرات مفصل
 الذیل بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

۲۵۲ - جناب نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر }
 برادر بزرگ نواب }
 عظیم الدولہ مرحوم }
 رئیس ہاونی ، }

۲۵۳ - جناب امیر دولہ خواجہ نصیر الدین خان بہادر }
 خلف الصدق }
 نواب انور الدولہ }
 بہادر ممدوح }

۲۵۴ - جناب منشی نادر حسین خان صاحب ساکن ہاونی

عالی جناب حافظ عجیب احمد صاحب تائیدش فرمود ،

ثالثاً - جناب مولوی محمد عبد الرؤف صاحب تحریر انسلک ،

۲۵۵ - جناب منشی غلام حسین صاحب ساکن کلکتہ

بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

جناب ناخدا یوسف بن محمود خنجی صاحب تائیدش کرد ،

رابعاً - جناب مولوی ابرالقاسم عبد الحکیم صاحب تحریر انسلک حضرات

مفصل الذیل بزمۃ اراکین مجلس نمود ،

۲۵۶ — جناب مولوي مفيض الدين خان بهادر }
 د پښتو مجلېت }
 باقري گنج }

۲۵۷ — جناب مولوي محمد اشرف الدين صاحب ساکن ضلع تپوه

۲۵۸ — جناب مولوي محي الدين احمد صاحب ساکن ضلع فريد پور

جناب ناخدا خان محمد دهرمسي صاحب تائيدش کرد

خامسا — جناب مولوي محمد عبد اللطيف صاحب تحريک انسلاک

۲۵۹ — جناب منشي محمد امير صاحب ساکن گيا

بزمرة اراکين مجلس نمود

جناب ديانت الدوله بهادر تائيدش کرد

سادسا — جناب مرزا غلام رسول خان صاحب تحريک انسلاک

۲۶۰ — جناب مير وزير علي صاحب ساکن مرشد آباد

بزمرة اراکين مجلس نمود

جناب حکيم سيد عثرت حسين خان صاحب تائيدش کرد

۸۷ — جناب سکريټري برخاست و تعريف و تعارف جناب ڈاکټر جے اے

پي کالاس صاحب يکي از مدرسين بزرگ مدرسه طبيه المکتبه ملقب به ميديکل کالج المکتبه

نموده برگزارد که خيلى موجب امتنان ما است که اين صاحب جليل القدر از

فکول علمائے گرامي طبقه انگلسيه محض بغرض افاده ما رونق بخش مجلس ما گردیده

و ميخواهد که نبدی از معلومات و تحقيقات خودش در خصوص تاريخ قديم و عمارات

قديمه شهر چونپور تقريراً بزيان اردو بيان فرمايد

عالي جناب صدر جلسه ارشاد کرد که البته تشريف آوري صاحب موصوف

و گوارا کردن زحمت بيان آنچه خدمت و معرفت تبیان خواهد در آورد باعث

ممنوني مجلس می باشد

بعد از آن صاحب ممدوح برخاست و تقریری صاف و واضح بزیان اردو در بیان تاریخ قدیم شهر جونپور و احوال عمارات قدیمه آن از مکانات و ایوانات و مساجد و معابد و پاهای مشهوره آن بشرح و تفصیل تمام برگزارد و در بیان احوال عمارات تاریخ بنا و احوال بائی و کیفیت بنا و طول و عرض و دیگر تفصیل متعلق نقشه و کوائف حالیه آنها بر حسب آنچه خودش صاحب ممدوح بچشم خود ملاحظه فرموده است باین خوبی شرح داد که گویا صورت آن عمارات بر آوی العین بحضرات حاضرین وانموده ، بعد اختتام این تقریر عالیجناب صدر جلسه برخاست و تحریک فرمود که شکرین این تقریر تحقیق تغویر از طرف مجلس بجانب دائر صاحب بر گذارده شود ،

جناب منشی حبیب الحسن صاحب تائید این تحریک کرد و باتفاق سائر اراکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

✓ ۹- جناب سکریٹری برخاست و تعریف و تعارف جناب بابو راجندر لال مہر صاحب یکی از عظماء و روسای هند و بابوان این شهر سوپر نائنڈنٹ تعلیم و تربیت اطفال نالمانگ تحت تربیت کورٹ اف وارڈس و نائب صدر اشیاء ٹک سوسیتی یعنی انگریزی مجلس اشاعت علوم و نوادر ممالک سمرانیہ بسلطنت علیہ ہندیہ برطانیہ واقع دارالامارت کلکتہ نموده برگزارده کہ امروز خیلی موجب مسرت و شادمانی ماست کہ نخستین یکی از علمائے طبقہ انگلشیہ تقریری بغرض افادہ مادر مضامین تاریخیہ برگزارد و حالا این یکی دیگر از عظماء طبقہ هندو بابوان میخواهد کہ نپندی از معلومات و تحقیقات خودش در خصوص اصل ماہیت زبان اردو تقریرا بزیان اردو برگزارد ، عالیجناب صدر جلسہ ارشاد کرد کہ بلاشبہ اجتماع این ہردو بزرگوار ازین دو گرامی طبقات بغرض افادہ مجلس بمعلومات و تحقیقات علمیہ خود شان باعث مسرت و امتنان ارباب این مجلس است و بر ما ادایہ شکر یہ این ہردو صاحبان لازم ؛

بعد از آن بابو صاحب ممدوح برخاست و بعد برگزاردن بعض مضامین تمہیدیہ

بحسن و خوبی و سلاست و متانت تمام و بایر دادله و براعین عقلیه و نقلیه ثابت کرد که اصل زبان اردو و سنسکرت است و الفاظ عربی و فارسی و دیگر لغات در آن ممزوج شده مگر ازین ممزوج و مختلط شدن لغات دیگر اصلیت آن را قائل نمیشود چنانکه زبان انگریزی است که اصل آن زبان سیکسن است حالانکه بالفعل در آن زبان از الفاظ لغت سیکسن بیش از یک ربع باقی نمانده و سه ربع دیگر از لغات آخر مدل لاطینی و یونانی و عربی و فارسی و سنسکرت و غیره در آن ممزوج و مختلط گردیده معینا حضرات انگلشیه میگویند که اصل زبان شان سیکسن است نه لاطینی و یونانی و غیره و اصل در اصلیت این زبانها این است که روابط و قواعد صرف و نحو هر لغتی که در آن زبان مستعمل باشد اصل آن زبان را بهمان لغت نسبت می کنند پس چون در زبان اردو جمله روابط لغت سنسکرت و قواعد صرف و نحو آن مستعمل است لهذا بالضرور اصلیت این زبان را بهمین لغت سنسکرت نسبت باید کرد پستربابو صاحب موصوف اصلیت سائر روابط لغت اردو را از لغات و قواعد صرف و نحو سنسکرت یک پک شرح داد

بعد اختتام این تقریر جناب نواب احمد علی خان بهادر برخاست و تکریم کرد که شکریه برگزاردن این مضا مین تحقیق آنین افادت قرین که موجب افاده سائر اهل مجلس گردید از طرف مجلس بجناب بابو صاحب برگزاده شود

جناب مولوی عبیدالله العبیدی صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر ارا کین حاضر جلسه همچنان قرار یافت

۷۰ | - جناب مولوی سید محمد حسین صاحب برخاست و اردو تحریری در بیان تحقیق معنی الفاظ وضع و وضع داری و حقیقت و کیفیت آن نگاشته خودش مولوی صاحب موصوف بفصاحت و طلافت تمام قرأت کرد

بعد اختتام قرأت - جناب مولوی نواب جان صاحب برخاست و تکریم کرد

که شکریه نکاشتن و خواندن این تحریر تحقیق تدویر از طرف مجلس بجناب راقم تحریر
ابر گزارده شود ،

جناب حاجی میر محمد تقی جواهری صاحب تائیدش کرد و باتفاق سائر
راکین حاضر جلسه همچنان قرار یافت ،

بالآخر بتحریرک جناب ناخدا حاجی حامد صاحب شکریه بعالمجناب مدر جلسه
بر گزارده شد و جلسه برخاست ،

عبدالباقی

مدر

{ کاکتیه - ثالثا
} ۲۷ شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۸۱ هـ

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکتہ

نمبر ۱

این تحریري است بعبارت اردو

بتلخیص مضامین رسالہ اثبات جواز واستحباب عمل مولد شریف مصنفہ

عالیجناب مولوي محمد وجیہ صاحب

نکاشہ

جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحکیم صاحب

و بر خواندہ

بدومین و سومین ماهانہ جلسات سال اول مجلس مذکورالفرق

حسن انعقاد یافتہ ۲۳ شہر ذی القعدۃ الحرام

و ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۷۹ ہجری قمریہ

بخانہ

جناب مولوي عبد اللطيف خان بہادر

از طرف مجلس مدوح

بہ مطبع پبلیشٹ مشن پریس واقع دارالامارت کلکتہ بقالب طبع درآمدہ

۱۲۸۲ ہجری قمریہ

پيٽرن

يعني

حامي و مربوي مجلس

جناب معلى القاب آنرابل سيپسل بيٽن صاحب بهادر
نواب لائننٽ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر ڪميٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد و جيه صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حافظ عجبپ احمد صاحب

ممبران ڪميٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدوله منشي صفدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبدالڪريم صاحب

جناب مولوي عبدالحق صاحب

سڪريٽري مجلس و مڊيوس ڪريٽيويٽي ڪميٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا في امة خاتم المرسلين * وجعله شافعاً لنا يوم الدين *
 وشرف علماءنا بانواع الفضائل والتبجيل * حتى اجرى على لسان رسوله الجليل
 النبيل * علماء امتي كانباء بني اسرائيل * فاشكروا على آلائه الوافرة وافضاله الباهرة
 بالشكر الجميل * وسبحوا بحمده في البكور والاصيل * والصلوة والسلام على من هو الباعث
 لتشريفنا بهذه المكارم دون غيرنا * والدافع عنا كل ضرراً وضيراً * والرافع عنا كل
 شرّاً وطيراً * وعلى آله واصحابه شمس الهداية والايقان * وبدور الفضائل والعرفان *
 بعد اسكے حضرات حاضرین برتر تمکین ایدہم اللہ بالاید المہین کی خدمات
 عالیہ میں گذارش یہی ہے کہ جلسہ ماضیہ میں جو ۱۲ شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۷۹ ھ
 ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۳ ع کو حسن انعقاد پایا تھا اور جسکے انعقاد سے حضرت گرامی
 مددات بانی جلسہ کی غرض اصلی یہی درباتین تھیں ایک بیان کرنا فوائد و منافع بنا
 ایک مجلس مذاکرہ علمیہ کا طبقہ علیہ اسلامیہ میں جسکے جلسے ہر قمری مہینے میں
 ایک بار منعقد ہوا کریں مگر بعوارض اور دوسرا بڑھا جانا رسالہ جوارو استکباب عمل مولد
 شریف کا جسکو جذبات مستغنی عن المحامد واللقاب صدر العلماء بدر الفقہ امام المحدثین
 ہمام المفسرین مالک اصول الفقہ والاحکام نعمان هذا العصر والایام رئیس المدرسین مفیض
 الطالبین حضرت مولانا واستادنا المستغنی عن ذکر اسمہ الشریف بعد بیان رسمہ المذیف[†]

† عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب مدرس اول عربی بہرہ مدرسہ عالیہ کلکتہ

ایام اللہ ظلال عواففہ علی رؤسنا نے زبان فارسی میں تصنیف فرمادیا ہے * چنانچہ بعد انجام غرض اول کے بسبب رات زائد آ جانے کے اس رسالہ متبرکہ سے صرف تبرکا چند اوراق ابتدائی مشتمل بر مبادی رسالہ پڑھ گئے اور قرأت ما بقی اس جلسے پر موقوف رہی بعد اوسکے حضرت مولانا محتشم الیہ نے اس خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ چونکہ اکثر مضامین اوسکے متعلق بجاواب لفظی ادائے مزعومۃ مخالفین ہیں جو صرف واسطے تشفی تام اور دفع خدشات و اہام طلبہ علوم مرقوم ہوئے ہیں اور جنکا اس مجالس عالی میں پڑھا جانا محض تضییع وقت سامعین ہی اس واسطے مناسب یہہ ہی کہ تو اون مضامین کو اس رسالے سے الگ کر اور بعد اس انتخاب کے اوسکو ہریان اردر ترجمہ کر ڈال کیونکہ اسمکی فارسی عبارت بھی خالی از دقت و اشکال نہیں ہی اور اکثر مسائل علوم دینیہ کے مذاکرہ میں تعمیم کا لحاظ رکھنا بہت ضرور ہی پس خاکسار نے اس فرمان واجب الاذعان کا بجا لانا اپنے ذمے واجب و لازم سمجھا

اب اصل مطلب کی گزارش کیجاتی ہی

جاننا چاہئے کہ انعقاد مجالس عالیہ میلاد برکت و سعادت بنیاد حضرت خیرالعباد صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم النذاز جس طرح ہر کہ سہ ۶۰۰ ہجری سے رواج پا کر آج تک بفضل خدا ساتھ رونق تمام کے جاری ہی (اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت قائم و باقی رہیگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور اگلے تین قرون میں اس وضع خاص پر جاری تھا بلکہ صرف اسی قدر مروج تھا کہ کوئی عالم کسی وقت جب اوسکا جی چاہتا یا جب لوگ اوس سے پوچھتے کچھ احوال برکت و سعادت اشمال میلاد شریف اور دوسرے حالات عظمت و میمنہ آیات حضرت از اول تا آخر کہہ سنا تا یا کوئی واعظ اثنائے وعظ میں دوسری تقریروں کے ضمن میں مجہلا یا مفصلاً بر حسب مناسب وقت کچھ بیان کرنا یا کوئی مدرس پڑھائے وقت کسی مقام کی تقریب یا کسی

کلام کی مناسبت سے کچھ ارشاد کرنا اور سامعین بتوجہ خاطر اور حضور باطن و ظاہر
 اور سے سنتے اور اپنے ایمان میں رونق و تازگی بخشنے اور پھر بشوق تمام اور ذوق
 مالا کلام اونہیں مضامین کا باہم مذاکرہ کیا کرتے اور بعضے بخوف ڈھول و نسیان اور
 مضمونوں کو لکھ لیتے اور وہ نوشتہ دوسروں کو پڑھکر سناتے اور اسکی وجہ یہ تھی
 کہ اوس زمان برکت و سعادت تو امان میں بسبب قرب و نزدیکی زمان نبوت و رسالت
 اور ترقی ارشاد و ہدایت تذکرہ احوال سعادت اشد مال سرور کائنات ہر وقت زبان زد
 خواص و عوام تھا بلکہ سوائے اس قسم ذکر سرا سر خیر کے اور امور کے چرچے بہت
 کم تھے ہر ادنیٰ اور اعلیٰ ابتدا سے انتہا تک جملہ احوال جزئی و کلی یعنی آپکا
 تولد فرمانا اور اوس وقت خوارق و غرائب کا ظاہر ہونا اور پھر دائیوں اور مریضات
 کے سپرد اور اونکے گھر سیکڑوں عجائب و غرائب کا ظاہر ہونا اور پھر بعد انقطاع یعنی
 درودہ بڑھانے کے ایام طفولیت سے اوان شباب تلک پہنچنا اور اس اثنا میں ہزاروں
 واقعات عجیبہ اور معاملات غریبہ کا دکھانا اور لاکھوں آثار و علامات نبوت اور شواہد
 و برہانات رسالت کا آپکے ہر قول و فعل سے برآی العین مشاہدہ میں آنا اور
 کاندھوں اور راہبوں کا آپکی ولادت کی خبر دینا اور آپکی نبوت و رسالت کی بشارتیں
 سننا اور اس اثنا میں کچھ مختصر تجارت کرنا اور در ضمن اوسکے بعض مقامات
 متبرکہ کہ کو اپنے قدیم مفاخرت لزوم سے مستغرق فرمانا پھر بعد استکمال بجمع کمالات
 بشری طلوع شمس رسالت یعنی آپکا مبعوث رسالت ہونا اور اوسوقت کروڑوں خوارق
 و معجزات کا ظاہر ہونا اور اسی اثنا میں اوج معراج پر بلند گرائی فرمانا پھر
 مکہ معظمہ سے مدینہ مطیبہ میں ہجرت فرمانا اور واسطے اعلاے اعلام اسلام کے
 کفار کُفّار سے لڑنا جہاد کرنا آپکا مظفر و منصور ہونا کافروں کا مخذول و مقہور ہونا
 تا بوفات حسرت آیات علی وجہ الکمال جاننا تھا اور بغیر محبت اور غلبہ شوق
 ہر وقت یہی تذکرہ اونہیں شائع اور جاری اور ہر آن انہیں امور کا خیال اونکے دامن

میں ساری رہا کرتا پھر ایسے زمانے میں بایں وضع خاص مجالس ذکر میلاں برکت بذیاد کے منعقد کرنے کی کونسی ضرورت تھی کیونکہ وہاں تو کوئی مجالس و مجمع اس ذکر سوا سر برکت سے خالی تھا لیکن بعد اسکے جب رفتہ رفتہ بسبب بعد زمان رسالت بانواع و جوہات ہر طرح کا فتور و خمول لوگوں کے دلوں میں راہ پاتا گیا اور وہ جوش و خروش امور دینیہ میں کم ہوتا گیا بلکہ دن بدن سستی آنی گئی اور ہمت لوگوں کی دنیا طلبی میں مصروف اور مقصور ہوتی گئی یہاں تک کہ علما بھی (جنکو سوائے اشاعت اور ترویج علوم اور پڑھنے پڑھانے کے اور کسی دوسرے کام سے سروکار نہ رہتا تھا) تحصیل معاش اور حب جاہ میں پھنستے گئے اوسوقت انٹر علمائے عظام اور فضلاء کرام نے بنظر ابقائے علوم تصنیف و تالیف کی طرف توجہ فرمایا اور کتابیں فقہ و اصول و حدیث و تفسیر و شمائل و سیر حضرت بشیر و زبیر صلی اللہ علیہ فی البکور و الظہیر و فتوح و تواریخ کی تصنیف و تالیف کرنے لگے خلاصہ یہ کہ وہ جتنے علوم و فنون کہ اوائل زمانے میں مخازن حافظہ اور معدن قلوب میں مستحفظ اور مستحضر رہا کرتے تھے اب بالکل دفاتر قراطیس اور جرائد اوراق میں آ گئے پھر اوسوقت یہ کیفیت ہو گئی کہ ایک تو لوگوں کو خرد ہی امور دینیہ میں مداعت اور مسامحت آتی گئی تھی اور ہمہ تن سببوں کی ہمت امور معاشیہ کی طرف مقصور ہو چکی تھی تسپر یہ بھروسا اور اتکا ہو گیا کہ اب تو سارے عام کتابوں میں منضبط ہو گئے اب ہم جب چاہینگے بے تکلف دیکھ لینگے یا اگر خود دیکھنے کی قدرت نہ ہوگی تو کسی دوسرے سے پڑھوا کر سن لینگے مگر اسکی توفیق تو جتنی ہوتی ہی سو خود ہر شخص اپنے حال پر قیاس کر لے سکتا ہی کہ شاید باستثنائے معدودے چند کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوتی ہوگی کہ اور سب علوم و فنون تو بالائے طاق رہے افضل الکتاب کہ عبارت کتاب اللہ اور قرآن شریف سے ہی سالانہ ایک بار بھی کھولتے ہوں پھر اور

کتابوں کا حال اسی سے سمجھا چاہئے غرض رفتہ رفتہ جن دنوں عام کی وہ کیفیت اور لوگوں کی یہ حالت ہو گئی اور انٹر لوگوں کو حالات برکت و سعادت آیات سرور کائنات سے بالکل ناواقفیت محض ہوتی گئی اور اس وجہ سے انٹرون کے اعتقاد و محبت میں بھی جسمیں ہمیشہ ان حالات برکت سمات اور معجزات صدائت آیات کے سننے سے ترقی اور تارگی ہوتی جاتی تھی ضعف و فتور آتا گیا اور شوق و ذوق میں نقصان آ گیا * اور ظاہر ہی کہ تقویت ایمان موقوف اور تصدیق تام رسالت کے ہی اور یہی تصدیق رسالت اصل الاصول سارے ایمان کی ہی اور باقی بالکل ارکان اسی اصل پر متفرع ہیں کیونکہ توحید باری تعالیٰ اور تصدیق کتاب اللہ اور وجود ملائک اور تصدیق انبیاء یہ ساری باتیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے معلوم ہوتی گئیں پھر اگر (عیاذ باللہ) آپہی کی تصدیق میں کچھ فتور و تنزل ہو تو یہ ساری تصدیقین متزلزل ہو گئیں پھر تو ایمان کا حال معارم ثواب استحکام تصدیق رسالت سب پر مقدم تھا کیونکہ جز کی مضبوطی سب سے پہلے چاہئے اور استحکام تصدیق رسالت بظاہر عقول عامہ ظاہر بین کے نزدیک دریافت خوارق و معجزات پر موقوف ہی خصوصاً وہ خوارق عادات جو عین وقت ولادت شریف اور ایام رضاعت اور اوان طفولیت میں ظاہر ہوتے گئے جس وقت نہ تصنع اور بذات کا گمان ہو سکتا تھا اور نہ ریا اور دکھارے کا خیال آسکتا نہ سحر و جادو کے توہم کی گنجائش تھی اور نہ طلسم و شعبدے کے تخیل کی سمائی اور ان باتوں کا عام و وقوف بدوں اسکے کہ ہمیشہ مجمع عامہ اور مجالس عالیہ میں اسکا چرچا اور مدارے ہوا کرے ہرگز ممکن نہ تھا اسلئے اوس زمانے کے علمائے یعنی جس زمانے میں یہ ضعف و فتور اسلام شروع ہو گیا اور دن بدن لوگوں کی ہمتیں امور دینیہ سے مقصر ہوتی گئیں ضروریات دین سے یہ سمجھا کہ بہ تخصیص احوال میمنت اشتمال میلان برکت و سعادت بنیاد سرور کائنات باشمال خوارق عادات و غرائب حالات وقت ولادت اور ایام رضاعت اور

زمان طغولیت جو متعدد و مختلف کتب حدیث اور شمائل و سیر میں مذکور ہیں ایک جگہ مجتمع کر کے ایک رسالہ مختصر ترتیب دیا جائے اور اسکو باوقات مخصوصہ مجامع عامہ اور مجالس عالیہ میں بڑھکر سبھوں کو سنایا جائے تاکہ ہمیشہ اسکی سننے سے اعتقاد و محبت سرور کائنات کی دلون میں مرتکز ہوتی جائے اور بدلے ضعف و فتور کے دن بدن ترقی و افزایش ایمان ہووے اب چونکہ اس جگہ اعتقاد اور محبت دونوں مذکور ہوئے اسلئے جان لیا چاہئے کہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفروضات دین میں داخل ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لایو من احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین حاصل معنی اس حدیث شریف کا یہہ ہی کہ کوئی تم میں سے مومن کامل نہوگا جب تک مجھے اپنے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے بڑھکر دوست اور محبوب نہرکھینگا اور یہہ بھی فرمایا سرور کائنات نے من احببني کان معی فی الجنة جو دوست اور محبوب رکھینگا مجھکو ہوگا ساتھ میرے جنت میں * پس اب ان بیانون سے جو اوپر مذکور ہوئے بخوبی ثابت ہوا کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہی ذکر احوال میلان برکت و سعادت بنیاد سرور کائنات اور اسکی متعلقات سے جسکی کچھ تفصیل اوپر گذر چکی زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد آپکے ہر قرن اور ہر طبقہ میں قرون سابقہ اور طبقات لاحقہ کے موجود تھے اور پائی گئی ہی چنانچہ کتب احادیث اور شمائل اور سیر کے دیکھنے والوں پر بخوبی واضح و آشکار ہی مگر باین وضع مخصوص جیسا اندزون یعنی چھ ہی برس سے جاری ہی البتہ قبل اسکے نتھا اسواسطے لوگ اسکو بدعت کہتے ہیں اور صرف باین معنی کہ یہہ وضع خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہتھی اس وضع خاص کو بدعت کہنا کچھ مضائقہ بھی نہیں کیونکہ بدعت بمعنی حادث اور نو پیدا کے ہی یعنی جو چیز آگے نہتھی سو البتہ یہہ وضع خاص بھی بوجہ مخصوص حادث

اور نو پیدا ہی تراویح کی نماز کا بھی بعینہ یہی حال ہی کہ اوسکی اصل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پائی گئی ہی مگر باین وضع خاص اور اس اہتمام و التزام کے ساتھ جیسا اب جاری ہی کہ ہر سال رمضان شریف کے مہینے میں ابتدا سے لے انتہا تک تمام مسجدوں میں نماز تراویح کا پڑھنا اور اوسکے اہتمام و انتظام میں سرگرم رہنا اس قدر جاری اور شایع ہی کہ اب یہ بھی منجملہ ضروریات دین کے ہو گیا ہی یہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھیں بلکہ بعد آپ کے خلفائے راشدین کی عہد خلافت میں رواج پائیں اور اسی واسطے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسکی نسبت بمحل ستایش فرمایا ہی نِعْمَتِ الْبَدْعَةِ پس اس عمل مولد شریف کی نسبت بھی بعینہ وہی تعریف نِعْمَتِ الْبَدْعَةِ صادق آئی ہی مگر اب اس زمانے میں بعض مخالفان منہج سداد اور مدعیان کم سواد بوسوسہ شیطانی اور بہ نیت اظہارِ ہمہ دانی خود بھی اس عموم بدعت کو بدعتِ سینہ سمجھ بہتے ہیں اور دوسرے بے سوادوں کو بھی وہی الٰہی سمجھ سمجھانے میں لاکھوں طرح کی الت پھیر کر رہے ہیں بلکہ اکثر بمقابلہ طلبہ علوم اور کبھی کسی عالم کے مقابلے میں بھی اپنی کچ فہمی کی راست نمائی میں سیکڑوں طرح کی کچ بکتیاں اور ہزاروں طرح کی کچ ادائیاں کرتے ہیں چنانچہ اکثر عوام بے سواد اور طلبہ علوم کم استعداد کے دلوں میں شکوک و شبہات بھی پڑنے لگے اسلئے اب اس مسئلہ خاص کی تحقیق علمائے دین پر واجب بلکہ فرض ہو گئی اب اس مقام میں سب سے پہلے بدعت کے معنی اور اوسکی اقسام اور ہر قسم کی تعریف بزبان انجاز بیان کر دینا ضرور ہی پس جانا چاہئے کہ شرعاً بدعت اوسی کام کو کہتے ہیں جو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حادث ہوا ہو اور آپ کی عہد رسالت میں اوسکا وجود نہ ہو اور اوسکی قسمیں پانچ ہیں - بدعت واجبہ بدعت مندوبہ بدعت مکرمہ بدعت مکروہہ بدعت مباح بدعت واجبہ

اوس امر حادث اور نو پیدا کو کہتے ہیں جو قواعد انجانب کے تحت میں داخل ہو یعنی احداث اور نو پیدا کرنا اوسکا کسی امر واجب العمل کے استحصال یا ارسکی تکمیل و استحکام کی نیت سے عمل میں آیا ہو مثلاً اعجام یعنی غیر اہل عرب پر تحصیل اون علوم عربیہ کی جسکا پڑھنا واسطے سمجھنے معنی قرآن و حدیث کے ضرور ہو یعنی فہم معانی قرآن و حدیث اون علوم کے سیکھنے پر موقوف ہو اور وہ یہی چند علوم ہیں صرف و نحو و معانی و بیان و لغت و علم جرح و تعدیل و علم تمایز حدیث صحیح و سقیم کہ بدین ان علوم کے سیکھنے کے معانی و مطالب قرآن و حدیث کا سمجھنا خارج از امکان ہی پس اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بسبب شائع نہونے اسلام کے غیر ملک عرب میں ان علوم کی تحصیل کی ضرورت اور رواج نہ تھا اور آپ کے بعد اسکے حادث ہونے کی جہت سے یہ بھی بدعت ہی مگر بسبب موقوف علیہ ہونے ایک امر واجب یعنی فہم معانی قرآن و حدیث کے یہ بدعت واجب تھیری تدوین کتب فقہ و اصول اور رد اقوال قدریہ و جبریہ و مجسمہ و غیرہ بھی (کہ عبارت تدوین علم کلام سے ہی) اسی قسم میں داخل ہی - اور بدعت مندوبہ اوسے کہتے ہیں جو قواعد مذہب یعنی استحباب کے تحت میں داخل ہو جیسا بنانا رباط یعنی مسافر خانے اور مدرسوں کا اور ہر ایسی نیکی اور نیکوئی کی بنا دالذی جو اوائل اسلام میں نہی اور اسی قسم میں داخل ہی نماز تراویح اور گفتگو کرنی اوپر مسائل دقیقہ علم تصوف کے اور انہیں اقسام کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں اور بدعت مکرمہ وہ بدعت ہی جو مخالف کتاب و سنت ہو جیسے مذاہب قدریہ اور جبریہ اور مجسمہ اور معتزلہ کے ہیں اور اسی کو بدعت سینہ اور بدعت ضالہ بھی کہتے ہیں اور بدعت مکروہہ وہ ہی جو قواعد مکروہہ کے تحت میں داخل ہو جیسا نقس و نگار کرنا مساجد و مصاحف کا بقول بعض اور بدعت مباح وہ بدعت ہی جو قواعد مباح کے تحت میں داخل ہو جیسے کھانے

پہلے میں تکلف کرنا یعنی اطعمۃ لذیذۃ پر تکلف کا کھانا اور اقمشۃ نفیسۃ پر تجمل کا پہنا بشرطیکہ یہ دونوں از قسم حرام نہوں یعنی بغرض تلذذ و تکلف کے کوئی حرام چیز نکھالیوے اور بغرض تشہین و تجمل اور تفاخر و تبختر کے حریر و اطلس پہن نلیوے [اب اس مقام پر اسے بھی یاد رکھا چاہئے کہ جو امر آنحضرت صلعم کے زمانے میں تھا اور خلفائے راشدین نے اسے کیا ہو اگرچہ باین معنی کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں نہ تھا البتہ بدعت ہی مگر درحقیقت وہ از قسم سنت ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين یعنی واجب ہی ہے کہ تم میرا لازم پکڑنا ہماری سنت کا اور ہمارے خلفاء راشدین کی سنت کا] پس اب جانا چاہئے کہ یہ عمل مراد شریف بقی اگرچہ بسبب نہ ہونے زمان برکت وسعدت نشان میں آنحضرت سرور کائنات صلعم کے بدعت ہی مگر بسبب داخل رہنے اس کے قواعد ندب واستحباب کے تحت میں بدعت مندوبہ اور حسنہ ہی اور اسی طرح قیام وقت ذکر ولادت آنحضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اگرچہ بدعت ہی پر بدعت مندوبہ ومستحسنہ اور اب تو گو یا اس کے استحباب واستحسان ہر اجماع ہو چکا ہی کیونکہ عرصہ رائد چھہ سی برس سے ایک جم غفیر اور جماعت کثیر علمائے عظام اور فقہائے کرام اس عمل مولد شریف اور قیام وقت ذکر میلاد منیف کے استحسان واستحباب پر اتفاق کرتے چلے آئے ہیں پس اب اس زمانے میں تو بنظر اس اجماع کے اس عمل شریف کی بجا آرہی ہو واجب سمجھا چاہئے کیونکہ اتباع اور پیروی جمہور علما کی واجب ہی اور ترک کرنا اس کا حرام اور بعض لوگوں کا خلاف کرنا (اگر پایا بھی جاوے) مانع انعقاد اجماع نہیں ہی کیونکہ ہدایہ اور کفایہ اور تلویح وغیرہ کتب فقہ و اصول میں لکھا ہی کہ جس امر پر جمہور یعنی اکثر اجماع اور اتفاق ہو اوسمیں بعض کی مخالفت کا اعتبار نہیں ہی اور مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اتبعوا السوان الاعظم فانہ من شذَّ شذَّ فی النار یعنی پیروی

کرو تم سواد اعظم یعنی اکثر لوگوں کی اور جو شخص تنہا پڑا جماعت سے اور الگ ہوا
 ان سے گرا دوزخ کی آگ میں * اور اوسے باب میں ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیکم بالجماعة والعامة لازم پکڑو تم جماعت کو اور انڈر کو * یہ بھی اشارہ اسی طرف
 ہی کہ اتباع اور پیروی اکثر و جمہور کی کرنی چاہئے کیونکہ اتفاق کل علما کا سب احکام
 میں نہایت متعسر بلکہ ناممکن ہی اور اوسے میں لکھا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے من فارق الجماعة شبرا فمدرک من ربه الا ان یتوب فاما من اتبع الجماعة
 الگ ہوا جماعت سے بقدر ایک بالشبت کے اوسنے نکال دلا دوزخ کی آگ میں ہی اپنی گردن
 سے * یعنی (العیان باللہ) قید اسلام سے نکل گیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان الله لا یجمع امتی علی ضلالة وید الله علی الجماعة و من شذّ شذّ فی الدار
 خداوند تعالیٰ انکھان نہیں کرتا ہی میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ
 کی قدرت اور احسان کا ہاتھ جماعت پر ہی پھر جو شخص الگ ہوا جماعت سے
 گرا دوزخ کی آگ میں * اب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی نصرت
 و حفاظت فرماتا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ اجماع جمہور علمائے معتمد اور
 فقہائے مستند ایک رکن ہی ارکان اربعہ شرعیہ سے [یہاں مجملہ جان لیا چاہئے کہ
 ارکان شرع چارہیں کتاب و سنت و اجماع امت اور قیاس مواد کذب سے قرآن مجید
 ہی اور سنت حدیث شریف سے عبارت ہی اور اجماع امت یہی اتفاق جمہور علما
 ہی جسکا ذکر ہو رہا ہی اور قیاس کے معنی یہ ہیں کہ جب حکم کسی مسئلہ شرعی
 کا ان تینوں رکن میں جنکو اصول دین کہتے ہیں نملے اوسوقت کوئی عالم جسکو رتبہ
 اجتہاد کا حاصل ہو (کہ وہ رتبہ بہت ہی بلند اور عالی ہی اور شرح اوسکی خالی
 ازطوالت نہیں) اپنی رائے اور قیاس کو دخل دیکر بوعایت انہیں اصول ثلاثہ کے ایک
 حکم اوسکا نکالے اور اس رکن سوم یعنی اجماع امت پر بہت بڑے بڑے امور دینیہ کا
 مدار ہی جنکی تفصیل سے کتب فقہ و اصول مملو ہیں] اب ان مخالفان گمراہ کے بعض

استدلال کی حقیقت بھی سن لیا چاہئے ایک دلیل اونکی اصل عمل مراد شریف کے ابطال میں یہہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا هذا مالیس منہ فہو رد • شرح دہلوی میں اس حدیث کے معنی یوں لکے ہیں کہ جس کسی نے حادث اور نو پیدا کیا ہمارے دین روشن و ہریدا میں ایسی چیز کو جو اوس دین سے نہ ہو یعنی ایسی ایک چیز کو احداث کرے جو صراحۃً مخالف قرآن و حدیث ہو پس وہ چیز یا وہ شخص باطل اور مردود ہی • اب اسی ایک دلیل سے ان مخالفین کی رسائی کو سمجھا چاہئے کہ یہہ کیونکر اس دلیل مخالف کو اس مسئلہ موافق پر منطبق کیا چاہتے ہیں کہان مخالفت حدیث و قرآن اور کہان ذکر میلاد برکت بنیاد حضرت خاتم پیدمبران صلی اللہ علیہ وسلم پہلا یہان مخالفت کا کیا ذکر یہہ تو عین موافق بلکہ مقوی و موید تصدیق کتاب و سنت ہی جیسا او پر کی تقریروں میں گذر چکا پس اسی پر دوسری دلیلوں کو بھی قیاس کیا چاہئے • باقی رہا مسئلہ قیام و قنٹ ذکر میلاد حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم القیام اسکے ابطال میں مخالفین نے بڑا زور مارا ہی اور عوام بے سواد اور طلبہ کم استعداد کے دلوں میں بڑے بڑے شکوک و شبہات ڈالے ہیں اور اپنے حوصلہ اور رسائی کے مطابق بڑے بڑے ادلہ قویہ جسکو اپنی دانست میں لالچ اور لاجواب سمجھتے ہیں ایراد کئے ہیں اسلئے اوسکی نسبت کچھ تطویل کلام بذکر مذاہب و اقوال علماء عظام اور فقہاء کرام مناسب مقام معلوم ہوتا ہی •

جانا چاہئے کہ استحسان و استحباب قیام و قنٹ ذکر میلاد حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بقول علماء عظام اور فقہاء کرام کے ثابت اور متحقق ہی ابتدا اوسکا اور جواز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت خاص میں ہی اور بہ نسبت اس جواز کے علمائے کبار کا یہہ عقیدہ ہی کہ حضور آپکا قدر شریف کے ماسوا اور کسی موضع میں خواہ بحصول قرب و نزدیکی و رفع حجاب و دوری بطی الارض یعنی سمت جالے زمین کے یا کسی دوسری وجہ سے • ممکن ہی اور تفصیل و تعین

اسکی مشیت ایزدی پر موقوف یعنی جسوقت جس طرح خداوند تعالیٰ کو منظور ہو کسی ایک مقام یا مجلس کو آپکے حضور برکت و سعادت معمور سے مشرف و ممتاز فرماوے مگر جتنی وجہ و طرق کہ ممکن الوقوع ہیں اور انکے شواہد بھی موجود انہیں چار قسموں میں منکسر ہیں *

اول۔ شہود روح مع الجسد مگر نہ بجسد ممکن، عنصری بلکہ بجسم مطہر انوری کہ بسبب غایت لطافت و نورانیت ہر فرد بشر کی بصارت و بینائی اس کے اندر الگ سے محض عاری و قاصر ہی صرف وہی لوگ جنکے حال پر عنایت خاص مبذول ہو اور جنکو اپنے جمال مذکور کے مشاہدہ سے مشرف و مسعود فرمانا منظور دیکھ لیتے ہیں مثل اجسام ملائک عظام کہ بسبب لطافت و نورانیت کے ہر شخص کی بصارت اسکو کسب دیکھ سکتی ہی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں انٹر شریف لائے تھے پھر کبھی توسب اہالی مجلس اونکے جمال با کمال کو دیکھ لیتے اور کسی وقت کوئی بھی ندیکھتا اور کبھی بعض دیکھتے اور بعض محروم رہجاتے جیسا کتب احادیث میں مفصلاً مذکور ہی *

* آنرا بچشم پاک توان دید همچو مالا * ہر دبدہ جاے طلعت آن نور بارہ نیست *

اور آپکے جسم مبارک کی لطافت تو خود حالت حیات میں بھی ظاہر تھی کہ آپکا سایہ نتھا پھر اسکی وجہ بجز لطافت کے اور کیا تھی اب غور کیا چاہئے کہ ہر گاہ اس نشأت دنیوی میں کہ محل ظلمت و کدورت اور مقلم نجاست و کثافت ہی آپ کے جسم عنصری کو جو عموماً اجزاء ارضیہ سے مرکب ہی اس قدر لطافت و نظافت حامل تھی پھر جب آپنے اس جسم عنصری مکدر کو چھوڑ کر بجسم نورانی لطیف اوس عالم نظیف میں انتقال فرمایا ہو اوسوقت وہ جسم مطہر کتنا اصفیٰ و الطف اور کس قدر اجلیٰ و انظف ہوا ہوگا یہہ کہا جا سکتا ہی کہ وہ جسم نورانی اجسام ملائک عظام سے بھی بمذارج الطف و انظف اور انور و ابہر ہوگا *

دوم — شہود روح مجرد جیسا اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں واقع ہوتا تھا یعنی آپ عالم رویا یعنی خواب میں بروح مجرد تمام عالم ملکوت میں تعرج اور تفرج فرماتے اور کبھی بہشت کی اور کبھی کسی اور مقام کی سیر کرتے تھے چنانچہ کتب احادیث میں سیکڑوں روایتیں مصرح ہیں اور خواب انبیا باتفاق علما در حکم وحی ہی اسمیں کچھ کسی طرح کے شک و شبہ کو دخل نہیں پھر خواب میں بجز شہود روح مجرد اور کوئی احتمال ہی نہیں اور یہ شہود بروح مجرد بحالت خواب اگرچہ دوسروں کے حق میں بھی متصور ہی مگر آپ کے حق میں متیقن ہی اور دوسروں کی نسبت یہ بھی مکمل ہی کہ اوہام و خیالات نفسانی و تخیلات و تسویلات شیطانی جسکو اضغاث الاحلام اور خواب پریشان بھی کہتے ہیں مروجب اس شہود کا ہوا ہو •

سوم — شہود بمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تیسری صورت کی تفہیم و فہم اگرچہ عقل عامہ کی رسائی سے برتر و اعلیٰ ہی پر بالاجمال اسقدر سمجھ لیا چاہئے کہ مثال آنحضرت صلعم عکس ذات شریف اور پرتو نور انور ہی نہ مثل عکس کسی چیز کے جو آئینہ میں منعکس ہوتا ہی کیونکہ وہ عکس صورت صوری اور ظاہری کا ہی اور نہ مانند پرتو چراغ یا شمس و قمر کے جو درو دیوار پر پڑتا ہی کہ وہ بھی سایہ صوری جسم نورانی ہی بلکہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عکس صورت مضموی اور حقیقی ہی اور پرتو نور باطنی و تحقیقی کہ نہ اسکو عین کہہ سکتے ہیں اور نہ غیر •

عقل اینجارہ ندارد و ہم نیز • چشم بکشا لب فرو بند ای عزیز •

منسکواۃ شریف میں مرقوم ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولى عنه اصحابہ وانہ لیسمع قرع نعالہم اقالہ ملکان فیکونانہ فیکولان ما کنت تقول فی هذا الرجل ای ل محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی اخر

الحديث معنی اس حدیث کے یہہ ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب رکھا جاتا ہی اپنی قبر میں اور اس کے باروہان سے منہ پہیر کر لوٹنے ہیں اور وہ اونکی جوتیوں کی آہٹ سندا ہی اوسوقت دوفرشتے اوسکے پاس آتے ہیں اور اوسے بٹھاتے ہیں پھر پوچھتے ہیں کیا کہتا ہی تو حق میں اس مرد کے یعنی محمد مصطفیٰ صلعم کے انتہی • اب حضرت مولانا شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ اسوارہ نے اسکی شرح میں یوں لکھا ہی کہ یہہ اشارہ بلفظ هذا الرجل یعنی یہہ مرد یا تو بچہت شہرت و حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذہان و قلوب میں ہی (جیسا علمائے ظاہری کا زعم ہی) یا بالعیان باحضار ذات شریف باین طور کہ ایک مثال ذات آنحضرت پیش نظر اوس میت کے حاضر لاتے ہوں اور اشارہ هذا الرجل اوسی مثال شریف کی طرف کرتے ہوں ،

چہارم — شہود برفع حجاب اور بطی الارض یعنی بردے اور حائلوں کے اٹھ جانے اور زمین کے سمت جانے سے باین طور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس میں متمکن اور رونق افروز رہیں اور بردے اور حجاب جو آپ کے اور اس مکان کے درمیان جہاں شہود منظور ہو حائل ہوں اُٹھ جائیں اور بعد مسافت بھی زمین کے سمت جانے سے باقی نہ رہے پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعین عنایت اوس موضع سعادت نصیب کو مشرف بملاحظہ فرماویں •

اب یہہ چاروں صورتیں ممکن الوقوع بلکہ متوقع الوقوع ہیں جیسا اسکے دلائل و شواہد سے جو ابھی مذکور ہوتے ہیں ظاہر ہو رہا انشاء اللہ تعالیٰ مگر تحقیق اس امر کی کہ ان اقسام میں سے کس قسم کا شہود کس مقام میں ہوا کرتا ہی محمول بعلم الہی ہی اسمیں کسی کے دم مارنے کی جگہ نہیں ہی ،

دلیل و مثال قسم اول شہود یعنی شہود روح مع الجسد کی بھی معراج شریف ہی کہ ساری کذب احادیث و سیراسکی تفصیل سے مملو اور مستحکم ہیں اور یہہ

معراج شریف بجسد نظیف حالت بیداری میں واقع ہوا نہ خواب میں بروج
 مسجد * مدارج النبوت میں حضرت مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
 فرمایا ہے کہ مذہب صحیح یہی ہے اور جمہور علمائے صحابہ اور تابعین و
 تبع تابعین اور جو لوگ انکے بعد ہوتے گئے محدثین و مجتہدین و متکلمین و غیرہم
 از ایمۃ دین سب کے سب اس پر متفق ہیں احادیث صحیحہ اور روایات صحیحہ
 اس پر ناطق ہیں اب یہاں اگرچہ تطویل کلام بذکر قصۃ معراج موجب اطناب دانستہ
 ہو سکتا ہے مگر بنظر ایضاح مقام بالکلیہ ترک کرنا بھی مناسب وقت نہیں اسلام
 کچھ بزبان محض ایجاز بیان ہوتا ہے یعنی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالات
 بیداری میں بجسد شریف پہلے مکہ معظمہ سے بیت المقدس میں تشریف لے گئے
 اور مسجد اقصیٰ کے اندر داخل ہوئے اور وہاں دو گانہ ادا فرمایا اور جماعت انبیاء از
 آدم تا عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام نے آنحضرت کی اقتدا فرمائی [اب اس
 مقام پر سمجھا چاہئے کہ اداے ارکان نماز بدون روح مع الجسد کے متصور ہی نہیں
 ہو سکتی ہے] پھر اوسی طرح بجسد مبارک آسمان پر تشریف لے گئے اور بعض انبیاء
 علیہم السلام سے جو آسمانوں پر بھی رونق افروز تھے ملاقات فرمائی اور وہاں بھی
 نماز ادا کی اور امامت کی اور انبیاء کی جیسا بیت المقدس میں گذرا پھر جب لوگ
 آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف سے اور صبح ہوئی خبر دیا اپنے لوگوں
 کو پھر بعض ضعیف الایمان نے اوسکی تکذیب کی اور مرتد ہو گئے [اب اس تکذیب
 اور ارتداد سے بھی ظاہر ہے کہ وہ معراج بجسد شریف تھا ورنہ معراج صرف بروج
 مقدس کا جس طرح کہ خواب میں ہوتا ہے کوئی بھی مذکر نہ ہوتا کیونکہ وہ تو کوئی
 ایسا امر مستبعد نہیں بلکہ ہر فرد بشر کے لئے بھی متصور ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا]
 اور بعض دوسروں نے احوال و اوصاف تفصیلی بیت المقدس پوچھے پھر آپ نے من و عن
 ذرۃ ذرۃ سب بیان کئے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض حالات

صحیح یاد نرہ تھی اسلئے میں متامل و متردد ہوا کہ فوراً بیت المقدس صحیحہ دکھلا یا
 گیا پھر جو کچھ سوال کرتے گئے میں اسکا جواب دیتا گیا [اب علمائے اس مقام میں
 دو احتمال لکھا ہی ایک احتمال یہہ ہی کہ بیت المقدس آپکے سامنے اوتھالائے
 جس طرح در تخت بلقیس کو بیلک طرفۃ العین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس
 اوتھالائے تھے یا صورت مثالیہ اوسکی آنحضرت صلعم کے سامنے حاضر اور متمثل کی
 گئی جس طرح در بہشت و دوزخ آنحضرت کے سامنے متمثل کی گئی حالت نماز میں
 اور دوسرا احتمال یہہ کہ آنحضرت صلعم اور بیت المقدس کے درمیان جتنے پر دے اور
 حجاب حائل تھے وہ اوتھ گئے ہوں اور بطی الارض مسافت بھی باقی نہ رہی ہو اور
 دوسری ایک روایت میں مذکور ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کہ
 جبرئیل علیہ السلام نے بیت المقدس کو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس
 لارکھا اور میری نظر کے سامنے کر دیا پھر میں اوسے دیکھتا تھا اور جو کچھ پوچھتے تھے
 اسکا جواب دیتا تھا اب جائے فکر و تدبر ہی کہ جب بیت المقدس کا اوسکی
 جگہ سے اوتھا کر دوسری جگہ لے آنا مستحکم اور واقع ہوا پھر اگر آنحضرت سرور کائنات
 و شہنشاہ دین کو کرسی عزت اور تخت عظمت پر بٹھا کر بلکہ مع روضہ مذکورہ اوتھا کر
 جس جگہ منبیت ایزدی مقتضی ہو لے آئیں اس میں کونسا تعجب اور استبعاد
 ہی حقیقت یہہ ہی کہ اس امر کی تصدیق میں ہرگز شک اور شبہ نہ ہوگا مگر
 اوسے شخص کو جسکو اس روایت نقل بیت المقدس میں بھی شک و تعجب ہو
 اور اسکی تصدیق میں شبہ کرنے والے کا حال خود ظاہر ہی کچھ بیان کر لے کی
 ضرورت نہیں بلکہ ویسے شخص سے ہمکو بحث کرنا بھی ضرور نہیں کہ وہ ایسے منہ
 میں داخل ہی اور یہہ بھی روایت ہی کہ آنحضرت صلعم سفر معراج سے مراجعت
 فرماتے وقت اثناء راہ میں ایک قافلہ قریش پر سے گذرے اپنے اہل قافلہ پر سلام
 کیا ان لوگوں نے آپکی آواز لطیف کو پہچانا اور کہا کہ یہہ آواز محمد کی ہی

صَلَّى اللہ علیہ وسلم پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیل فجر کے اور خبر دی آپ نے قوم کو اس امر کی کہ تمہارے فلاں قافلہ سے اتنا راہ میں ملاقات ہوئی اور فرمایا آپ نے کہ نشانی اوسکی یہ ہے کہ کُندرا میں تمہارے شتروں پر کہ فلاں جگہ سے آئے تھے اور گم کیا لوگوں نے ایک شتر کو پھرتے ہوئے لایا اوسے فلاں لے اور فلاں روز وہاں پہنچ جائیں گے پھر حساب رکھا لوگوں نے اوس دن کا اور ویسا ہی پایا یعنی قریب نصف النہار اوسی روز معبود کے وہ قافلہ پہنچ گیا اور قصہ آپ کے سلام کے سننے اور شتر کے گم ہوئے اور اوس فلاں کا اوسے نہ ہونڈھ لانے کا بعینہ اوسی طرح پر جیسا آپ نے بیان فرمایا تھا کہ سنائے اب اس روایت سے بھی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سیر معراج آپ کا بروج مع الجسد تھا نہ فقط بروج مجرد کہا ہوا الظاہر علی الذہن السلیم والطبع المستقیم وان خفی علی الفہم السقیم والعقل الوخیم

قسم دوم و قسم سوم کے شواہد و امثله اوپر گذر چکے اب صرف قسم چہارم کی مثال باقی ہے سورۃ قصہ، حرب موتہ ہی اور خلاصہ اوس قصہ کا جیسا تمام کتاب سیر و مغازی میں مذکور ہے یہ ہے کہ جب مقام موتہ میں اہل اسلام بمقابلہ کفار کُلم لڑنے کھڑے ہوئے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد شریف مدینہ مطہرہ میں بجانب موتہ رخ پھیر کے بیٹھے اور قدرت الہی نے سارے حسب حالتہ کو آپ کی نظروں سے اٹھا دیا اور وہ مقام موتہ جو بفاصلہ بعید مدینہ شریف سے واقع تھا بطی الارض یعنی زمین کے سمت جانے سے آپ کے روبرو ہو گیا پھر آنحضرت صلعم اوس معرکہ کو اپنی آنکھوں سے معاینہ فرماتے اور اصحاب کرام سے ارشاد کرتے تھے کہ زید ابن حارث رضی اللہ عنہ نے علم اُٹھایا اور شہید ہو گئے بعد اُسکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے علم اُٹھایا اور شہید ہوئے پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور وہ بھی شہید ہوئے تا آخر قصہ ۔ اب اگر کوئی کچھ فہم و ناقص العقل ان تقریروں کو سن کر یہ کہہ کہ ہم نے مانا کہ یہ ساری قدرت و قوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت حیات میں حاصل تھی مگر بعد آپ کے انتقال

فرماندیکے اسکے باقی رہنے پر کیا دلیل ہی اوسکا جواب یہ ہے ہی کہ مدار اس قدرت و قوت کا اوپر ثبوت درجہ رسالت اور تحقیق رتبہ قرب و کرامت کے ہی پھر جب یہ مدارج عالیہ بعد انتقال کے بھی ثابت ہیں البتہ بے شک و شبہہ اور بے ریب و تردد وہ قدرت و قوت بھی باقی ہی اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے ہی کہ اہل ایمان سے خوارق عادات کے ظاہر ہونے کا مدار اوپر ثبوت کسی ایک صفت کے انہیں تین صفتوں میں سے ہی یعنی رسالت و نبوت و ولایت اور ان امور میں حالات حیات سے حالت ممات میں کچھ فرق نہیں ہوتا ہی یعنی معاذ اللہ کہ وہ مراتب عالیہ اور مدارج سامیہ جو حالت حیات میں حاصل تھے بعد ممات مساوی ہو جائیں پھر جب ہر ایک صفت کے متصف کا یہ حال ہو تو آپ کی نسبت کہ ان تینوں صفات عالیہ کے موصوف اور اکمل الاکملین و افضل الافضالین اور اکرم الاکرمین و اعظم الاعظمین ہیں ان خدشات و شبہات کا کیا مقام ہی حقیقت تو یہ ہے ہی کہ جس شخص کو آپ کی حالت حیات کے خوارق و معجزات کی تصدیق میں تردد ہی اوسکو بعد الموت ایسے معجزات کے مدد کی تصدیق میں بھی تامل ہوگا و نعوذ باللہ من ذلک - اور بعض مخالفین یوں اعتراض کرتے ہیں کہ جب احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں بجسد نظیف زندہ رونق افروز ہیں اور تاقیام قیامت یوں ہی قیام فرما اور رونق افزا رہیں گے تو اب حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موضع ماورای قبر شریف میں یا بایں طور ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجسد نظیف قبر شریف سے نکل کر اوس موضع خاص میں رونق افزا ہوویں اور یہ محض محال ہی کہونکہ اگر ایسی صورت ہوتی تو لامحالہ درود یوار روضہ مغربہ شق ہو جاتے حالانکہ یہ کبھی وقوع میں آیا اور کسی نے بھی اس کی روایت یا حکایت نہ کی یا اس طور پر ہوگا کہ آپ بروح مجرد اوس محل خاص کو مشرف بحضور فرمائیں اور اسمیں یہ ایک بڑی قباحت آن پڑتی ہی کہ خدواہ نخدواہ انفکاک روح مطہر کا جسد منور سے لازم آتا ہی اور

یہی معنی نزع روح کے ہیں تو گویا معاذ اللہ ہر بار کسی محل ماورائے قبر شریف کے رواق افزا ہونے میں کیفیت نزع روح کی طاری ہوا کرتی ہی اور نزع روح کی تکلیف سب پر ظاہر و آشکار ہی اور اس تقدیر میں حضور آنحضرت موضع ماورائے قبر شریف میں تجویز کرنی عین انکے حق میں تکرار نزع روح کی تجویز کرنی ہی اور اسکی رکاکت خود ظاہر ہی انتہی - پس اگرچہ بنظر شاعت و ابتدال اس اعتراض مہمل کے یہہ بھی مثل اور ہدیانات لا یعنی کے ہرگز التفات کے قابل نہ تھا مگر چونکہ ایسے اعتراضات اکثر عوام کم سوان کے دلونمیں جلد جگہہ کرتے ہیں اسلئے اسکی شاعت و ابتدال کا واضح کر دینا بہت ضرور ہوا سو یاد کیا چاہئے کہ اوپر بیان ہو چکا ہی کہ آپکا قبر شریف کے ماسوا کسی اور موضع کو اپنے حضور پر نور سے مشرف فرمانے کی چار صورتیں ہیں پہلی صورت حضور روح مع الجسد مگر نہ بجسد مکر عنصری بلکہ بجسم مطہر انوری کہ بسبب غایت لطافت و نورانیت ہر فرد بشر کی بصارت و بینائی اسکے ادراک سے محض عاری و قاصر ہی اور اسی تقریر کے خاتمہ میں یہہ بھی مذکور ہوا ہی کہ آپکے جسم مبارک کی لطافت تو خود حالت حیات میں بھی ظاہر تھی کہ آپکا سایہ نہ تھا اور جب اس نشأت نبوی میں کہ محل ظلمت و کدرت ہی آپکے جسم عنصری کو جو عموماً اجزائے کثیفہ سے مرکب ہوا کرتا ہی اسقدر لطافت حاصل تھی بہر جب اپنے اس جسم ظامانی مکر کو چھوڑ کر بجسم نورانی مطہر اس عالم فظیف میں انتقال فرمایا اس وقت وہ جسم مطہر کتنا امفی و الطف اور کسقدر اجلی و انظف ہوا ہوگا یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وہ جسم دررانی اجسام ملائک عظام سے بھی بمدارج الطف اور انظف اور انور و ابھر ہوگا اور جب جسم ملائک بسبب اپنی خفت اور لطافت کے ہر جسم اور ہر شی کے اندر داخل ہو سکتا ہی تو آپکے جسم الطف و انظف کے دیوار و ضہ مذکورہ سے گذر جانے میں کونسی جگہہ نامل اور تردد کی ہی ایسے معترض کو تو عذاب قبر بہر بھی شبہہ ہو سکتا ہی کیونکہ آخر عذاب کرنے کے لئے ملائک موکل عذاب کا قبر میں

آنا جانا ضرور ہی حالانکہ کسی نے آج تک کسی کافر و مشرک کی قبر کو بھی شق ہوتے نہیں دیکھا پھر اوسمیں فرشتے عذاب کے کیونکر آئے گئے اور کیونکر اوسپر عذاب قبر ہوا اور اگر معترض کو آپ کے جسم شریف کی لطافت و نظافت ہی بر اعتقاد نہ ہو اور اوس جسم لطیف نورانی کو اپنے جسم کثیف ظالمانی پر قیاس کرتا ہو تو اسکا جواب بھی نہیں اور وہ قابل خطاب ہی نہیں بلکہ وہ ہمارے مرحلے سے خارج ہی فزعون باللہ منہ و من ذریاتہ - اور یہہ بھی اوپر گذر چکا ہی کہ شہود روح مجرد آپکا مثل خواب کے ہوا کرتا ہی یعنی جیسا کہ آپ اکثر حالت حیات میں بھی بعالم رویا یعنی خواب کی حالت میں تمام عالم ملکوت میں تعرج و تفرج فرماتے اور کبھی بہشت اور کبھی اور کسی مقام کی سیر کرتے تھے اوسی طرح اب بھی ہر روح مجرد مثل حالت خواب اور رویا کے جس مقام کو چاہتے مشرف بحضور فرماتے ہیں مگر معترض نے اپنی غایت جہالت و نادانی اور سفاقت و غلط فہمی سے اس شہود روح مجرد کو شہود بنزع روح سمجھا اور کیسی کیسی بے ادبی اور گستاخیوں کا مصدر بنا فزعون باللہ من الجہل والغویۃ - اور بعضوں کو اس مقام میں یہہ بھی خدشہ ہوتا ہی کہ جب آن واحد میں مجالس متعدد ذکر میلاد برکت و سعادت بذیاد اما کن مختلفہ میں منعقد ہو رہیں اوسوقت حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بذات واحد و بآن واحد اون ساری مجالسوں میں کیونکر ہوسکتا ہی اوسکا جواب اولا - یہہ ہی کہ ہم صرف یہہی کہتے ہیں کہ حضور آنحضرت کا کسی ایک مجلس ذکر میلاد شریف میں جسکو لیاقت و قابایت آپکے حضور اور مقبولیت کی حاصل ہو جائز ہی اور وہ بھی تمام اوقات مجالس کے کسی ایک وقت خاص میں نہ یہہ کہ حضور آپکا ساری مجالس مولود میں ابتدا سے لے انتہا تک واجب ہی تو اب یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ آپ ایک ہی مجلس کو مشرف فرمائیں اور باقی مجالس محروم رہ جائیں اور یہہ بھی ممکن ہی کہ ایک لحظہ ایک مجلس میں اور دوسرے

لے مکہ دوسری مجلس میں رونق افروز ہوں اور ثانیاً - یہہ کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ حضور آپکا چار طریقے پر ممکن ہی ایک اونمیں سے شہود برفع حجاب اور بطی الارض ہی یعنی پردے اور حائلونکے اوٹھ جانے اور زمین کے سمت جانے سے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس میں متمکن اور رونق افروز رہیں اور پردے و حجاب جو آپکے اور اوس مکانکے درمیان جہاں شہود و حضور منظور ہو حائل ہوں اوٹھ جائیں اور بعد مسافت بھی زمین کے سمت جانے سے باقی نہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعین عنایت اوس مجلس سعادت نصیب کو مشرف بملاحظہ فرماویں پھر اس صورتمیں تو ممکن ہی کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم اپنے روضہ مذکورہ میں متمکن اور رونق بخش رہیں اور ایکہی آن میں ساری مجالس متعدده اور اماکن مختلفہ آپکے سعادت مشاہدہ اور کرامت ملاحظہ سے مشرف اور مسعود ہو جائیں ثالثاً - یہہ کہ اگرچہ وجود ذات واحد بآن واحد امکانہ متعدده میں بعقل قاصر اور فہم ظاہر مستبعد اور محال ہی لیکن درحقیقت بنظر کرامات اولیا یہہ امر محال محض آسان اور ممکن الوقوع ہی بلکہ سیکڑوں شواہد اسکے جو اولیاء کرام سے وقوع میں آئے ہیں موجود ہیں جیسا کہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی نے اپنی کتاب نفحات الانس میں اوسکی تصریح فرمائی ہی اور جب آپکے غلامان درگاہ اور خادمان بارگاہ سے ایسے سیکڑوں کرامات اور خوارق عادات صادر ہوئے ہوں جیسا کتاب نفحات الانس اور تذکرۃ الاولیا اور سفینۃ الاولیا اور شواہد النبوة اور مدارج النبوة وغیرہ سے بخوبی ثابت ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نیکون مدارج عالیہ رسالت و نبوت و ولایت کے جامع بلکہ ہر ہر درجہ میں افضل و اکمل ہیں اسکے صادر ہونے میں کونسے تامل و تعجب کی جگہ ہی اب ہم یہاں ایسی دو روایتیں ایراد کرتے ہیں جو صراحۃً اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد انتقال فرمانے اس عالم حسی سے جس جگہ چاہیں

بحکم آلہی بذات شریف مع جسد نظیف رونق افروز ہوسکتے ہیں اوسی طرح جیسے حالت حیات میں ہر جگہ تشریف فرما ہوتے تھے پہلی روایت کو حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مائتہ بالسنة میں جامع الاصول سے بسند ترمذی نقل فرمایا ہی عن سلمیٰ امرأة من الانصار قالت دخلت علی ام سلمة رضي الله عنها و هي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رايت الآن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المنام علی رأسه و لحيته التراب و هو يبكي فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا * روایت ہی سلمیٰ سے جو ایک عورت انصار میں سے تھی کہا اوسنے کہ حاضر ہوئی میں جناب میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضي الله عنها کے جس حال میں کہ حضرت ام المؤمنین روزہیں تھیں پھر کہا میں نے کونسی چیز روایتی ہی آپکو فرمایا حضرت ام المؤمنین نے دیکھا میں نے اسی وقت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو خواب میں کہ آپکے سر مبارک اور ریش مقدس پر گرد و غبار پڑے ہیں اور آپ روتے ہیں پھر کہا میں نے کیا حال ہی آپکا یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا میں ابھی مقتل حسین پر رضي الله عنه اور دوسری روایت کو حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں بیہقی کے دلائل الذبوة سے نقل کی ہی عن ابن عباس رضي الله عنه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم نصف النهار اشعث اغبر و بينه قارورة فيها دم فقلت بابي انت و امي یا رسول الله ما هذا قال دم الحسين و اصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصى ذلك اليوم فوجد وة قتلى يومئذ * روایت ہی ابن عباس رضي الله عنه سے فرمایا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو (یعنے خواب میں) دو پھر کے وقت زولیدہ صو اور غبار آلود اور آپکے دست مبارک میں ایک شیشہ خون سے بھرا ہوا پھر کہا میں نے (فدا ہوں آپ پر میرے باپ اور ما) اے رسول خدا یہہ کیا ہی فرمایا آپ نے یہہ خون ہی حسین کا اور انکے اصحاب کا رضي الله عنهم اجمعین برابر جمع کرتا رہا میں

اوسکو آجکے دن پہر حساب کیا گیا وہ دن تو پایا لوگوں نے کہ اوسی دن قتل کئے گئے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پس اب ان دونوں روایتوں سے جنکا حاصل ایک ہی ہے چند فائدے نکلے اول یہ کہ حادثات دنیا اور حالات اہل دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوا کرتے ہیں جس طرح خداوند تعالیٰ کو منظور ہو خواہ آپکے اوسمیں تشریف لانے سے یا باعلام الہی پھر اعلام الہی بلا واسطہ ہو یا بواسطہ خواہ بذریعۃ الہام یا برفع حجاب یعنی ہر دہکے آئینہ جانے سے جیسا حالت حیات میں ہوا کرتا تھا دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قدرت بخشی ہے کہ آپ بذات شریف ساتھ جسد منیف کے جسوقت جس جگہ چاہیں اور قصد فرماویں تشریف لیجائیں اور رونق افروز ہوویں کیونکہ غبار آلود ہونا چہرہ شریف کا گرد ہونا سروریش مبارک پر رونا اور آنسو بہانا صاف دلائل ہیں واضح ہیں اس امر پر کہ حضور آپکا مقتل پر اپنے قرۃ العین حضرت حسین رضی اللہ عنہ فی الکونین کے ساتھ جسد شریف کے تھا تیسرا یہ ہے کہ جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوستوں اور محبوں کی موت کے وقت وہاں تشریف قدوم آرزائی فرماویں جیسا حالت حیات میں تشریف فرما ہوا کرتے شرح الصدور اور دوسری کتب معتمدہ میں لکھا ہے کہ ارواح مومنین انکے اقربا کے مرتے وقت حاضر ہوتے ہیں چوتھا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد مطلع ہونے اوپر کسی حادثہ جانکاہ کے جو آپکے دوستوں اور محبوں کو پہنچے غمگین اور ملول ہوتے ہیں جیسا حالت حیات میں ہوا کرتے افسوس ہی اوپر قاتلان جگر گوشہ حضرت خانم المرسلین رحمۃ اللعالمین شفیع و مستشفع یوم الدین کے اور افسوس ہی معین و مددگاروں پر اور قاتلوں کے اور انکے حکم دینے والوں پر کہ کیونکر بعد اس جسارت پر شقاوت کے پھر آپ ہی کی شفاعت کے امیدوار ہیں و نعم ما قیل فی هذا المعنی * شعر *

اَترُ جَوا مَہ قَتَلَت حُسیناً * شِفاعَہ جَنۃ یومِ الحِسابِ *

بیت

• از خصم توان رست بتائید شفیح • آنجا کہ شود خصم شفیعت چہ شود •
 پانچوان بہہ کہ جائز ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سام کسی ایسی مصیبت
 کی خبر جو آپکے کسی حبیب و قریب کو پہنچے اوسکے کسی دوسرے مخلص کو
 بطور تعزیت کے ارشاد فرماویں جیسا کہ بہہ خبر مصیبت اثر شہادت حضرت حسین
 رضی اللہ عنہ کی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہ کو کہ بہہ دونوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کمال الفت و
 محبت رکھتے اور ہمیشہ آنکی شہادت سے ترسان اور پوسان رھتے تھے پہنچایا • چھٹھا
 بہہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر قضائے مہرم کے واقف ہوئے ہیں تسلیم
 اور رضا اختیار کرتے اور اوسکے وقوع کے وقت صبر و شکیبائی فرماتے ہیں جیسا کہ
 حالت حیات میں فرمایا کرتے •

پس اب ان روایات اور ان وجوہات سے واضح اور لائح ہوا کہ حیات و ممات حق
 میں اوس قبیلۂ حاجات اور مرجع مرادات کے جمیع صفات و کمالات اور صدور معجزات
 اور وقوع خوارق عادات اور ترحمات و تلافیات میں مساوی الدرجات ہی اب ایک
 اور دوسری روایت جو اوپر کی روایتوں اور تقریرونکو برہی تائید بخشتی ہی بیان کی
 جاتی ہی کتاب بحۃ الاسرار میں ایسی سذدوں سے کہ اونمیں دوسے زائد وسائل
 نہیں ہیں بہہ روایت لکھی ہی کہ ایک دن حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین
 عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہ کرسی عظمت و جلالت پر بیٹھے وعظ فرما رہے
 تھے ار قریب دس ہزار آدمیوں کے مجلس و عظیمین حاضر تھے اور شیخ علی ابن
 ہیئتہ پائے کرسی بیٹھے تھے کہ یکایک شیخ علی موصوف کو ایک نیند ہی طاری
 ہوئی پس حضرت غوث الاعظم نے بخطاب قوم فرمایا اسکوتا یعنی چپ ہو جاو فورا
 سبکے سب چپ ہو گئے بہراوتر آئے حضرت ممدوح کرسی وعظ سے اور شیخ علی

موصوف کے سامنے با ادب کھڑے ہو کر اونکی طرف دیکھنے لگے پھر جب بیدار ہوئے شیخ علی موصوف فرمایا اونکو حضرت غوث الاعظم نے دیکھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہا شیخ موصوف نے ہاں دیکھا فرمایا حضرت غوث نے اسی لئے ادب کیا ہم نے اور آکھڑے ہوئے تمہارے سامنے پھر پوچھا حضرت غوث نے کس چیز کی وصیت فرمائی تمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپکی مجلس کی ملازمت کرنے کی - شیخ علی کہتے ہیں کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا حضرت غوث نے وہ سب بیداری میں مشاہدہ فرمایا انتہیٰ من الشرح الدہلوی اب یہ قصہ حضرت غوث الاعظم اور شیخ علی ہدایتی کا صاف دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ علی موصوف کو اس کے خواب میں بذات شریف و بجمہ لطیف اپنا دیدار سعادت آثار بخشا اور اپنی ملازمت با برکت و سعادت سے مشرف اور ممتاز فرمایا کیونکہ اگر یہ بات نہوتی تو حضرت غوث کا اتنا ادب اور اتنا اکرام اور وہ سکوت و قیام کیوں اور کس لئے تھا فتیٰ ہوا و تفکروا اور اسی طرح بعض دوسرے عرفائے محافل قدسی مسائل ذکر میلاد برکت و سعادت بنیاد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچشم ظاہری مشاہدہ کیا ہی جیسا کہ مولوی محمد سعید ولد قاضی القضاۃ مدراس مولوی محمد صبغۃ اللہ الشافعی سلمہما اللہ تعالیٰ نے اپنے اوس رسالے میں جسکو انہوں نے باثبات عمل مولد شریف اور رد اقوال منکران میلاد عموماً اور ابطال اسناد مولوی الہداد خصوصاً تحریرات اخبار نامہ دور بین پر ابتداء کر کے تالیف کیا ہی اور وہ رسالہ سنہ ۱۲۷۶ ع میں شہر مدراس کے مطبع رحمانی صبح صادق میں چھپ گیا ہی اور شہر کلکتہ میں بھی اکثر نسخے اس کے پہنچ گئے ہیں یہ لکھا ہی کہ سید جلیل یوسف بن محمد المطاح الادلہ نے جو مکہ معظمہ کے فحول علمائے متاخرین میں سے ہیں یہ ارقام فرمایا ہی لامانع من حضور روحہ الشریف او مثال

ذاتہ فقد صحیح ائمہ من العلماء و جون المثل و قد ذکر العلامة السيوطي في كتابه شرح الصدور ان ذلك صحيح الى قوله و اما مشاهدۃ حضوره صلى الله عليه وسلم فقد اخبرني الثقة من اهل الصلاح انهم شاهدوه صلى الله عليه وسلم مرارا عند قراءة المولد الشريف و عند ختم القرآن و بعض الاحاديث و قد اشتهر حضور روحه صلى الله عليه وسلم عند انشاد القصيدة المشهورة بقصيدة السيد ابى جعفر وهي مشهورة الفضل و البركة انتهى خلاصه مطالب اس عبارت کا یہہ ہی کہ آبکی روح شریف یا مثال ذات منیف کے موضع ماسوالے قبر شریف میں رونق افروز ہونے کی کوئی شی مانع نہیں یعنی حضور آیکا جہاں آپکو منظور ہو ممکن الوقوع ہی اور صحیح رکھا ہی اسکو (یعنی اعتقاد امکان حضور کو) ائمہ علمائے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب شرح الصدور میں ذکر فرمایا ہی کہ یہہ صحیح ہی یہاں تک کہ یہہ لکھا ہی کہ درباب مشاہدۃ حضور آنحضرت صلى الله عليه وسلم خبر دی مجھکو بہت سے ثقات اہل صلاح لے کہ بارہا مشاہدہ کیا ہی اولوگوں نے آنحضرت صلى الله عليه وسلم سے ثقات اہل صلاح لے کہ بارہا مشاہدہ کیا ہی اولوگوں نے آنحضرت صلى الله عليه وسلم کو مولد شریف کے پڑھتے وقت اور قرآن شریف کے ختم کرتے وقت اور بعض احادیث کے پڑھتے پڑھاتے وقت اور سید ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدۃ مشہورۃ الفضل والبرکۃ کے پڑھتے وقت تو آبکی روح شریف کاتشریف لانا بہت ہی مشہور ہی اب اعتقاد کرنا کسی مسلمان کا باین طور کہ آنحضرت صلى الله عليه وسلم بذات شریف - خواہ بجمہد لطیف یا بمجرد روح نظیف یا بمثال منیف کسی ایک مجلس میں مجالس میلان شریف کے ساعات قرأت مولد شریف کے کسی ایک جزو میں بشرط قابلیت و مقبولیت اوس مجلس کے رونق افزا ہوتے اور اہل مجلس کو سرفراز فرماتے ہیں بیشک و شبہہ درہست ہی اور اسیطرخ اذعان اسبات کا کہ امید ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پردے اور حائلوں کو اڑٹھا دیوے اور زمین بھی بحکم الہی سمت جاوے اور آنحضرت صلى الله عليه وسلم کو کسی ایک مجلس مولد

شریف کی طرف متوجہ کر دے پھر آنحضرت بعین عنایت اور بذکرِ رافت و شفقت اوس محفل کو ملاحظہ فرماویں اور حاضرین مجلس کو باین سعادت عظمیٰ اور شرافت کبریٰ مسعود و مشرف فرماویں لاریب حق اور ثابت ہی بس جب رونق افزائی آنحضرت باحتمال غالب ثابت ہوئی تو اب علمائے کرام و فقہائے عظام نے ایک چیز خاص کو ساعاتِ قرأت مولد شریف کے واسطے قیام بغرض اعظام و اکرام کے مقرر فرمایا اور چونکہ بیشتر تشریف بخشی حضرت بوقت ذکر ولادت سراندر برکت و سعادت کے وقوع میں آئی ہی اسلئے ہر عایت الحکم بالغالب کے علی العموم اوسے وقت خاص کو واسطے قیام کے تجویز فرمایا چنانچہ یہی تجویز حرمین شریفین اور جمیع بلاد اسلام میں معمول بہ اور جاری ہی اب کسی مختلفہ و معاند کا محض ازراہ عناد جبلی کے اس خلاف پر اصرار و استبداد کرنا سوائے گستاخی و بے ادبی حضرت رسالت مآب کے اور کیا ہو سکتا ہی اعان نالہ و سائر المسلمین من امثال هذه الجسارة والاقدام باساعة الادب الی حضرت سید الانام صاحب الکوثر والمقام ووقفنا بافداء نفوسنا واهداء ارواحنا بتعظیمہ عالیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم البعث والقیام اب باقی رہا اعتقاد بعض عوام کالانعام کا باین کیفیت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس مولود شریف میں تشریف لاتے ہیں سو یہہ اعتقاد البتہ بلا دلیل اور ہرگز قابل اعتماد اور لائق اعتبار نہیں ہی بلکہ اوس عقیدے کو خطا اور غلط سمجھا چاہئے اور اسکے قائلین کو گستاخ و بے ادب کہا چاہئے کیونکہ بعض مجلسیں تو ہمارے جانے کی بھی قابلیت نہیں رکھتیں بہرکیونکہ حضرت رسالت مآب کی تشریف فرمائی کی لائق ہونگی مگر اونکے زعم باطل کو بھی مثل مخالفین کے شرک نہ سمجھا چاہئے کیونکہ شرک کے معنی شرعاً یہہ ہیں کہ کسی دوسرے کو ذات واجب تعالیٰ کا شریک کرد انفا جیسا گہر و آتش پرستوں کا عقیدہ ہی کہ وہ دو شخص واجب الوجود کو بالتشارك خالق اشیا سمجھتے ہیں اور

ایک کو یزدان یعنی خالق خیر اور دوسرے کو اہرمن یعنی خالق شر کہتے ہیں یا کسی دوسرے کو صفاتِ مختلفہ باری تعالیٰ میں شریک سمجھنا جیسا ہندوؤں کا اعتقاد ہی کہ وہ اپنے دیوتاؤں میں سے کسی کو خالق اور کسی کو رازق اور کسی کو پانی برسانے والا اور کسی کو لڑکا دینے والا اور کسی کو مارنے والا اور کسی کو حملے والا اسی طرح ایک ایک کو ایک ایک صفتِ مختلفہ باری تعالیٰ میں شریک سمجھتے ہیں۔ سو اس زعمِ مذکور میں ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت پائی نہیں جاتی اور اسی طرح اعتقاد کرنا اس امر کا کہ روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مکان میں زمین و آسمان اور مابین ان دونوں کے ہر زمانے و ہر آن میں ہمیشہ موجود اور حاضر ہی یہہ اعتقاد بھی باطل اور نامقبول ہی۔ ہم نے تو کبھی ایسا اعتقاد کسی مسلمان سے سنا بھی نہیں۔ ولو فرضنا اگر کوئی جاہل ایسا اعتقاد باطل رکھتا بھی ہو تو علمائے دیندار پر واجب ہی کہ ہر طرح وعظ و نصیحت سے اس عقیدہ فاسدہ کو اس کے دل سے دور کریں نہ یہہ کہ عملِ مولد شریف کو فبیح اور مکروہ کہنے لگیں کیونکہ اس اعتقاد سے بنیاد کو عملِ مولد شریف کے ساتھ کونسا تعلق اور کیا مناسبت ہی اس کی صورت تو بعینہا و یسی ہی کہ ایک جاہل بہ نسبتِ کعبہ معظمہ کے باعتبار لفظ بیتِ اللہ کے یہہ زعم کرے کہ کعبہ خدا کے رہنے کا گھر ہی اور خدا اس کے اندر موجود ہی تو اب ہم پوچھتے ہیں کہ آیا اس جاہل کو اس اعتقاد سے باز رکھا چاہئے یا نعوذ باللہ کعبہ کو دھا دینے کی فکر کرنی چاہئے اللہم وفقنا بجاه محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام باجراء ہذا العمل الخیر علی الموال الشریف عاماً بعد عام و ایدنا بابطال الاقوال اللغیۃ الی اشاعہا بعض من الفرق الخاطیۃ و اہد اللہم تلک الفرق الی المنہج القویم والصراط المستقیم و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARKEE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHIEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHIEE HUBEEROOL HUSSUN.
MOONSHIEE SUFOUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUJUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELOODEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—First Year.

No. 1.

A DISCOURSE

IN OORDOO

ON

THE CELEBRATION OF THE CEREMONY OF

MOULUD-I-SHUREEF

OR THE

PUBLIC RECITAL OF THE LIFE OF THE PROPHET

(Being an Abridgment of a Pamphlet by Moulvie Mahomed Wajeeh.)

DELIVERED

BY

Moulvie Abdool Hakeem,

AT THE SECOND AND THIRD MONTHLY MEETINGS OF THE

MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 13th May and 15th June, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society. *



CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS

1865.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکته

نمبر ۲

این تحریرى است بعبارت فارسي

در بیان محاسن فن جغرافيه و فن ملاحت و استکشاف بزرگ خاکپاره امريکا

نکاشته

جناب مولوي عبيدالله التبيلي صاحب

و بر خوانده

بدومين ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد يافتند ۲۳ شهر ذي القعدة الحرام سنه ۱۲۷۹ هجري قلمي

بخانه

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع پيشت مشن پريس واقع دارالامارت کلکته بقالب طبع درآمد

سنه ۱۲۸۲ هجري قلمي

پيٽرن

يعني

هامي و مربئي مجلس

جناب معلى القاب انبريل سپيسل بيدان صاحب بهادر
نواب لفتننٹ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر كمپٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد و جيه صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب

ممبران كمپٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدوله منشي مفدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب

جناب مولوي دايل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحكيم صاحب

جناب مولوي عبد الحق صاحب

سڪريٽري مجلس و ممبر و سڪريٽري كمپٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

تمهید

حضرات

هرچند این ننگ بنی آدم خود را قابل آن نمیداند که در مجلسی که بچندین فارسان میدان مملک معانی؛ وغارسان بستان شیدین بیانی؛ مشهور است، از ترنهای لاغائل خود سامعه آزار سامعین برتر تمکین شود، و جائیکه از شنائم روائع عذیرین کلمات دلاویز بر اعجاز؛ و نسائم فوائع مشکین سخنان لطافت آمیز جان زنده ساز چندین سخن منجان والا پایگاه معطر و معذیر بوده باشد، این بی سرو سامان از کلمات پوچ و مبتذل خود دماغ بزرجمان را بشوراند، و از کلیتروهای مزخرف و بی معنی مشام ایشان را نیاشوید، و لیکن از آنجا که ما مور والا پایگاه جناب تمجد انتساب مستغنی عن المحامد والالقاب آنریل مروای عبد اللطیف خان بهادر واضع این خجسته مجلس میباشم؛ بنا چارهمین مجبوری امثال فرمان واجب الادعان آن والا چاه را خوش پوزشی برای جسارت اقتحام ابن عقبه دشوار گزار می آرم، مامول که بذروه قبول و اجابت مقبول گردد،

حضرأت — امریکه گفتار امشبہ ام بران مبتنی خواهد بود، همین است که نبذی

از چگونگی منافع فن جغرافیا و استکشاف بزرگ خاکپاره امریکا، بر نهج آن که در دانشنامههای انگریزی زبان از علمای بلاد بیضان به پایه تحقیق رسیده است بر حضرات ثان بدین ژولیده بررسی برگذارم،

نخستین دانش گفتار

در

والمودن نېږي از محاسن و منافع فن جغرافيا

و

استکشاف بزرگ خاکپاره آمریکا

پیش از آنکه بما هوا لمطلوب گوائیم — سخنی چند در خصوص منافع دانش و حکمت عموماً؛
و دانش حکمت تجربی خصوصاً برگزاردن میخوایم؛ پوشیده نماند که دانش و حکمت بمصداق کربیه
من اوتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یکی از بهین آثار انسانیت میباشد — چه — چنانکه
نشأت نباتات را برنشأت جمادات؛ و نشأت حیوانات را برنشأت نباتات همین از رهگذر
تفاضل علمی یعنی کمی و بیشی مقدار احساس مزیت و فضیلت میباشد؛ همبران نمط حضرت
انسان خلیفه الرحمان را از سائر حیوانات خاکی و آبی و بادی از رهگذر داشتن نیروی تمیز و
ادراک کلی که بدان این کرمک گل و لا بر استکشاف جزئیات و کلیات و تفحص و واشگاف حقائق
و ماهیات سفلی و علوی و عالم معقولات و محسوسات از مرکز خاک تا فلک الافلاک توانائی
داشته است؛ تفوق و بالا ئی میباشد، همانا عقل و دانش گرامی عطیته است بزدانی و بزرگ
موهبت است رحمانی؛ که نه همین سبب نجات و مخلص ما است در نشأت اخروی و عالم عقبی؛
بلکه اگر بیکر منجیده بیایم خواهیم و رسید که رفاه و آسایش این جهانی؛ و فراغ و خوشحالی زندگانی
درین ایرمالسرای فانی؛ بکلی موقوف و منحصر بر ترائد و افزایش نصاب دانش و حکمت
است و بس، از اینجا است که از میان سائر طبقات بنی آدم قاطن برور مختلفه و اقایم متنوعه
آنانکه در مسابقت دانش و فرهنگ فراتر پی سپراند، در ترقی مدارج تمدنی؛ و بهروزی و ارجمندگی

اینجهانی از همه فائق تر و سابق تر میباشد ، و ازین رو است که درین جزو زمان دانش اقدار
 که هرگونه دانش و حکمت را روز افزونی ها است ؛ انالے بلاد بیضان که در دانش و حکمت چه از
 طبیعیات و ریاضیات و چه از جرئقیل و جغرافیا و چه از فن جراحیا یعنی علم واشگافت نهادگویی
 خاک و مواد معدنیة اندرونش ، و زولاجیا یعنی علم الحیوانات ، و چه از علم تشریح نباتات
 و علم کیمیا یعنی علم حل و عقد ، و علم ملاحات یعنی فن جهاز رانی ، و علم تشریح ، و علم خصائص
 حیوانات و جز آن از میان سائر اهل عالم پیشخرامی های چاپکانه کرده اند ؛ و میکنند ،
 و در ادای حقوق تراشیدگی و ارتقاء به مدارج تمدن فراتر شتافته اند ؛ و میشتا بند ؛ و این دو روزه
 زندگانی را بفراغ و آسایش و خوشحالی تمام بسر می بردند ، و این نیست مگر بدولت عام و حکمت ،
 آدمم برینکه - علم و حکمت یعنی دانش واشگافت حقائق اشیاء بر دو گونه انقسام یافتنی است ،
 یکی دانش استدلالی که دران همین بقوت استدلالات منطقی به ترتیب اقیسه و برهین از
 مقدمات و قضایا باتیبات مدعا میکوشیده اند ، پس درینگونه دانش البته سفسطه و مغلطه را راه

فراخ است ، که گفته اند ، **بیمت**

پای استدلالیان چوین بود پای چوین سخت بزمکین بود

دیگر دانش استقرائی است که دران باستدلالات لفظیة منطقیه تشبیه نکرده به تفحص
 و واشگافت حقائق و ماهیات اشیاء صرف بتجارب صحیحیه و استقرای جزئیات پی میبندد ،
 دانش قسم اول نا حال در کتب حکمیه و علمیة ما خیل شیوع و عموم داشته است ؛ و در بلاد
 بیضمان هم مدتی شیوع داشت ، و لیکن حکمای متأخرین شان آنگونه دانش را که آنرا همین
 مایة نزاع لفظی میتوان گفت از کتب علمیة و مدارس شان بدر انداخته ، دانش قسم دوم یعنی
 دانش حکمت استقرائی تجربی را برگزیده اند ، و این آنگونه دانشی است که دران سفسطه
 و مغلطه را هرگز دخلی نمیداد و نتواند شد ، چه تجربیات و مشاهدات از مقدمات یفنییه
 است ، اما در دانش قسم اول بسا خطاهای فاحش و غلطی های نهابان راه میتوان یافت ،
 ازینجا است که در کتب حکمت مشائیة که حالا ازان در میبندی و صد ره و دیگر کتب حکمت
 مابحت میکنند ؛ غذا صر خاک و آب و باد را از بسائط شمرده اند ، یعنی آنکه این جواهر از

اجزای متغائر مرکب نمیباشند ، و باثبات آن بقوت استدلالات لفظی که بنام آن محض
 بر چند مقدمات مسلمه بوده است کوشیده ، حالا به بنیاد که حضرات دانش پژوهان فرنگ
 که درین جزو زمان در دانش تجربی بالائی ها دارند ، از روی علم کیمیا یعنی دانش حل و عقد
 اجزای متغائر این همه عناصر را که در زعم آنان بسیط انگاشته شده است از آلات تراکیب کیمایی
 تحلیل کرده از هم جدا و امی نمایند ؛ همبرین نمط برخی از طبقه ماهرین فن ملاحظت یعنی علم
 جهاز رانی از ایشان ؛ از بسا ادله تجربیه کرویّت و گرداندامی زمین را علی الرغم پیشینیان
 که بعضی مسطح و بعضی مستطیلش فهمیده بودند بپایه ثبوت رسانیده گردا گردش سیاحت دوری
 خود شان تمام کرده اند ، و کره ارض را از جمله میارگان گردنده گرد پیکر خورشید که در حقیقت
 همان کره نار میباشد مشخص کرده ، بالجمله از حکمت تجربی بسا فوائد بزرگ و منافع سترگی
 حاصل شده است و میشود که از یگان یگان شمردنش کلام باطالت خواهد کشید ، از جمله منافع
 دانش تجربی است ؛ اختراع آلات گوناگون و ادوات بوقلمون یعنی آلات و دوالیب پارچه بافی ،
 و آب پاشی ، و شکر سازی و چوب تراشی ، و رشته تابی ، و آلات سفاین دود کش و غیره ، و ایجاد
 گردون دخانی و قار برقی که بدان بچند ساعت و دوسه دقیقه مسافت دور دست بل راه شهر و
 ساین را قطع میکنند ، و از منازل بعده و مرا حل نائیه اخبار و سوانح را بیک چشم زدن در می
 آرند ، و این همه بر العجبی ها است که گاهی پیش ازین مانای آن بافسانه هم نشنیده
 بودیم ؛ تا بدین چه رسد . - آری تسلیم میکنم که حضرات اهل فرنگ با هوش و هنگ پیش
 ازین در ورطه جهل و غوایت بودند ، و این همه علوم فوائد آگین ، و فنون منافع قربن - خاصه
 علم جغرافیا و فن ملاحظت و علم هیئت را نخستین از اعواب باستعاره برده اند ، ولیکن
 باوصف آن ایشان پس از استعاره بودن در ایام جاهلیت ؛ خود شان پیامردی از مون های
 رنگا رنگ و واشگاف های گوناگون از خوش سلیقگی های خود آن بضاعت مزجات را
 که از دیگران بوام فرا گرفته بودند چنان بترقی و افزایش آوردند که حالا از آنان فرا تر شتافته
 قنایت آن پیدا کرده اند که بادای دیون سابقه مع مراتب آن بپردازند ، چنانچه از انجمه
 فنون و علوم که دران فرنگستانیان را حالا بالائی ها است ؛ علم جغرافیا میباشد ، که از

چگونگی احوال زمین از قطعات خاک و آب ، و برور و بحور و جزائر و اشبال جزائر ، و مناطق و اقالیم ، و جزآن ، و از آنچه پیدا میشود در آن ، از معدنیات و نباتات و حیوانات ، و از اطوار و اوضاع بنی آدم ، و صور حکومت و معاشرت ایشان باهم ، و انواع رسوم و عادات ، و انکسای عقائد و عبادات ، و طرق تجارت و زراعت و جزآن ، و از بیان اختلاف ایشان در الوان و اشکال ، و طبایع و احوال ، به سبب اختلاف آب و هوای ممالک و دیار ، به تغذی اوضاع لیل و نهار ، و خزان و بهار ، که در هر بقاع از قری و امصار ، جدا گانه صورت می پذیرد ، بحث میکند ،

و پیش ازین در اوائل زمان هرگاه حضرات عرب را تسلط نام بر ممالک عجم خاصه روم و یونان حاصل شد ، ایشان بسا دانشنامه های یونانی زبان را بزبان عربی ترجمه کرده اشاعت دانش و حکمت مابین خود ها بغایت قصوی رسانیدند ، و از آنچه نخستین دانشنامه که ایشان درین فن از یونانی بزبان تازی ترجمه اش کردند ، بزرگ دانشنامه بطلمیوس حکیم بوده ، سپس از آن حضرات اعراب دانش مآب که در ذکاوت و فطانت در آن جزو زمان از تمامی عالیمان همقانی نداشتند ، به تشیید و تهذیب مسائل نظریه این فن جغرافیا بواسطه حیل هند سی و اصول جویطریا و نیز بتوسل دیگر اعمال تجربی از مساحت و غیره که بزمان خلیفه مامون بوقوع آمده با تمامر مفاصل کوشیده بودند ، و نیز بسا اشکاف ها بواسطه انظار رصد در فن علم هیئت برافزوده ، ولیکن هر چند که مسائل علم اقطاع ارض از دست حضرات عرب ، و نیز پس از آن از دست ابنائے فرنگ نیکوبه نصیج و تهذیب رسیده بود ، با وصف آن تا اواسط قرون یعنی تا سنه ۱۵۰۰ مد و پنجاه سال مسیحی تمامی اهل گیهان سوائے علم همین سه بزرگ خاکپاره یعنی ایشیا - و یورپ - و افریقیه ، - یعنی بجز ممالک سمران که - محتوی است به هند و پارس و عرب و تاتار و چین و جاپان و کابل و قندهار و روس و ممالک برهما و غیره ، و بلاد بیضان - که مشتمل است بر ممالک انگلستان و فرانجه و جرمن و دینا مار و پروس ، و دارالسلطنت روس و غیره ، و ممالک سودان که عبارت است از مصر و اسکندریه و نوبه و حبشه و بربر و جزآن ، هیچک خبری و اطلاعی از دیگر یک بزرگ خاکپاره که آنسوی این کره زمین واقع است و پای بومیان آنجا بدرست محاذی پای ما است ، نداشتند ، و عمر انان را همین

بر سه قطعه مقصور پنداشته آن هر سه را بنام ربع مسکون میخوانند ، و سپس آن ربع مسکون را باغبان طول و قصر ایل و نهار و تاثیرات سیارات سبعه به هفت اقلیم تقسیم کرده ،

حالا در زمان پسین هرگاه طبیعت فاحصه حضرات بلند همتان فرنگ که به تحقیق و واشگاف اشیا همواره مصروف میباشد خاصیت مقناطیس را و شناخته آله قطب نما را بدرداختند ازان باز باغات آن ملأحان مراکب و سیاحان سفائن را جسارت پیشخرا می ها در بحر محیط پیدا شد ، چه سابق ازیں سیاحان دریا همواره در جهاز رانی ملأزم ساحل میبودند و بر مسافت دور دست در بحر محیط جسارت نمیکردند ، چه در پیشین زمان رهنمای شان در لجه آب بحر محیط همین ستارگان می بودند ، پس در ایام غیم و شبان تار مظنه گم گشتگی ها بود ، اکنون چون قطب نما را ترتیب دادند در سیاحت بحری پیشخرا می ها آغازید ، بعدیکه بعض از ملأحان ایشان ، مثل مسگر میگلین و مسگر کوک و غیره گردا گرد این خاکدان سیاحت دوری خود ها بر سفائن تمام کرده روز نامه های سیاحت خودشان را درست کرده اند ، و بدان بسا جزائر مجهوله ، و خاکپاره های نا معلوم را استخراج نموده ،

حالا برگزار دنی است که بزرگ خاکپاره امریکا که بلقب ارض جدیده و تازه گیهان ملقب گردیده است ؛ چنانچه بالا برگذاردم بر کسی از باشندگان ربع مسکون یعنی ارض قدیمه تا سنه ۱۴۷۲ ع چهارده صد و هفتاد و دو مسیحی اطالعی ازان نبود ، فرزانه قسطنتر قلمبیس که یک از بزرگ ملأحان بلاد بیضان بوده براسفکشاف این بزرگ خاکپاره همت بر گماشت ، و آثار و علاماتی که بدان این سیاح والانهمت بران آورده شد که ماورای اقطاع معروفه ارض آن سوی ربع مسکون به تجسس دیگر قطعات ارض بپردازد ؛ این بود - که پیشتر ازان کروییت و گرداندایی زمین از روی اصول جغرافیه باغایت صحت بپایه نبوت رسیده بود ، پس ازینجا اواستدناج نمود که هرگاه در یک جانب کره ارض معمورات می بینم ، لامحاله بجانب دیگر هم اراضی قاره و برور عظیمه بوده باشد ، ورنه خلاف قاعده فطری و حکمت فاطر ارض و سما خواهد بود ، چه بر تقدیر عدم آن به توازن گوی

* همبولت که یک از بزرگ حکمای متلخوس فونگ است میسر ایند که

خاصیت مقناطیس را ملأحان عرب نخستین استخراج نموده بودند ، سنه

خاک از رهگذر ثقل يك جانب فتوري را خواهد یافت ، و فرزانه قلمبس در دل انگاشت که
 هر آئینه خلاف حکمت خلّاق اکبر خواهد شد که هرگاه یک نیمه ارض از بني آدم آباد بوده
 است نیمه دیگر به یکبارگی محض عالم آب و غیر آباد ماند ،

پیامت

چون شاید عالم سبک بی این نیمه جہاد و آن دگر حی

بنا بر آن خیل قرین دانش منماید که نیمه دیگر ارض هم متوازن و معادل این نیمه است ، علاوه آن - این نیمه
 طذون فرزانه قلمبس را از دیگر علامات و آثار که سیاحان بحری همواره دیده و ری ها کردند تأییدی مزید
 رسیده ، میگویند که باری یک از ملّاحان پرتگال سفینه خود را در قری فراتر جانب مغرب برده بود
 که یکتا بزرگ چوب تراشیده را بر روی آب طافی دید که در آن علامت صناعت انسان نمایان بود ،
 و چون آن چوب پاره از جانب غربی بسوی مرکب وی از مصر انداخته شد او پنداشت که هر آنکه
 در آن سمت معموره بوده باشد ، و نیز باری بزنگه فرزانه قلمبس بجانب غربی جزیره مدیتره و بپران
 نمط چوب پاره ها دیده بود ، و نیز بسا بزرگ نی هائیکه صحت آن در کتاب بطلمیوس چنان مذکور بوده
 است که آنگونه نی در جانب شرقی هندوستان می روید دیده شد ، و نیز گاه گاه از هوای مغربی
 درختان و بیخ ها بساحل جزیره یزورس دیده میشد ، و نیز باری جسد دوتا مردگان را که بالای
 آب ابران سمت بر ساحل جزیره مذکوره از تالطم موج افکنده شده بود ؛ دیدند - که صورت و شباهت و تراش
 چهره شان مشابه اهالی یورپ و افریقیه نبوده ، هرگاه فرزانه قلمبس از بنگونه علامات و آثار بر وجود
 ارض جدیدی یقین حاصل کرده عزم بالجزیم استکشاف آن نمود ، بدل برگماشت که اتمام این خطب
 جسیم و انصروم این امر فحیم ب اعانت صاحب دولته پرداخته شدن محال خواهد بود ، بنا بر آن
 نخستین پیشگاه والی ملک خودش یعنی والی کشور جنیوا مافی الضمیر خود را و نموده استعانت
 نمود ، چون از رهگذر ثقاعد و تساهل و ازان مایوسی دست داد ، ببارگاه پادشاه پرتگال
 که خیل مری و معین فن ملاح و ملّاحان بوده ملتزم است اعانت شد ، و اگر چه قیاسانش را
 قرین امکان تصور فرموده ، لیکن برای سگالش این امر به کشیدن تعصب شعار حواله نمود ، و ایشان
 خیالاتش را بجز از وهمیات ننگاشته او را به شیدائی و دیوانگی منسوب کردند ، پایان کار چون او را

هرگونه مایوسی دست داد رجوع ببارگاه بادشاه فرودینند فرمانفرمای اندلس و ملکهٔ افسانده حلیلهٔ جلیله اش نمود، و اینجا از خوش نصیبی ها نقش مراد و برنگیند انجاح به نشست، این ملکه خجسته سیرت پس از گرفتن معاهدات چند از فرزانه قلمبس به تجهیز و آمدادگی سنگار جهاز فرمان داد، سه تا مراکب با ساز و سامان سیاحت بحری پرداخته شدند، فرزانه قلمبس بروز جمعه سوم اگست سن ۱۴۹۲ یک هزار چهارصد و نود و دو مسیخی؛ پس از اینجا آوری مراسم دینی و لوازم مذهبی خود بامد ابتهال و زاری خواستگاری فیروزی بدرگاه باری نموده باد بان جهاز را بهوا سر داده لواء عزیمت به تجسس ارض نامعلوم بر پیدای ناپید اکنار عالم آب که عبارت از آب شور بحر محیط است بر فراشت، نخستین فرزانه قلمبس از ساحل اندلس عنان عزیمت بسوی جزائر کنیری یعنی جزائر خالداات منعطف ساخت، و با عافیت در اینجا برسید، سپس از اینجا حالا فرزانه قلمبس بساحت بحر محیط می آغازد و بر پیدای فراخ ناپید اکنار عالم آب گام فراتر می نهد، پس بروز اول قدری مسافت طی میکنند، بروز دیگر چنان فراتر می شتابند که جزائر خالداات و تمامای عالم خاک بیکبارگی از نظر ایشان ناپدید میشود، اکنون برخی از ملاحان جهاز از غایت بزدلی چون بید بر خورد لرزیدن و بر همت قلمبس نفرین کنان سینه کوفتن و اشک باریدن آغاز کردند، و انکاشتنده که باز ایان روی خاک نخواهند دید، ولیکن قلمبس ایشان را هرگونه امید داده به تسلیت و دلجوئی ایشان میکوشید، و بایشان گفت که هرگاه شکل زمین کروی است پس بر تقدیر نیافتن کدای می ارض جدیدی البته ما به سرزمین هند میتوانیم رسید، و بدین نط دقیقه بتالیف قلوب ایشان فرو نه گذاشته شب و روز بدرک خواب و خور با ایشان بانصرام امورات جهاز رانی مشارکت می نمود، و همواره قطب نما و دیگر آلات جهاز رانی را ساعت بساعت می نگرست، و مدام نظر بر جزر و مد و پرواز طیور و ظهور ماهیان و گیاهای آبی و غیره علامات و آثار قرب معموره نظر بر می گماشت، و هر چیز که بر موج می آمد آن را بغور می نگرست، و برای تسلی همراهیان خود که هرینه بغایت بزدلی بر قلمبس می آشفتنده؛ مقادیر حقیقی امیال و فراسخ مسافت طی کرده را پنهان داشته، القصة بتاریخ چهاردهم ماه سپتمبر به مسافت دوصد فرسخ از جزیر خالداات ب قدامیکه کدام یک از مراکب و سفائن گاهه نرسیده بود برسیدند، و در اینجا شگفت ماجرا ت دیدند

یعنی سوزن مقناطیسی آله قطب نماے شان بجانب ستارۂ قطب رو نکرده جانب مغرب رو کردن آغازید ، و چندانکه اینان فراتر می شتافتند انحراف آن متزاید میشد ، و این زیاده تر موجب وحشت و هراس ملأحان گردید ، قلمبس از چرب زبانی هاء خود (اگرچه خودش نیز از مشاهدۀ این واقعه خیلی مضطرب شده بود) باغایت پردلی باثبات دلایل و شواهد هیبت و وحشت از دل ایشان بدر برد ، پس ازان هرگاه قریب بچهار صد فرسخ مغرب جزائو خالادات میروند ؛ تمامی سطح آب بحر محیط را بکوچک گیا هاء آبی مانند مرغزار فرو پوشیده می بینند و این گیا هاء آبی در بعض جا چنان متراکم می نماید که پیشخرامی هاء مراکب را مزاحمت میکند ، باز از مشاهدۀ این دو اعجاب تماشا ملأحان سخت هیبت زده شدند و پنداشتند که هرائنه اینان حالا بمقامی رسیدند که فراتر ازان خرامیدن جهاز امکان ندارد ، بهر کیف فرزانہ قلمبس ایشان را هرگونه تسلی و تشفی داد ، که هرائنه این همه نیکووا نمائندۀ اینهمعنی است که بسیط خاک نزدیک تر میباید شد ،

اگرچه فرزانہ قلمبس از هرگونه ترهیب و ترغیب باطفاے نائزۀ بغاوت ایشان کوشید سودے نداد ، بل همه ایشان بك تن شده به تهر و بغاوت و نا فرمانی قلمبس همدستان شدند ، و بزرگ منصبداران مراکب که پیش ازیں بمائید سخنان قلمبس بی سپر میشدند حالا ایشان نزد با ملأحان دم ساز شده بمقابلۀ قلمبس برخاستند ، اکنون چون بیچاره قلمبس از هرگونه ندامت مایوس می شود ، و خودش وے را نیز بمشاهدۀ حالات در با تشویش در دل سر میزند ، بمصالحات ایشان پرداخته با ایشان معاهده میکند که اگر سه روز دیگر ایشان بمتابعت او ثابت قدم نباشد هرائنه او بر تقدیر اینکه درین عرصه صورت خاک نمایان نشود و ارض جدیدہ مستخرج بگردد نادران عزیمت را بسوے وطن خود [اندلس] خواهد سر داد ، و بامان مغلظه توفیق این معاهده نمود ؛ فراتر می شتابد ، حالا قدرت یزدانی دہدی است که بس از چند روز - دوازدهم ۱۲ - اکتوبر سنہ مذکور رشنہ پیمایش آب از خوش نصیبی ها بخاک رسید و امید نزدیکی خاکستان بهمگان در داد ، و نیز جفقه برندگان خاکی نژاد از دور دیده شد ، و تذه هاء درخت و شاخه های بعد بر شکستہ بر روی آب باظر در آمد ، ملأحان یک از مراکب آن سنگار درختی بر تهر بالاء آب

یافتند و نیز هواے نرم و حرارت کمیز باحساس آمدن گرفت ، نواے مسرت و شادمانی ها از نهاد ایشان برخاست ، حالا قلمبس را اطمینان کلی بر قرب عمرانات دست میدهد ، شب هنگام پس از گزاردن نماز باجماعت و ادا کردن سپاس های فراوان بحضرت کردگار بادبان ها را از بالای مسطول فرود آوردن فرمان داد ، و تمامی شب بدیده بالی ها گذرانیدند ، تا نباشد که سنگار جهاز شب هنگام از هواے مرمر باز پس شتابد ، همه شب به بیداری و اختر شماری ها بسر بردند ، و سنگار جهاز آهسته آهسته خرامان میشد ، تا اینکه پس از دو پاس مسائی قبل نصف اللیل فرزانه قلمبس که بالای سقف جهاز نشسته بود روشنی از دور می بیند ، و نخستین به شخصی بدر و نام یکی از ملازمان خاص بادشاه اندلس را و می نماید ، سپس ازان بدر و سیل سیدون نام امین سنگار جهاز مذکور را خوانده و می نماید ، و هر سه کس ایشان آن روشنی را به جنبش و حرکت می بینند که گویا از جائے بجائے می روندش ، پس ازان بعد نصف اللیل بانگ زمین - زمین - از غایت شادی و شادمانی ها از نهاد ملحقان جهاز پنطا نام که پیشخورام همه بود برخاست ، و لیکن با اینهمه از انجا که تاریکی شب محکم بود مظنه خطاے بصری شمرده چندان و ثوق نکردند ، حالا همین که سپیده می دمد تمامی بیم و شبهاات ازل همگان بدر میروند ، هر یک از نشینندگان جهاز بهسافت دو فرسخ جانب شمال جزیره دیدند که خیل و سيع الفضاء و نسیم الارجاء و پر از مرغزار و درختان و جویبار و انهار است ، هماندم تمامی ملحقان جهاز پنطا بدر نم سرائی مزامیر حمیده بتقدیس و تجید ایزد پاک پرداخته غریو و غرنگ فرحناکی ها بفلک الافلاک رسانیدند ، و همه ها باستعفاے جوائم و طلب عفو گستاخیا بر قدم فرزانه قلمبس در افتادند و بر حرکات چهل و غوایت آیات خود شان پیشیانیها و نمودند ، باعدادان پس از طلوع آفتاب تمامی سفائن را بسامان و اسلحه بیکر آراسته بسوی خاکپاره نویافته ، صف بسته و پرچم علمهای سفابن را واکرده با آهنگ و مزامیر و سازهای رزمی و تونک لشکری بیکبارگی خرامان شدند ، چون نزدیک ساحل رسیدند انبوهی از مردمان به هیئت عجیب و صورت غریب و شکل و شمائل شگفت افزا بنظر در آمدند ، نخستین فرزانه قلمبس از فرنگستانیان بود که بران ارض جدیدة نو یافته قدم نهاد ، فرزانه قلمبس برخت مسلحشوری با تونک و فر شهشیر برهنه در دست بزمین فرود آمد ، و مردمانش پیرو وے بودند ،

نخستین ایشان خاک زمین را که تمنای دیدنش چندین روزها داشتند با کرامت تمام ببوسیدند ، سپس صلیب را که قبلهٔ ایشان بود پیش روی خود بزمین نصب کرده همهٔ ها بسجود بر زمین افتادند ، و سپس بقیاس ایند منان بجا آوردند که از فضل و کرم و این سیاحت و تکلفات شان منتج خیر شد ، ایشان درین معامله مصروف بودند که انبوهی از باشندگان آن بوم برایشان گرد آمده بر اشکال و اوضاع ایشان بحیرت درنگریستن گرفتند که آیا ایشان کیستند و چه کسانی و از کجا آمده اند ، از مشاهدهٔ پوشش اندلسیان و سفیدی چوچهٔ ایشان و طوالت لحمیه و معاینهٔ اسلحه و ادوات حرب سخت متعجب گردیدند ، و بمشاهدهٔ جهازهای ایشان که همانا چیزهای بزرگ و شکوهمند با دوازده پهنای آبی چندان است ، و ازان آوازی مهیب و پر شور مثل آواز رعد و تندر که عبارت از آواز توپ باشد با روشنی و دخان بر میخیزد ، به هیبت در شدند ، و بدل باتمامر استعظام بگماشتند که هر اینه اینان از خاکیان نمی باشند بلکه از ساکنان ملأ اعلیٰ و فرزندان خورشید خواهند بود که برای دیدن زمین فرود آمده اند ،

و فرنگستانیان هم از مشاهدهٔ آن بوم جدید و بومیان بوالعجب صورت خیلی در شگفت ماندند ، چه هر یک رستنی از سبزه و بوته و درختان آن بوم ازان فرنگستان خیلی مغایر می نمود ، و از نهاد آن خاکپاره و کیفیت نباتات آنجا معلوم میشد که همانا خالق اکبر این زمین باره را تازه از میان سطح آب آوریده است ، پس از هما نروز بلقب تازه دنیا وارض جدید اش خواندن گرفتند ، خاک آن مقام را نیکو سیر حاصل دیدند و لیکن نشان زراعت بنظر نیامد ، و هوای آنجا اگر چه فرحت و مسرت افزا ، ولیکن نسبت بفرنگستانیان گرم ؛ باحساس در آمد ، و باشندگان آنجا بکلی در حالتی سادگی فطری بودند و همهٔ ها برهنه تن و صوی های سیاه و دراز و شولیده و بگردن فرو هشته و بعضی نغوله وار برهم زده داشتند ، و اکثر پیش بودند ، تمام اندام ایشان خیلی نرم و بومو ، و چوچهٔ شان خاکی رنگ بزرگ مسین زده ، و تراش چهرهٔ ایشان منکاز و ممتاز و شمائل ایشان ممزوج با آرم پیشگی و تانس پذیر و بزدلی ، در قامت میانه و خیلی چابک و خوش نما ، و روی خودشان و نیز بعضی اجزای بدن از رنگها رنگین ساخته ؛ نخستین ازین نو آمدگان بخوف رم خوردن گرفتند ؛ ولیکن بفرجام با شکی و مواسست گرایدند ؛ فرنگستانیان دانه های تسبیح بلورین و دیگر چیز های

به قیمت و خوش نما پیشکش ایشان نمودند ، مردمان تازه دنیا بدان خیلی مسرور شده پاداش آن قدری از غذاهاے خوردنی خودشان با قدری رشته های قسمی از پنجه که همین آن یک چیز از مصالح آن زمین بود بفرنگستانیان ارمغانی دادند ، شب هنگام فرزانه قلمبس بمعرب خود باز آمد و طایفه ازان تازه بومیان را که حباله آشتی واستیناس برگردن شان انداخته بود بمعرب خود کشید ، ایدان بالای کشتیچه هاے خود شان که آنرا کپنو میخواندند و آن همین از یک تنه درخت تراشیده و پرداخته می شد و بغایت چستی و چابکی میخوامید ؛ بجهاز در آمدند ، پس نخستین ملاقاتیکه درمیان باشندگان ارض جدید و قدیم بوقوع آمد اینچنین باشتی و مصالحت انجامید ،

سپس ازان - پس از استکشاف این ارض جدید - گروهی از مهاجرین بلاد فرنگستان دران سرزمین رسیده رخت اقامت ها افگندند ، و بانادی آن کوشیدند ، ازانمیان بود فرزانه امریگو که درانچا رسیده تمامی حالات کلیات و جزئیات را درباخته و به تخطیط بقاع و اصقاع آن پرداخته که تاحال آن خاکپاره بنامش بلقب امریکا ملقب گشته است ، و رفته رفته آن فرخ بوم ، باز دیار تمدن و تراشیدگی چنان ترقی ها نمود ، که حالا بسا نفائس و اجناس ازان بوم باطراف عالم میرسد ، و بسا اهل علم و اهل صناعت ازان سرزمین برخاستند ، که کیفیت تفصیلی آن باطالت خواهد کشید بنابراین به تحریر دیگر موصول داشتیم ، و استعذار جسارت سامعه خراشی و دراز نفسی ها کرده بوزش این جسارت از حضرات بزرگان میخوانم ،

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSIEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSIEE HUBEEBOOL HUSSUN.
MOONSIEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUITUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF.
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First year*

No. 2.

A DISCOURSE
IN OORDOO
ON
GEOGRAPHY, NAVIGATION, AND
The Discovery of America,
DELIVERED

BY

MOULVIE OBYDOOLLAH-AL-OBYDEE.

AT THE SECOND MONTHLY MEETING OF THE
MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 13th May, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکتہ

نمبر ۳

اين تحریري است بعبارت پارسي

در بيان یکی از وجوه ثلاثه مکاسب بنی نوع انساني يعني عمل زراعت و فلاحت

باہم تعلقات و متعلقات آن

نکاشته

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب متخلص بو حیدر

و ہر خواندہ

بششمین ماہانہ جلسہ سال اول مجلس مذکور القوق

حسن انعقاد یافتہ ۲۶ شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ ہجری قمری

بخانہ

جناب مولوی عبداللطیف خان بہادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع بہتست مشن پریس واقع دارالامارت کلکتہ بقالب طبع درآمد

سنہ ۱۲۸۲ ہجری قمری

پيٽرن

يعني .

حامي و مربئي مجلس

جناب معلى القاب آنر بل سيشنل پيٽن صاحب بهادر
نواب لڏنٽ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر ڪميٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد وجيه صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حافظ عجيب احمد صاحب

ممبران ڪميٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدوله منشي صفدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبد الرؤف صاحب

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبد الحڪيم صاحب

جناب مولوي عبد الحق صاحب

سڪريٽري مجلس و ممبر و سڪريٽري ڪميٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

بسم الله الرحمن الرحيم

حامل او مصليا

حضرات

از ياد بزرگان حاضر اين مجمع عالي نرفته باشد ؛ كه خاكسار در دمين جلسه اين
مجلس مذاكره علميه منعقد ۱۳۰۴ هـ مي دهه السنه مختصر تكميل شده ؛ بيان سه فائده وجوه
مكاسب بندي نوع انساني كه عبارت از زراعت - و تجارت - و صنايعت - باشد ؛ بحضور حضار
والاقرار بر خوانده بود ، و در آن تكميل احوال آن هر سه وجوه مكاسب را بغايت اختصار برگذارده ،
و بيان تكميل يك دو حرفي از احوال نمايش ذنائج زراعت بلاد بنگاله و ديگر اشياي وابسته
آن (كه باهتمام مالكان از ممت بست و كساد بلاد بنگاله بمنظوري ماه آينده درعلي پور بر روي
كار آمدني است) به مرض تبديل در آورده ، چنانچه آن تكميل بمنظوري گورنمنت بنگاله
رساله وار كسوت طبع در برگرفته است ، المختصر از انباز همواره بخاطر خطور ميكرد ؛ كه چه خوب
باشد كه سه تا تكميل جدا گانه در بيان آن هر سه وجوه مكاسب با اندك تفصيلي بياني
از حقائق و كيفيات آن نگاشته قام حقائق رقم گردد ، تا في لجملة چهر نقصان انجيز و
اختصاري كه در تكميل سابق المذكور رفته بر روي كار آيد ، وليكن از انجانه اياخ اسناد اين
كم سواد خورائي گنجائي اين مي نداشته ، و ميدان قابليت خود را متحمل جوش
اين باد ؛ پر جوش زمي انگاشت ، لاجرم بكتايدن حقيق اين مراد از غنيمت سواد مبادرت
زمي كرد ، وليكن چون سامي صفات باني اين مجامع پرافادات - زاه الله في تو فيقانه
لكسذات - ارشاد كرامت بنيداد خود را بر خواهش طيعم افزونند ، باره فقلت
سواد و سواد بمضمون بيت مستحق جامي قدس سره السامي

بیا جامی رها کن شرمساری

ز صاف و درن پیش آرانچه داری

آنچه از مضبوطه تفحص وجست و چو قطره قطره از هر قرابه و جرعه جرعه از هر پیداله
فراهم آوردم - خواه صاف باشد یا درد - و خواه مروق باشد یا کدر - و خواه نوشین باشد
یا تلخ - بساغر بیان پیش روی ارباب مذاق نهادم ، اگر بپذیرند ؛ بنام که هدیه ام
در خور آن شد ، و اگر نپذیرند نالام که خودش در خور آن بود ،

پیدا است که اصول و جوه مکاسب را چنانچه در پیشین تکریر مذکور الفوق نوشته
ام ، بر اصناف سه گانه تقسیم نهاده اند ، زراعت - و تجارت - و صناعت - و در افضلیت
یکی ازین بردگیری سخنها کرده ، بعضی بر افضلیت تجارت رفته اند ، و امام شافعی
علیه الرحمه و الرضوان همچنین فرموده ، و بعضی از اصحاب و رحمة الله و نیز دیگران
زراعت را افضل و احوط شمرده اند ؛ بچند وجه ، یکی آنکه - در معاملات تجارت مردمان
را احتراز از کذب و زور و مکر و فریب و جزان از افعال ذمیمه خیلی دشوار می شود ،
و همچنین حذر از اموال مشتبیه آسان نمی باشد ، بخلاف زراعت - که درین شغل دور از
مفساد خوف اینهمه آفات پرخطر کمتر ، دیگر آنکه - در تجارت خوف زوال بیشتر است
از زراعت ، دیگر آنکه - در زراعت احتمال جور - که زیون ترین رذائل است - کمتر
می باشد ، و علی هذا القیاس ، و همچنین آنانکه تجارت یا صناعت را فضیلت می دهند ؛
وجوهات گوناگون بتائید اقوال خود پیش می آرند ، بالجمله حقیقت این است
که افضلیت یکی بر دیگری ازین هر سه جوه مکاسب اعتباری است ، یعنی یک باعتبار
امرے بر دیگری فاعل است و باعتبار امرے دیگر مفعول ، ولیکن یک دلیل قوی تر
که بر افضلیات زراعت بر تجارت و صناعت می آرند ؛ این است ، که غرض اصلی
مکاسب که آمادگی غذای نوع انسانی است - که باعث تبقیه نفوس ایشان می باشد ؛
از محض تجارت یا صناعت بدون وجود زراعت حاصل نمی شود ، زیرا که تاجران

و صناعان گو مال فراوان از شیوه خود شان اندوخته باشند؛ پایان کار محتاج اند بمزارعان که مرتب اغذیه و اقواتند، و بدون واسطه مساعی جمیله و تدابیر جزئیله ایشان بقای شخصی و نوعی حضرت انسان از حیث امکان بیرون است، و گفته اند- که زراعت کسب شیئی معدوم است، و تجارت و صناعت کسب شیئی موجود، زیرا که از زراعت شیئی معدوم بوجود می آید، و از تجارت و صناعت شیئی موجود از کسی بکسی یا از جائی بجائی یا از صورتی بصورتی یا از حالتی بحالتی منتقل می شود، و پر ظاهر است که کسب شیئی معدوم را بر کسب شیئی موجود هرانده مزیت و فضیلت می باشد، پس احتیاج بزراعت اشل باشد نسبت باحتیاج بآن هر دو.

لاجرم خاکسار بیان بعض احوال زراعت را بر بیان تجارت و صناعت مقدم می نهد، و امشب بحر فی چند از همان باب سامعه خراش حضرات حاضرین بصیوت قرین می شود.

پس میگوید- که چون در زراعت و فلاحات کار از نباتات ارضی- یعنی رستنی های زمین- است، لازم است که نخستین یکدو حرفی از تعریف عالم نبات و ملائمت آن رانده شود.

پوشیده نیست- که علم نبات عبارت است از معرفت اجسام نامیده و نفوس و قوای آن، و آن یعنی علم نبات منفی است از اصناف حکمت طبیعی که عبارت است از معرفت احوال موجوداتی که محتاج بماده باشد هم در خارج و هم در ذهن، و حکمت طبیعی قسمی است از حکمت نظری که عبارت است از معرفت احوال موجوداتی که وجود آن موقوف بر حرکات ارادی اشخاص بشری نباشد- یعنی وجود آن در اختیار بنی نوع بشر نباشد.

تفصیل این اجمال آنکه- معلوم حضرات است؛ که حکمت عبارت است از دانستن احوال موجودات چنانکه باشد- یعنی چنانکه در نفس الامر باشد- بقدر طاقت بشری.

و چون موجودات هر دو گونه است یک آنکه - وجود آن موقوف بر حرکات ارادی و افعال
 مناعی اشخاص بشر نباشد - یعنی وجود آن در اختیار بنی نوع بشر نباشد - چون عقول
 و نفوس و افلاک و عناصر و جز آن ، و دوم آنکه - وجود آن موقوف بر حرکات ارادی
 اشخاص بشری باشد - یعنی به تصرف و تدبیر حضرت انسان موجود شود - چون منزل
 و مکان و صفه و آستان و درو دیوار و نقش و نگار و جز آن ، پس حکمت نیز منقسم باشد
 بدو قسم ، یک دانستن احوال موجودات که از قسم اول باشد ، و آن را حکمت نظری گویند ،
 و دیگری دانستن احوال موجوداتی که از قسم ثانی باشد ، آن را حکمت عملی خوانند ،
 و هر یک ازین دو قسم باز منقسم بسه قسم شده است ، اقسام سه گانه قسم اول یعنی
 حکمت نظری را حکمت طبیعی و حکمت ریاضی و حکمت الهی گویند و اقسام
 سه گانه حکمت عملی را حکمت خانگی و حکمت منزلی و حکمت مدنی نامند ،
 الحاصل - علم نبات از فروعات همان حکمت طبیعی است - که از اقسام حکمت
 نظری باشد ،

و اما نبات پس ماده آن از جمادات است ، یعنی آنچه از جمادات شریفتر و صالح
 تر باشد از جهت اعتدال مزاج و مقبول صور را ؛ قبول صورت نفس نباتی میکند ، پس
 مبدأ تکون نبات جسمی کثیف لزج است بمثابه نطفه آدمی - که ازان وجود و حفظ
 نوع آن است ، و آن در سائر اجزای نباتات ساری باشد ، و آن جسم کثیف لزج از
 حکمت بالغه حضرت حکیم علی الاطلاق و قدرت کامله خلاق انفس و آفاق - جلت حکمت
 و کلمات قدرته - بعد از وجود گلبه در بدو یعنی تخم ها ؛ و گلبه در اصول یعنی بذر ها ؛
 و گلبه در عروق یعنی رگ و ریشه ها ؛ و جز آن مستکن و محفوظ می باشد ، تا در وقت
 معین بساخ و برگ ظهور می یابد ، و از تاثیرات فلکی و طالع و غروب کواکب و قریب
 و بعد آفتاب و هبوب ریا و جز آن بسرحد کمال میرسد ، خلاصه هر چه از نباتات
 بهم حاله که داشته باشد خالی ازان ماده که مبدأ تکون آن ازان است نمی باشد ،

و نفوس نباتی را قوای عجیب و غریب باشد ؛ که از انجمله است قوت غذیه ؛ که بواسطه آن غذا می گیرد از اجزای ارضی ، و اگر این اعتدال را که مثل اغذای حیوانات است از آن باز دارند ؛ بمیرد ، چنانچه حیوانات می میرند از بارداشته شدن از غذا ، و از انجمله است قوت ماسکه ، که هرچه از غذیه حاصل میکنند بخود درگیر و نگذارند انرا نه آتش فرو ریزد ، و از انجمله است قوت منشره ، که آنچه از ماسکه در خود درگیرد ؛ صالحات آن را در اجزای خودش منتشر می سازد ، و از انجمله است قوت نمو ؛ یعنی بالیدگی ؛ که میباید همچو بالیدن حیوانات بلکه نیکوتر از آن ؛ زیرا که در نباتات تجدید بالیدگی ها که می باشد در حیوانات وجود ندارد ، و از انجمله است قوت جذب و نفوذ یعنی در خود وا کشیدن ملائمت و از خود برافشاندن نا ملائمت ، و نفس علمی هذا ، و نباتات در اجزای ترکیب وجود از گوشت و پوست و استخوان و رگ و ریشه و جز آن مشابه حیوانات است ، و در بسا قوت ها نیز مماثل آن ،

لر اتمه

دلاگر یکدمی در گلس کون و مکان بیند
 بهوشاخ گیا صد صنع خلاق جهان بیند
 نخستین این جماد تیره گونرا کش زمین گوئی
 مبدل با نبات نزهت روح و روان بیند
 دگر چون بنگری از دیده امان نبات اندر
 دوصد صنع شکفت افزا بهر برگش عیان بیند
 یک رنگ و دگر بو و یک لطف و دگر نزهت
 یک لحم و دگر شحم و همیدون استخوان بیند
 به بیند پوست بروی هم بیند صد رگ و ریشه
 به بیند جسم و بازش اندرون جسم جان بیند

زجان جان نباتي گير کو باشد نبات اندر
 نه جانے اش بچانداران جذبان بے گمان بيني
 چو جسم و جان به بيني برکشائي ديده عبرت
 توان ها بوالعجب درجسم و جان او نهان بيني
 بکے غاذية بيني کو غذايش از زمين گيرد
 بدل تا ما تکال را بچشمش هر زمان بيني
 قواے ما سکه بيني درو تا آن غذا ها را
 بخورد بگرفته اش چندانکه بايد با توان بيني
 مندر قوتي بيني که تا آنچه از غذا زايد
 رسیده سر بسر در سائر اجزای آن بيني
 دگر آن قوت باليدگي کز قدرت بيچون
 تجدد اندرو اندر فصول ساليان بيني
 زبان درکش وحيد اے زباني پيشه کن اينجا
 کجا گفتن توان يك شمه از آنچه آن بيني

و اين قواے متعدده در نفوس نباتي بر حسب اختلاف صلاحيت و تفاوت استعداد هر يك مختلف و متفاوت المقدير از يكديگر وجود مي گيرد ، پس آنچه دران اين قواے نباتي کمتر باشد ؛ امثال مرجان و جز آن است ، که باوصف قبول صورت نباتي نزديکتر بکيفيت جماد است ؛ بسبب قلت قواے نباتي دران ، و آنچه آن قواے نباتي دران از امثال مرجان افزون باشد ؛ امثال گياهاے خود روست ؛ که بغير بذور و اصول و بذر تخم پاشي و کشتکاري بمحض امتزاج عناصر که از طواع آفتاب و هبوب رياح و جز آن صلاحيت قبول صور آنگونه نباتات پيدا مي کند ، و خود از عالم فطرت برويد ، وليکن صلاحيت تبقيه نوع که بواسطه بذور و اصول و جز آن حاصل آيد املا

ندارد ، و بقای شخصی آن نیز تا عرصه دراز ممتد نشود ، بلکه زود تر بخوشد و بمیرد ، و باز این نباتات نیز بر حسب اختلاف و تفاوت مقادیر قوای نباتی و کما بیشنی آن مختلف الاقسام و متفاوت الانواع پیدا میشوند ،

و آنچه قوای نباتی در آن از آنچه مذکور شد بیشتر و افزون تر باشد ؛ امثال گیاهای تخم دار و اشجار ثمر دار است ، که در آن صلاحیت حفظ نوع و تبقیه آن بواسطه تخم و جز آن بوده باشد ، و بقای شخصی آن نیز با تمداد زمان کشد ، و دیر باید ، و همانا در امثال این گونه نباتات قوای نباتیه خیلی افزون تر و در بعضی بحال کمال باشد ، حالا يك اعجوبه دیگر شنیدنی است ؛ و بر قدرت کامله حضرت آفریدگار جان و جهان جهان ستایش و ثناء رطب اللسان شدنی ؛ که چنانکه او تعالی جلشانه مخلوقات حیوانی را بر دو جنس مختلف یعنی ذکور و اناث آفریده ؛ همچنان مخلوقات نباتی را نیز نر و ماده خالق کرده ، حتی که بعضی از کاملین ارباب فلاحات قائلند ؛ که هیچ نباتی که بارور می شود چنان نیست ؛ که ذکر و آنثی یعنی نر و ماده همچون حیوانات نداشته باشد ، بلکه در سائر آن بعضی نر باشد و بعضی ماده ، و چنین هم گفته اند ؛ که در اغصان و اجزای يك درختی نیز بعض نر میباشد و بعض ماده ، تا آنکه بعضی از اجزای نر بمعاونت هوا و جز آن در بعضی از اجزای ماده در وقت معین و بکیفیتی مخصوص داخل میشوند و سرایت میکند ؛ که موجب باروری و پرومندی میگردد ، و گوئیمیز و شناختن مذکور و مونث در تمامی اشجار و نباتات و نیز ادراک و دریافتن کیفیت سرایت اجزای نر با اجزای ماده خیلی متعسر و پُر دشوار است ؛ و در بعضی از چیز امکان بشری بیرون ؛ ولیکن در بعضی از آن تمئیز و شناخت نیز میسر است ، چنانچه حضرات اهل نلاحه طبقه انگلیسیه که تحقیقات این نادره فن را توگویی بسرحد کمال رسانیده اند ؛ بسا علامات آن تمئیز و شناخت را بکتاب مبسوطه این فن شگرف بشروح و بسط برنگاشته اند ، و علاوه بر آن بعضی از اشجار و درختان که عقیم می باشد خرد

بدیهی است ، و محققین فلاحیت از اهل اسلام نیز نر و ماده بودن درختان را بپایهٔ ثبوت رسانیده اند ، علی الخصوص نر و ماده بودن درخت خرما را ؛ که نسبت بدرختان دیگر افضل و اکمل است ، بلکه آنرا نظریه بعض خصوصیات که در آن است اقرب بحیوانیت بل انسانیت گفته اند ،

خلاصه - ذکر و اثبات درختان خرما را نیکو می شناسند ، و در اوقات معینه پیشتر از اوان بار آوردن آن نرها را با ماده ها گش می دهند ، چنانکه در حیوانات ماده را فصل می دهند ، و گش دادن بدین کیفیت باشد ؛ که از رسنهٔ میانهٔ نر و ماده علاقه می بندند ، و این عمل را بلغت عربی لقاح گوید ، پس چنانکه در انسان نکاح است در نخل لقاح است ، و آورده اند که تا آنکه در نخل ها رسم لقاح بجای نیارند بارنگیرد یا کمتر بار گیرد ،

و محقق طوسی در اخلاق ناصری نوشته ؛ که ، « بعضی اصحاب فلاحیت خاصیتی دیگر یاد کرده اند درخت خرما را ؛ ار همه عجیب تر ، و آن آن است ؛ که درخته می باشد که میل میکند بدرختی ، و بار نمیگیرد از گش هیچ درخته جز از گش آن درخت ، و این خاصیت نزدیک است بخاصیت الفت و عشق که در دیگر حیوانات است ، » اندهی قواله ،

حضرات - اینجا عالمگیری حضرت عشق دیدنی و دریافتنی است ؛ که نباتات را نیز از اثر آن خالی نگذاشته اند ، و در حیوانات نیکو تر از نباتات و دیعت فهاده ، تا آنکه در خلقت انسان کامل تر عطا کرده ، خوشادلی که از آب و گل محبتش سرشته اند ، و جدا جگره که بر آتش مودتش برشته ، دلی که بخشی از عشقش نه بخشیده اند نه دل است بل آب و گل است ، و سینه که گنجینهٔ محبتش زکده اند نه سینه است بل صندوق کینه ،

لراقمه

حرم آن دل که ز آلفت اثرے داشته است
 وز غم و دردِ محبت خبرے داشته است
 بی دل و جان شمرش آنکه ندارد غم عشق
 عشق با هر دل و جانے نظرے داشته است
 بے هنر آنکه ندارد هنر عشق بیدار
 گرچه دردانش و بینش هنرے داشته است
 دل بے عشق ندارد سرو سامانِ مواد
 گرچه پیدا همه سامان و سرے داشته است
 نیست جز عشق و نباشد بجز از عشق دلا
 شجرِ کون و مکان گر ثمرے داشته است
 گل اگر تازه و تر خار اگر نفته جگر
 عشق تأثیر بهر خشک و ترے داشته است
 مست خُمخانه غفلت نشده ست و نشود
 از می عشق هرا نکو قدرے داشته است
 عشق تعوید زهر گونه گزندش باشد
 مادر دهر بهر جا پسرے داشته است
 تابدا نی همه از آب و هواے عشق است
 شجرے گر بجهان برگ و برے داشته است
 جوهر عشق چو باشد به نباتات و حید
 از جهان است اگر نه بشرے داشته است

آمدنم بر آنچه بران بودم - در خبر است از سرور کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التکمیلات ؛ که چون آنحضرت صلی الله علیه و سلم شیوع رسم لقاح درختان خرما را در کد یوران عرب ملاحظه فرمود ؛ سالے ازان عمل ممانعت کرد ، و گفت که آن از رسوم جاهلیت است ، و لیکن قدرت ایزدی مشاهده کردنی است ؛ که دران سال نخلستانها بے ثمر ماند ، و نخلها بار نگرفت ، حرف شکایت بحضور آن معدن الرسالت بردند ، ارشاد شد ؛ شما در کار دنیا دانا ترید ، آنچه می کردید بکنید ، از انباز رسم لقاح یعنی گشیدن دادن بتازگی روائی گرفت ، والی یومنا هذا آن طریقہ در نخلستانهاے عرب و جز آن مرعی و مسلوک است ،

و اما خصوصیات دیگر مماثل خواص حیوانی که در درخت خرما ثابت کرده اند ؛ این است ؛ که در بخش جزوی معین می باشد بر مثال قلب حیوانات که حرارت غریزی دران افزون تر است ، و اعصاب و فروع ازان روید ؛ چنانچه شرائین از دل حیوانات ، و نیز بعضی از حقیقین نوشته اند ؛ که آنچه درختان خرما بدان متکون شود ؛ بویش مشابه بوی نطفه حیوانات می باشد ، دیگر چون سردرخت خرما را ببرند ؛ یا صدمه و آسیبه صعب بدانش برسد ؛ یا در آب غرق شود ؛ بمیرد و خشک گردد ، مثل حیوانات که از امثال آن حوادث می میرند ،

بالجمله - ارباب تحقیق نوشته اند ؛ که مشابہت و مماثلت درختان خرما بانفوس حیوانیه بدان غایت رسیده است ؛ که آن را یک چیزے بیش نمانده است - تا بسرحد حیوانیت برسد ، و آن انقلاع و برگزده شدن از زمین است ، و حرکت در طلب غذا ، و ازینجا است که در حدیث حضرت خیر البشر از درخت خرما به عمه نوع بشر تعبیر رفته است - انجا که آنحضرت فرموده صلی الله علیه و سلم - اَکْرِمُوا هَهِنَکُمُ النَّخْلَةَ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّةِ طِیْنِ آدَمَ ؛

این بود شرح نبذے از قوالے نباتیه و ملائمات آن که بغایت اختصار برگذارده شد ؛

و اما دیگر نوادار و عجائب قدرت آفریدگار و مدعیت پروردگار تعالی شانه و عظم برهانه که به نباتات دیده میشود؛ بیش از حد حصر است؛ که اگر به تعداد نباتات جهان زبانها بهم رسد؛ و تاسالیان دراز به بیانش مشغول باشد؛ هنوز نا گفته بماند، به بینید تنوع پیکر و تنوع رنگ و تنوع بوی و تنوع مزه و تنوع اثر آن را، که بیان هر یکی از اینها را اگر بر اوراق درختان جهان نوشته شود کفایت نکند، فسبحان الله احسن الخالقین، چون اینها اصغرا فرمودید - بنزدید؛ که مبدأ آفرینش نباتات - چنانچه پیش ازین شرح داده شد - جسمی کثیف لزج است، پس پرهاهر است - که ماده آفرینش آن جسم کثیف لزج همین اجزای ارضی است، و مراد از اجزای ارضی آن است؛ که زمین از آن ترکیب یافته است، و آن اجزا بر حسب آنچه از علم کیمیا که عبارت است از علم حل و عقد اشیا تحقیق فرموده اند؛ بسیار بشمار رسیده؛ که عمدتاً آن چند چیز است - آهنک و نمک - و شوره - و زبدق - و جز آن، پس هر آن زمین که آن اجزا در آن بعد اعتدال یعنی هر جزوی بر اندازه که باید و شاید می باشد؛ از برای روئیدن نباتات و پرورش یافتن آن افضل و اصلاح است، و نشو و نما آن در آن بوجه احسن بوجود می آید، و کمی و زیادتی آن اجزا در ارضی از حد اعتدال موجب کمی و زیادتی روئیدگی و نشو و نما نباتات می شود، تا آنکه کثرت کمی یا زیادتی آنها گاهی باعث فقدان نباتات می گردد.

(اینجا اگر بپرسند - که بسا می بینیم که یک قطعه زمین است که در آن بعضی از نباتات بکثرت می روید؛ و بعضی از آن بکثرت؛ بلکه گاه باشد که اصلاً نروید؛ مثلاً آن چیست، گویم که باعث اش این است؛ که از بعضی از اجزای موجود ارضی تدارک بعضی مقوقه، ان بروی کار می آید، پس بعد از وقوع آن تدارک صلاحیت روئیدگی هرگونه نباتات که پیدا میکند؛ آن همه بکثرت میروید، و ماعدا آن بکثرت بروید یا نروید، و درین تدارک تدابیر خارجی را دخلی تمام است، و همین تدابیر خارجی روئیدگی نباتات را زراعت می نامند

پس ازینجا هویدامی گردد؛ که اگرچه علم نباتات در اصل از فروع حکمت طبیعی است، ولیکن زراعت نباتات (که عبارت از تدابیر خارجیۀ اصلاح اراضی از برای روئیدگی و نشو و نماے نباتات و نیز تخم پاشیدن و درخت نشاندن و پرورش آن کردن و دیگر امور متعلق آن است) تعلق کلی بحکمت عملی دارد، زیرا که این همه کارها متعلق بحکمت ارادی اشخاص بشری است،

و این تدابیر خارجیۀ را - که زراعت عبارت از مجموع آن است - اقسام است، مثل اصلاح اراضی - و تخم پاشی - و قلم بندی - و جز آن - که بسیار بے شمار باشد، ولیکن اولین تدبیر زراعت همان اصلاح اراضی است، پس خاکسار استنباط حرفے چند از همین باب میدراند، و باقی ها را - اگر توفیق رفیق است - موقوف بر جلسات دیگر میدارد، دانستنی است - که انکه بر انواع بعضی از عوام است؛ که در بعضی از اراضی مطلقاً صلاحیت روئیدگی نباتات نباشد؛ یا بعضی از آن صلاحیت روئیدگی بعض نباتات خاص اصلاً و مطلقاً ندارند - خواه در آن تدابیر خارجیۀ کرده شود یا نه؛ ظاهراً و ثوقی را ننساید، بلکه همه زمین ها طبعاً کمابیش قابل روئیدن نباتات است، و همچنین ممکن است که هر زمینے بواسطه تدابیر خارجیۀ که باعث تدارک بعض اجزای مفقوده باشد صالح روئیدگی هر گونه نبات خاص گردد، یعنی ممکن است که در هر زمینے از تدابیر صالحه و تصرفات کامله استعداد نشو و نماے هر نباتے یافته شود، فاما ازین معنی انکار نتوان کرد؛ که گاهی مصارف و زحمات اصلاح بعضی از اراضی به تدابیر شایسته از مقدار انتفاعی که از روئیدن نباتات آن ازان بدان تدابیر مقصود است؛ بحصول گرائیدنی باشد؛ زیاده افزون؛ و گاهی زیاده تر و افزون تر؛ واقع شود، و گاهی بالعکس آن - یعنی قلیل و کم؛ یا قلیل تر و کمتر؛ پس اگر نانی است؛ میلان طبائع به مشغولی بدان بیش یا بیستتر یافته شود، و اگر اول است؛ کم یا کمتر؛ آری عاقل و بالغ هر کاریکه کند مفاعلتی را مقصود ازان دارد، و کار بے منفعت نکند، الا انکه در عقل و خرد متورس و لنگه باشد،

ج * چرا کارے کند عاقل کہ بار آرد پشیمانی *

اما منافع کارها بر در گونه است. یکی عاجل، و دیگری آجل، و گو طبائع عامه بسوی کارهای پر منافع عاجله بیشتر میلان میکنند، و لیکن مرد پیش بین آن است؛ که منافع آجله را همواره مطمئن نظر داشته باشد، و هر چند موانع گوناگون در راه پیشخراشی ها با مور پر منافع آجله پیش آید؛ ازان ممتنع نشود، و از پیش رویی ها بران جائه باز نماند، علی الخصوص انگاه که آن منافع آجله سنگین تر و معتدبه تر بنظر در آید، قصه کوتاه. تدبیر اصلاح اراضی اولا منحصراست بر دانستن مزاج آن و مزاج نباتات که این نباتات ازان مقصود باشد، و دانستن مزاج اراضی نیکوتر میسر آید بصناعت کیمیا که صناعت تحلیل و ترکیب اشیا باشد، و نیز اصلاح و تقطیر و گرفتن ارواح و ادهان اشیا متعلق بهمین صناعت است، و اگرچه حکمای اهل اسلام ازین صناعت نادیده نفیسه بالکلیه نا آشنا نبودند، بلکه این صناعت هم از فروعات بعضی از اصول هشتگانه دانش طبیبی می باشد. که ایشان تقسیم آن بران نهاده اند، و لیکن درین طرف روزگار حضرات فرز انکان فرنگ این صناعت را با ایجاد انواع آلات و اوزار آن میانه قوم خود خیلی شائع کرده اند، و منافع بی شمار ازان برداشته و بر می دارند، و نخستین کسی که این صناعت را در طبقه انگلشیه شائع کرد؛ فرزانه براکلسوس بود، و حالیا این صناعت به یمن دولت طبقه انگلشیه در ممالک هندیه نیز شیوع گرفته است، علی الخصوص در فن دواسازی و جز آن فوائد بسیار ازین صناعت بر میدارند،

بالجمله. حضرات اهل فرنگ مهارت و ممارست در کار اصلاح اراضی ابر برایه نباتات را بحد کمال رسانیده اند، و اهتمام فراوان دران به تدوین کتب بسیطه و ایجاد آلات و اوزار مفیده و نیز بدیگر اختراعات پسندیده بعمل آورده، حتی که ایشان از غایت ممارست درین شگرف صناعت؛ انواع رستنی ها و اقسام فواکه و میوه های مخصوصه بلاد گرم سیر را در سرزمین ولایت سرد، سایر خودشان بکارت و نفاست تمام در هات هوس

Hot house پیدا میکنند ، و هات هوس چنین باشد ؛ که خانه یکرخه سازند ؛ که طرف پشت آن دیوار پخته و سه طرف دیگر دیوار چوب و آگینه باشد ، و سقف نیز از چوب و شیشه سازند ، و زیر زمین آنخانه گلخن و دودکش ها باشد ، آتش در آن افروزند ، و آن آتش زمین را گرم کند ، و تاب آفتاب نیز باعانت شیشه ها دو چند و سه چند افتد ، و چون به بینند ؛ که سردی هوا و برف و زاله و جز آن کم است ؛ درهای آن را و کرده هوا براندازد ضرورت بگیرند ، و بدین تدابیر آن خانه خاصیت زمین گرم سیر پیدا میکند ، و بخرق طبیعت رستنی های بلاد گرم سیر در آن بروید ، و فواکه و میوه های مخصوصه آن بکمال نفاست و تحفگی بار آرد ، خلاصه آنکه ایشان در عمل زراعت و فلاحیت بطول پیدا کرده اند ، و مزارعین بلاد هندی را بجنب خود شان خیل نادان و نابلد شمرده ، و دانسته که مزارعین هند آلات صالحه زراعت اصلا ندارند ، و هم طریقی نافع زراعت را چنانکه شاید و باید ندانند ، و هم آلات و اوزار زراعت ایشان خیل کاسد و کم سود است ، و ازین روست که زراعت های آنها منتهی نتایج که شاید و باید نمی شود ، و بر ظاهر است که نخستین عمل از اعمال زراعت اصلاح اراضی باشد ، و مختلفه از برای زرع نباتات مختلفه می باشد ، و این مزارعین اهل هند از برای هر نوع زراعت اراضی را اکثر به بقاعده واحد آماده می کنند ، بخلاف مزارعین فرنگستان دیار که برای هرگونه زراعت اصلاح اراضی بقاعده خاص که اصلاح و انسب بدان باشد - بعمل می آرند ، و هم آلات و اوزار مخصوصه بدان بکار دارند ، و راست است که سر انجام هر کار به آلات و اوزار مخصوصه آن - علی الخصوص به بهترین آلات و خوشترین اوزار مخصوصه آن - خیل سهل و آسان می شود ،

و ازینجا است - که جناب معلی القاب نواب لغتغنت گورنر این زمانی ممالک بنگاله که اهتمام و نمایش حاصلات زراعت ممالک بنگاله و متعلقات آن در همین جنوری ماه آینده بمقام بلویدیر بمیدان وسیع الفضا پر متصل ایوان رفعت بنیان

نواب مکتشمالیه فرموده است، (چنانچه خاکسار تذکرهٔ این و انمایش در تحریر خودم
برخوانده، دومین جلسهٔ امسالهٔ این مجلس مذاکرهٔ علمیه نموده) اهتمام و نمودن
آلات و اوزار زراعت ایجاد فرموده حضرات اهل فلاح و زراعت ممالک بیضان
نیز نموده، و بسا آنگونه فادره آلات و اوزار از انگلستان طلب داشته، تا مردم هند
آنهمه را مشاهده فرمایند، و بمکاس و فوائد آن چنانکه شاید و باید وارسند، و هرچه از آن را
از برای استعمال بکار زراعت این ممالک اصلاح و انسب بدارند و نیکو به پسندند؛
بکار زراعت بلاد خود استعمال بکنند، و نیز امثال آن را در بلاد خود ایجاد و اختراع نمایند،
آدمم بروئیکه - از لوازم اصلاح اراضی - علاوهٔ ژرف کاویدن اراضی و خورد بشکستن کلوخ‌ها
و نیکو یکسان کردن اجزای آن بمعاونت آلات و اوزار صالحه و جزآن - یک انداختن
انبار است؛ که آنرا بلفظ عرب زبل و بلغت هندی پانس و کهات و بزبان بنگله سار *সার*
و بحوار انگلیش مینیور Manure گویند، و آن انداختن و ریختن بعض اشیای خارجی
در اراضی است، تا بذریعهٔ اجزای آن تدارک بعض اجزای مفقودهٔ اراضی که صالح
تر برای انبات نباتی باشد که زراعت آن بدان مقصود است؛ بحصول گراید،
و قدرت و تیزی آن بیفزاید،

پس دیدنی است - که مزارعین اهل هند انبار پانانس را منحصراً بر سرگین حیوانات
و دیگر یکدواشیای متعفن داشته اند، و نیز نزد ایشان اندازهٔ آن بخصوص هر گونه
زراعت محدود و معین نمی باشد، بلکه هرچه میسر آید می اندازند، و گاه باشد که بسبب
آگاه نبودن از مزاج زمین بانداختن آن اشیای خطا می کنند، و نیز از مقدار مایحتاج کم و
بیش می اندازند، و گاهی بلا ضرورت می اندازند، و گاهی در زمینهای انبار از چیزهائی که
بایسته انداختن نینداخته از شیء دیگر می اندازند، و این امور باعث کمتر برومندی
زراعت ایشان و گاهی باعث نابرومندی‌ها می شود،

و اگر گویند - که با وجود این همه عدم ممارست مزارعین اهل هند در کار زراعت؛

بفضل خداے کار ساز بنده نواز سر سبزئی و شادابی که کشت زارهای ملک ما را می باشد ؛ نصیب کشت زارهای ممالک دیگر نمی شود ، گویم این دعوی اولاً محتاج ادله است ، که دران گفتگوی طویل را گنجائی است ، و گرفتیم که بر اثبات آن باده قاطعه قادر آمدیم ، باعثش جز این نخواهد بود ؛ که سرزمین هند در فطرت و طبیعت بالتناسب صالح تر از سرزمین بعض ممالک دیگر است ، ولیکن مانع چیست - که اگر تدبیر اصلاح آن بیشتر و افزون تر بکار بریم ؛ از صالح تر صالح تربیش سازیم ، و منافع بے حد و حصر ازان برداریم ، آری اگر مانع و عائق هست ؛ همین غفلت و سهل انگاری های ما است از تدبیر اصلاح آن ، و منشأ آن غفلت و سهل انگاریها همان صلاحیت فطری آن است ، حضرات - ما هر اینه مذکور صلاحیت فطری سرزمین نزهت آئین بلاد خود ما ندی باشیم ، بلکه فراوان شکر و سپاس حضرت گلستان آرای عالم کن فکان بجا می آریم ، که بوم و بر ما را بر بسا بوم و بر جهان در صلاحیت زراعت شرف و کرامت ارزانی داشته است ، و سم مایه فائز ها بران بما مرحمت فرموده ،

لراقمه

خوشا هند و ستان و خاكِ پاكش
كه باغ و بوستان تلّ و مغاكش
بود گلشنكده هر رباع و اطلال
دمن ها رشك گلشن هومه و سال
بهر سُو از گل و بوته بها رش
بهر جا نمب شكفته لاله زار رش
گلستان در گلستان دشت و صحرا
چمن اندر چمن میدان غبرا

بهر خاکش دود صفت نهفته
 بهر بادش دود نزهت نهفته
 بآتش نزهت و لطف و طراوت
 بآتش جوش بر جوش حرارت
 دل آرا سبزه زارش نزهت جان
 گلستان غیرت صد باغ رضوان
 نه تنها گل به بینی در گلستان
 ز گرویان بهر گلشن هزاران
 ز گل چون بگد ری گلرو به بینی
 ز سبیل سوی سبیل مو به بینی
 ز زنبق سوے زنبق بینیان بین
 ز نرگس نرگسین چشمان خود بین
 سمن را بنگری بیدی سمنبر
 که گر آن خوش بود این ست خوشتر
 زمین هند آری حسن خیز است
 همانا خاک پاکش حسن بیز است
 نه حسدش خاص با نوع بشر شد
 جماد و هم نباش خوشتر شد
 زمینش رشک فردوس چنان است
 بله هند و ستان چنت نشان است
 فلاحت رادروند آب و تاب است
 زراعت را هزاران فتم باب است

چو باغِ هند را یکدم به بینی
 سو به باغِ ارم کم کم به بینی
 روانِ پرور بود هر میوهٔ او
 زجان خوشتر بود هر میوهٔ او
 شجرها دلشین چون قامتِ یار
 ثمرها جان فزا چون لعلِ دلدار
 زانواعِ ثمرها یش چه گویم
 حلاوتِ لبها به بزد زان که گویم
 انار و آترج^(۱) و خوخ^(۲) و سفرجل
 تونج و مشمش و ثوبت^(۳) و معسل^(۴)
 دهان و چشم معشوقان چه جویم
 رلوز و فستق و حرف گویم
 آفتاس است یاخود عین نام است
 که نورِ عین را زو صد اساس است
 شریفه در شرافت گشت ممتاز
 که او را در حلاوت نیست انباز
 دگر اجاص^(۵) و تین^(۶) و عذبود است
 که حلوائی برون از کت درد است
 نه من گویم کدل را کو عزیز است
 شنو ز اهلِ عرب تا او چه چیز است

اَتَطْلُبُ مِنْ ثَمَارِ الْهِنْدِ نَوْعًا
 يَنْوُبُ عَنِ الدَّوَاءِ لِكُلِّ دَاءٍ
 خِذَا لَا كِتَالَ وَاضْرِبْ عَنْ سَوَاهَا
 فَكُلُّ الصَّيْدِ فِي جَوْفِ الْفَرَاءِ
 دگر نارنج و موز^(۱) و هم عنب دان
 که باشد خوشترین اثمار بستان
 ز جوز هندی آرم گریان ها
 چو آشجارش ببالد داستان ها
 دگر تفاح^(۲) و بطیخ^(۳) است و حبیب^(۴)
 ز شیرینی آن به بزد شد لب

سخن از کجا بکجا کشید ، اکنون باز می گرایم بر حرفی که بران بودم ، حضرات - اهل
 زراعت فرنگستان دیار - بر خلاف مزارعین هند - انبار یعنی پادس را مختص به سرگین
 حیوانات ندانند ، و نیز برای هر زراعتی مقدار آن با مراعات مزاج اراضی معین و محدود
 دارند ، و نیز دیگر تدابیر صائبه که خیلی موجب بالیدگی و برومندی زراعت
 می شود ، بر روی کار می آرند ، چنانچه از برای ایضاح این گفتار احوال زراعت یلک
 چینز ، و تدابیری که ایشان در خصوص آن بعمل می آرند ؛ بر نهج تمثیل به سطور ذیل
 یاد کرده می شود ،

و آن زراعت عذب یعنی انگور است ، که لطف اثمار می باشد ، و را عتش بچند
 اسالیب مختلفه در ولایت فرنگستان شیوع دارد ، و لیکن طریق اصلاح و اسلوب انفع
 این است ، که نخستین گوی بر انداختن پنج گز در طول و یک گز در عمق بکاوند .

و کهنه سُرخِیِ آهک آمیز - که از شکستگی پخته مکانات کهنه بهمرسد - و نیز سنگریزه و قراضه های سفالین یعنی ریزه های باریک ظروف گلی - و نیز ریزه های اصداف و استخوان جانوران - و ریزه های سرور و شاخ حیوانات - هموزن همدیگر باهم آمیخته آن حفره را بدان پر کنند ، و بالای آن گل اندود سازند ، تا یکدو ماه همچنان بماند ، بعد ازان در آغاز ایام بارش ؛ یعنی در ماه جون و جولائی - که مقدار خورداد و تیر ماه از شهر فارسی - و اساز و ساون ماه از شهر هندی - می باشد ؛ قلم تالک یعنی درخت انگور را که بسال گذشته روئیده باشد - با پنجه شش بوارض - یعنی مذابت شاخ ها - دران حفره غرس کنند ، تا آنکه هرگاه دوتا بوارض از زیر زمین بروید ؛ بوارض سابقه را با یکی ازین هردو جدیده لایقه که تازه روئیده باشد ؛ ازین یعنی از قریب زمین بتراشند ، و صرف یک شاخ تازه روئیده را باقی بگذارند و چون ازین شاخ باقی شاخ های دیگر بروید ؛ در دومین سال بمه فبروری - که مقدار بهمن ماه فارسی و ماه پهاگن هندی باشد - صرف دوشاخ از انها را باقی داشته دیگرها را بتراشند ، پس ازان سومین سال در ماه جون - که مقدار خورداد ماه فارسی و ماه اسازه هندی باشد - چون ازین هردو شاخ دود شاخ دیگر بررید ؛ یک یک ازان باقی گذاشته یک یک قطع بکنند ، و باز بهمان سال در ماه نومبر - که مقدار ماه ابان فارسی و ماه اگهن هندی باشد - از شاخ های تازه روئیده دوشاخ باقی گذاشته سابقی بتراشند ، و بعد ازان چارمین سال در ماه جون - یعنی خورداد یا اساز - ازان دوشاخ یک را بتراشند ؛ و یکی را بگذارند ؛ و باز بهمان سال بمه نومبر یعنی ازان یا اگهن از شاخ های که ازین شاخ باقی داشته بروید صرف سه تا باقی داشته دیگرها را قطع کنند ، بعد ازان در ماه جون - یعنی خورداد یا اسازه ماه پنجمین سال هرگاه این هرسه شاخ نیکو بروید ، یکی در راستا و یکی در چپای تنه درخت باقی داشته سومین را بتراشند ، و باز در ماه آگست - که مقدار خورداد ماه فارسی و بهادون ماه هندی باشد ، سر این شاخ ها اندک اندک بتراشند ، و هرگاه چهار سال کامل بردخت انگور بگذرد ؛

و سطریش بر اندازه یکت و نیم گره بهم رسد ؛ بارهاے ان بقدر دو نیم آثار بگیرند ؛ نه زیاده بران ، زیرا که به تجربه در یافته اند ، که اگر از درختی که سطریش شاخش بدان مقدار باشد بار زائد از مقدار مذکور بگیرند ؛ قوت درخت فرو بکا هد ، پس گل و بارهاے فاضل از مقدار مذکور را بخوروی و نارسیدگی بتراشند ، و بعد از ان در همان پنجمین سال بماء نومبر - که ماء ابلان فارسی و ماء اگهن هندی باشد - از ان هر دو شاخ که بماء جون چپ و راست تذه درخت باقی گذاشته بودند ؛ هفت هفت شاخ تازه روئیده را باقی گذاشته باقی ها را بتراشند ، پستر از ان در ماه جنوری سال آینده - که مقارن دی ماه فارسی و ماه ساگه هندی باشد - چون این شاخهاے چهار ده گانه که هفت جانب چپا و هفت جانب را ستای تذه درخت باشد نیکو بروید و فاسی شود ؛ شاخ سومین و هفتمین از هر هفت را باقی داشته مابقی را ببرند ، پس باقی نمائد الا چهار شاخ ؛ انگاه این هر چهار را خم و پیچ داده بشکل مار پیچ بردارند ؛ تا برسقی - که بالای ستون ها قایم کنند - بالیده و نامی شده باشد ، و باز سرهاے این چهار شاخ را در اولین آسبوع سپتمبر ماه - که شهریور فارسی و ماء آسن یا کوار هندی باشد - اندک اندک تراشیده باشند ، تا خوشه هاے عنب نیکو بر آمده باشد ، پس بر اندازه که هر خوشه از ان بمقدار ربع آثار به تخمین برسد گل و بار آن را باقی داشته باقی ها بتراشند ، و هرگاه ان خوشه ها بسرح بلوغ برسد ؛ آن همه را فرا چینند ، و بعد از گرفتن آن ؛ از ما بین شاخهاے مار پیچ - که از اصل دوشاخ سطر منفرد شده باشد - صرف دوشاخ باقی گذاشته دیگرها را بتراشند ؛ و هر سال بعد از گرفتن خوشه ها همچنین بعمل آورده باشند ، و اما طریق دادن انبار بمزرع انگور - که اصل گفتگویم درین مقام از ان است - میانه زراعت گران فرنگستان برین مغوال است ، که چون موسم خزان رسد ؛ زمین را از بر درخت انگور بر اندازه نیم گز کمایش برمی کارند ، و ده دوا رده روز آن را و ا دارند ، و اصول آن را از فروغ کوچک که روئیده باشد پاک و صاف کنند ، بعد از ان خون بز و میش

بر مقدار یک و نیم یا دو آثار درین درخت بریزند ، و پس ازان دو حصه گِل و یک حصه پشک بز و میش یا گوسفند را - که سه ماه پیشتر آنرا بهم آمیخته متعفن کرده باشند - بالای آن بدهند ، یا انکه دو حصه لحم ماهی که بغایت متعفن باشد - و یک حصه ریگ ؛ و یک حصه گِل ؛ در خون بز و میش تر کرده بکار برند ، و بعد انجام این عمل ها سه چار روز پیایی آب درین درخت میداده باشند ، و نیز همواره بهر دو سه روزه مدت آب میداده باشند ،

این است یکی از طرق اصلاح اراضی از برای زراعت انگور و طریق پرورش درختان آن - که بزبان اختصار برگذارده شد ، و طریق زراعت های دیگر بر همین قیاس باید کرد ؛ که چقدر اهتمام شایسته درین کار می کنند ،

مقصود ازین گفتگو ها این است ؛ که چه نیکو باشد که اهل هند طرق زراعت و فلاحات حضرات اهل فرنگستان را نیکو به بینند و نیکو بسنجند ، و کتب و رسائل ایشان را که درین فن شگرف تصنیف و تالیف کرده اند ؛ بزبان خود ترجمه نمایند ، تا عامه را فائده تام و نفع تمام ازان برسد ، و مزارعین هند در مزارع و حدایق خود شان غلات و خضر و اوات و ریاحین و ثمرات عجیبه و غریبه که چشم ها مانای آن ندیده و گوش ها امثال آن نشنیده باشد پیدا آرند ،

حضرات - حالا خاکسار را دو چیز دیگر بر نهج تمثیل بیان کردنی است ، یکی احوال تخم افشانی ؛ و دیگری احوال قلم بندی نباتات ، و لیکن چون امشب شب بسیار آمده است ، و تحریرات دیگر هم خوانده شدنی است ، آن را موقوف بر جلسه دیگر داشتم ،

للراقم الاثم

وحیداً کم کن امشب داستان را
 کذبی سرتا شب دیگر بیان را
 گرفتم حرف تو معجز بیان است
 مشو پُر گو که گفتن را زیان است
 سخن گر لعل سان در سنگ و رنگ است
 ز حد چون بگذرد هم رنگ سنگ است
 چو آری یکد و سه کو لوع لا لا
 بگوش نازک جانان کند جا
 چه باشد حقه حقه گوهر ناب
 ز بارش گوش اگر شد در تب و تاب
 چو گفتی حرف خود را باش خاموش
 زیاران دگر هم کن سخن گوش

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH,

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD,

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR,
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR,
MOULVIE ABRASS ALLY KHAN,
MOONSHEE HUBERBOOL HUSSUN,
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN,
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHUR,
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF,
MOULVIE DULLERLOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR,
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM,
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—First Year.

No. 3.

A DISCOURSE

IN PERSIAN

ON

GARDENING AND AGRICULTURE

DELIVERED

BY

MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF.

AT THE SIXTH MONTHLY MEETING OF THE

MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

Held at the Residence of

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 6th October, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS,

1865.

هو اللطيف
اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکته

نمبر ۴

اين تحريري است بعبارت اردو

دربان نظام سلطنت عليه انگلشيه بشرح و تفصيل جمله امور وابسته نظم و نظام

سلطنت موصوفه

نکاشته

جناب مغفرت ماب مولوي حافظ وحيد النبي خان مرحوم

پيشين دپوتي مجسٹريٹ و دپوتي کلکٹر ضلع ۲۴ برگذہ

و بر خوانده

بہفتمین ماہانہ جلسہ سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد یافتہ ۱۵ شہر جمادی الثاني سنہ ۱۲۸۰ ہجری قمری

بخانہ

جناب مولوي عبد اللطيف خان بہادر

از طرف مجلس مدوح

درمطبع پبلسٹ مشن پريس واقع دارالامارت کلکته بقالب طبع درآمد

سنہ ۱۲۸۳ ہجری قمری

پيترن

يعني

حامی و مربی مجلس

جناب معلى القاب آنر بل سپرسل بيٽن صاحب بهادر
نواب لفٽننٽ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر کمیٽي انتظامي

عاليجناب مولوي محمد و جیدہ صاحب

نائبان صدر

عاليجناب قاضي عبد الباري صاحب

عاليجناب مولوي حانظ عجيب احمد صاحب

ممبران کمیٽي انتظامي

جناب منشي امير علي خان بهادر

جناب مولوي سيد اعظم الدين حسن خان بهادر

جناب مولوي عباس علي خان صاحب

جناب منشي حبيب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشي صفدر علي خان بهادر

جناب ناخدا حسن ابراهيم بن جوهر صاحب

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوي دليل الدين احمد خان بهادر

جناب مولوي ابوالقاسم عبدالحكيم صاحب

جناب مولوي عبد الحق صاحب

سکرٽري مجلس و ممبر و سکرٽري کمیٽي انتظامي

جناب مولوي عبد اللطيف خان بهادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ازنجا کہ اس ملک کے لوگ انتظام سلطنت انگلشیہ کے حال سے ناواقف محض ہیں اور رعایا کو اپنے پادشاہ کے طریقہ نظم و نسق پر مطاع ہونا نہایت ضرور ہی اسلئے اس جلسہ میں کچھ مختصر احوال اسکا بیان کرنا خالی از فائدہ نہیں * پوشیدہ فرمے کہ تقریباً ساٹھ برس قبل ولادت حضرت عیسیٰ علی نبینا و عایہ الصلوٰۃ والسلام کے ملک بریٹن رومیونکے تصرف میں آکر ایک مدت تک آنکے دخل میں رہا مگر جب اُن لوگونکی سلطنت پر زوال آنے لگا تو اپنے ملک اصلي کی زیادہ تر حفاظت کے لئے صوبجات بعیدہ کو اونہوں نے چھوڑ دیا بعد ازاں اقوام قاطنین سواحل بحر الہک نے اوس جزیرہ کو بے والی پاکر دخل کر لیا اور چونکہ وہ لوگ فرق مختلف تھے اسلئے ہر فریق نے امکانہ مختلفہ میں ریاستیں جداگانہ قائم کیں اور یہہ ریاستیں بمرور زمان شاہ ایگبرٹ کے عہد میں متحد ہوکر موسوم بسلطنت انگلند ہوئیں مگر اسوقت سے دوسری برس تک انتظام سلطنت کسطور پر تھا اسکا حال کتب تواریخ سے مفصل ظاہر نہیں اوس عہد کے انتظام اور انتظام حال میں صرف یہی ایک مناسبت عام پائی جاتی ہی کہ اوس زمانے میں بھی وجود بادشاہ اور طبقہ امرا تھا پھر جسوقت بادشاہ ولیم فیروز مدد نے انگلند کو فتح کیا انتظام سابق زیر و زبر ہو گیا انہوں نے انگلند کو ۶۲۲۱۵ جاگیر و زمین منقسم کرکے فوج کے سردارنکو باین شرط دیا کہ غذا ضرورت فوراً سب سردار پادشاہ کی تائید کو حاضر ہووین اور جو شخص حاضر نہو اُسکی جاگیر ضبط ہو بادشاہ موصوف نے اقتدار انتظامی بالکل اپنے ہاتھ میں رکھا

اور ایک محکمہ جدید قائم کیا جس میں اراکین سلطنت بصدارت بادشاہ اجلاس کرتے اور اس محکمہ میں تمام عدالتوں کے فیصلوں کا مراجعہ اور جان اور مال کے مفقود ہونے کی تجویز ناطق ہوتی تھی اور اس طور پر بادشاہ نے امرات عالیقدر کو مثل ادنیٰ رعایا کے اپنی سیاست میں رکھا *

بادشاہ ہنری اول نے تخت سلطنت پر جلوس فرما کر تالیف قلوب رعایا کو استحکام بنائے سلطنت کا باعث قوی تصور کر کے سختی قوانین میں تحفیف کی اور خاصۃً جو قوانین کہ عوام رعایا کے حق میں مضر تھے ان کو منسوخ کیا *

بادشاہ ہنری ثانی کے وقت میں بنائی آزادی رعایا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر مستحکم ہوئی اور طریقہ قدیم تجویز مقدمات باعانت جیوری پھر جاری ہوا مگر بادشاہ جان کے عہد میں اس امر میں فتور کلی واقع ہوا اور رعایا پر اس قدر تشدد ہونے لگا کہ نوبت بارے کی پہنچی آخر الامر رعایا نے بادشاہ کو دبا کر سنہ ۱۲۱۵ ع میں ایک سند آزادی حاصل کی جس کی شرطیں درنون فریق رعایا یعنی امرا اور عوام کے حق میں مفید تھیں خلاصہ اس سند کا یہ تھا کہ سختی قوانین بہ نسبت فریقین مرتفع ہوئی بالکل قلمرو میں وزن اور بیمائش کا اہل طریقہ مقرر کیا گیا تاجروں پر سے محصول ہائے گران اٹھا دیے گئے اور انکو اختیار ملا کہ جب چاہیں دوسرے ملک کو سفر کریں اور جب خوشی ہو پھر اپنے ملک میں آئیں اور کوئی رعیت کسی جرم کے سبب سے بدتر تجویز اپنے ہمسروں کے برخلاف قوانین مروجہ کے شہر بدر نہ کیا جاویں یا اس کی جان و مال پر کسی طرح کا آسیب نہ پہنچے *

بادشاہ اڈورن اول کے عہد میں پارلیمنٹ کے ہوس آف کمڈس یعنی مجلس عوام کی بنا ہوئی اس طور پر کہ ہر شہر اور قصبہ سے رعایا کی طرف کے وکیل طاب کر کے اس مجلس میں داخل کئے گئے مگر اس وقت میں ان لوگوں کو امور سلطنت میں اور کچھ دخل نہ تھا چنانچہ اسکے کہ اگر بادشاہ کو ضرورت رہی تھی ان برے تو اس کے بہم پہنچانے کی

تقدیر عمل میں لائیں اور جو امر کہ پیشنہاں پادشاہ اور مجلس امرا ہو اوسکو منظور کریں انہیں پادشاہ کے وقت میں ایک قانون اہم مفید خلائی جاری ہوا کہ کوئی ٹکس یا محصول بدون اتفاق اور رضامندی دونوں مجلسوں خواص اور عوام کے نہ لگایا جاوی اوسوقت سے زمان حال تک طریقہ شوریٰ سلطنت برطانیہ میں جاری ہی اور بالفعل بغائے انتظام سلطنت اوپر اس بات کے ہی کہ اختیار جاری اور منسوخ کر لے قوانین کا صرف پارلیمنٹ کو ہی اور اقتدار نظم و نسق مملکت خاص پادشاہ سے متعلق ہی اور پارلیمنٹ عبارت ہی دونوں مجلسوں سے ایک تو مجلس خواص جسمیں خود ملکہ معظمہ اور امرائے والا قدر اور قسیدان عالیٰ منصب اجلاس فرماتے ہیں اور دوسری مجلس عوام جسمیں رعایا کی طرف سے وکلا پہنچتے ہیں اور ملکہ معظمہ کے اس مجلس میں شریک ہونیکے مصلحت یہ ہے کہ اگر بالکل اقتدار قانونی صرف پارلیمنٹ کو ہوتا تو وہ لوگ اکثر اوقات امور انتظامی میں دست اندازی کیا کرتے اس خرابی کے بار رکھنے کے لئے پادشاہ وقت کو پارلیمنٹ کا شریک ہونا ضرور پڑا اور پادشاہ کا بہرہ اقتدار اسبق رہی کہ کسی امر کو نا منظور فرماویں نہ یہ کہ کسی امر جدید کو درپیش کریں لہذا پادشاہ کو نہیں پہنچتا کہ انہیں مروجہ میں کسی طرح کا تبدل فرماویں مگر پارلیمنٹ کی طرف سے اگر کچھ تبدل ہوا چاہے تو ملکہ کو اختیار ہی کہ اوسکو منظور یا نامنظور فرماویں اسبطر جسے پارلیمنٹ کو بھی نہیں پہنچتا کہ بدون استرضائے پادشاہ وقت کے قوانین مجریہ میں کچھ تبدل کریں یا نیا قانون جاری کریں *

قسیدان عالیٰ منصب جو پارلیمنٹ کی مجلس خواص میں شریک ہیں کل میں تیس اشخاص ہیں انمیں سے دو شخص بزرگ قسیدان کنٹری اور ہارٹ اور ۲۵ پیپس قسیدان انگلند اور تین قسیدان آئرلند ہیں یہ لوگ قدیم سے پادشاہ کی طرف سے جاکیریں ہاتے آتے ہیں اور یہ جاکیریں انکے منصب سے غیر منفک ہیں اور بارہا

فہین ہو سکتیں اور ہر درجے کے امرا ملقب بالقاب مختلف مثل ڈیوک اور مارکوکس اور ارل اور بیرن مجلس خواص میں داخل ہیں جو لوگ کہ امراے قدیم ہیں وہ اپنے مذاصب موروثی کے سبب سے پارلیمنٹ میں اجلاس کرتے ہیں اور بعضے اشخاص نئے خطاب پاکر سرورے امرا میں داخل ہو کر شریک مجلس خواص ہوتے ہیں اور بعضے بسجیل انتخاب مثل ۱۶ شانزدہ امراے اسکاتلنڈ اور ۲۸ بست و ہنٹ امراے آئرلنڈ اس مجلس میں بیٹھتے ہیں اور تعداد امرا کی کچھ مقرر نہیں والی سلطنت کو زیادہ کرنیکا اختیار ہی مجلس عوام میں وہی لوگ شریک ہیں جن کو ضلع اور شہر اور قصبہ کے رعایا نے اپنی طرف سے مختار مقرر کر کے بھیجا ہی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سلطنت وسیع کے بالکل رعایا جو شورائے قانونی میں شریک ہوسکیں یہ امر نہایت دشوار ہی پس رعایا اپنے وکیلوں کے ذریعہ سے وہ کام کرتے ہیں جسکو وہ بالذات انجام کرے سے قاصر ہیں اسلئے پارلیمنٹ میں انکلنڈ اور ویلس کی رعایا کیطرف سے (۴۹۶) اور آئرلنڈ کے لوگونکی طرف سے (۱۰۵) اور اسکاٹلنڈ کی رعایا کی جانب سے (۵۳) اشخاص وکیل مقرر ہیں پس مجلس عوام میں مجموع (۶۵۴) ممبر اجلاس کرتے ہیں پس ہر گاہ اقتدار اعلیٰ ریاست تینوں فریق مذکور یعنی والی سلطنت اور مجلس خواص اور مجلس عوام کو مفوض ہی کوئی قانون بدین رضامندی تینوںکے جاری نہیں ہوسکتا اور جس قانون پر تینوںکا اتفاق ہوچکا وہ ناطق اور مکمل تصور کیا جاویگا اور اگر یہ اختیار وسیع اشخاص نالایق اور غیر معقول کو سپرد کیا جاری تو اسمیں احتمال ضرر عظیم کا ہی اسلئے چند قواعد پارلیمنٹ کے انتظام کے واسطے مقرر کئے گئے ہیں اونمیں سے اہم یہ ہے کہ کوئی شخص اکیس برس سے کم عمر میں پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہوسکتا اور ہر فرد کو لازم ہی کہ قبل اجلاس کرنیکے والی سلطنت کی فرمان برداریکا حلف کرے اور باشندگان ملک غیر کسی طور سے پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہوسکتے اور ارباب پارلیمنٹ میں سے

ہر شخص کو استحقاق تکلم کا ہی اور مقدمات دیوانی میں وہ لوگ گرفتار نہیں ہوسکتے نہ کہ فوجداری میں اور یہہ استحقاق عدم گرفتاری امرائے پارلیمنٹ کے واسطے نامدت العمر اور عوام کے واسطے چالرس دن تک بعد موقوفی اجلاس اور چالرس روز تک قبل شروع اجلاس باقی رہتا ہی •

کسی ضاع کی طرف سے پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں اجلاس کر دینے لئے وکیل انتخاب کر دینا استحقاق حاصل کر دینے واسطے شرائط ذیل درکار ہیں اور یہہ استحقاق بدون کسی قسم کی جایداد رکھنے کے حاصل نہیں ہوتا یا تو وہ شخص مبلغ بیس روپیہ سالانہ کی جاگیر رکھتا ہو یا ایک زمیندار کے علاقہ میں پانسو روپے آمدنی سالانہ کی زمین اوسکے تصرف میں ہو یا کوئی ایسی زمین ساٹھ برس کی میعاد کی اوسکے اجارہ میں ہو جسکی آمدنی سالانہ ایک سو روپے ہوں اور اگر پانسو روپے سالانہ آمد ہو تو بیس برس کی میعاد کافی ہی اور ناچرد شرائط مذکورہ کے اور شرطوں کا بھی لحاظ ضرور ہی •

اول یہہ کہ عمر اوس شخص کی اکیس برس سے کم نہو دوسری یہہ کہ کسی عدالت میں حلف دروغ کا مجرم نہوا ہو تیسری یہہ کہ ایک برس کے اندر کسی خاندان سے اوسنے مدد حاصل نہ کی ہو چوتھی یہہ کہ محصول یا سائر یا خراج مکانات کی تحصیل کا کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو پانچویں یہہ کہ کمشنران اسٹامپ کے تابع کوئی خدمت نہ رکھتا ہو یا خود بھی کمشنران اسٹامپ نہو چھٹی یہہ کہ ڈاک کے متعلق کوئی خدمت نہ رکھتا ہو اور بولیس کا کانسٹیبل بھی نہو ساتویں یہہ کہ امرائے سلطنت میں سے نہو آٹھویں یہہ کہ جس جایداد کے اعتبار سے وہ استحقاق انتخاب کا مدعی ہی اوسکا وہ محض امانت دار نہو •

اب پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہونے کے امیدواروں کے لئے جو جو شرطیں چاہئیں وہ مذکور ہوتی ہیں •

وہ شخص غیر ماک کا رہنے والا نہو اور ازروی قانون کے جو حد باوغ معین ہی

اوس سے عمر میں کم نہو اور جج یا مجسٹریٹ پولیس یا فیصلجات کا تصحیح کرنے والا کونسل یا پادری بھی نہو یا کسی جرم کے سبب سے تمتع قانونی سے ممتنع نہو یا کسی جرم سنکین میں سزا نپاڑی ہو اور کوئی شریف یا فیبر یا بیلف اپنے ضاح یا شہر یا قصبہ کی طرف سے وکیل ہو کر پارلیمنٹ میں نہین جا سکتا مگر دوسرے ضلع یا شہر یا قصبہ کا وکیل ہو سکتا ہی اور جو شخص ٹکس کے بند و بست کا کوئی علاقہ رکھتا ہو یا سلطنت کا کوئی عہدہ معتدبہ اوسکو مفوض ہو یا پنشن خوار ہو تو وہ بھی پارلیمنٹ میں داخل نہین ہو سکیگا کیونکہ بلحاظ نفع ذاتی کے کسی طرح کا میلان بجا دے سکا اوسکو ضرور ہوگا اور ضلع کی طرف سے وکیل ہونیکے لئے چہ ہزار روپیہ سالانہ اور شہر اور قصبہ کی وکالت کے واسطے تین ہزار روپیہ سالانہ آمد ہونا ضرور ہی * جسوقت والی سلطنت کو اجلاس پارلیمنٹ منظور ہوتا ہی تو لارڈ چنسلر صاحب کی طرف سے فرمان بنام کلارک آف دی کروں یعنی سررشتہ دار عدالت شاہی صادر ہوتا ہی اور وہ پروانہ بنام شریف جاری کرتے ہین اور شریف اپنے ضلع کے علاوہ کے شہروں اور قصبوں کے عہدہ داروں کے نام میں حکمنامے بھیجتے ہین اور خود ضاح کے ممبروں کے انتخاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہین اور انتخاب کے وقت سپاہیوں کے وہاں حاضر رہنے کی ممانعت ہی تاکہ انتخاب کرنے والے اپنی مرضی کے مطابق کام فرما رہیں اور اونپر کسی طرح کا دباؤ نہو اور اگر بہہ امر بنایہ ثبوت پہنچے کہ کسی مجلس انتخاب میں کسی طرح کا دباؤ ہوا ہی یا کسی کو رشوت دی گئی ہی تو وہ انتخاب باطل ہوگا * اور پارلیمنٹ کی دونوں مجلسوں میں ایک ایک شخص میئر مجلس ہوتا ہی مجلس آہ رائے میئر مجلس لارڈ چنسلر صاحب ہوتے ہین اور مجلس عوام میں ایک شخص انہیں کے زمرہ میں سے منتخب ہو کر بہ منظر ری بادشاہ وقت میئر مجلس ہوتا ہی *

جب کوئی بل - یعنی مسودہ قانون مجلس عوام میں پیش ہوتا ہی تو دوبار پڑھے جانے اور اوپر رد و قدح ہونیکے بعد وہ ایک کمیٹی خاص کو موقوف ہوتا ہی اور ارباب کمیٹی اوسمیں غور و تامل کرکے بعد مباحثہ اور اصلاح کے اوسکو پھر مجلس عوام میں درپیش کرتے ہیں اور مرتبہ ثالث میں وہاں اوسکی قرأت ہوکر وہ مجلس اعلیٰ میں بھیجا جاتا ہی اور وہاں بھی اسطرح سے عمل میں آکر ملکہ معظمہ کی منظوری کے واسطے بھیجا جاتا ہی اور ملکہ اوسکو خواہ بذات خاص یا بذریعہ کمشنرنکے منظور فرماتی ہیں •

پارلیمنٹ کو اجلاس کے لئے جمع کرنا خاص ایک حقرق شاہی میں سے ہی اسانے سوائے حکم شاہی اور کسیکے حکم سے پارلیمنٹ نہیں جمع ہو سکتا اور جمع ہونیکے چالیس دن قبل اسکے احکام جاری ہوتے ہیں اور پارلیمنٹ کے اجلاس کی موقوفی بھی بحکم ملکہ معظمہ خواہ بذات خاص یا بوساطت کمشنران یا بذریعہ اشتہار کے ہوتی ہی •

سلطنت انگلستان موروثی ہی اور بادشاہ کی وفات کے بعد بڑے بیٹے کو پہنچتی ہی اور در صورت نہونے اولاد ذکور کے اولاد اناث میں جو بڑی ہو وہ وارث تخت و تاج ہوتی ہی اور اسمیں میراث جاری کرنیکی مصلحت یہ ہی کہ اگر سلطنت مذہذب رہتا یا رعایا کو بادشاہ مقرر کرنیکا اختیار ہوتا تو ہر بادشاہ کی وفات کے بعد احتمال وقوع فساد عظیم اور خونریزی کا ہوتا اور اگر اچیاناً کبھی ایسا اتفاق ہو کہ وایعہد مجنون یا بیوقوف مطلق یا اور کسی وجہ سے نالائق ہو تو اس قاعدہ سے انحراف کیا جاسکتا ہی •

بادشاہ کی عہد ریاست میں ملکہ کو خاندان شاہی کا ایک پیوند اعلیٰ سمجھنا چاہئے اور ملکہ کے تین مدارج ہیں ملکہ نائب سلطنت اور ملکہ ہم بستر بادشاہ اور ملکہ بیوہ • ملکہ نائب سلطنت وہ ہیں جو بادشاہ کے نابالغ رہنے کے سبب سے متکفل

امور سلطنت ہوتی ہیں اور ان کے حقوق مثل بادشاہ کے ہوتے ہیں ملکہ ہم بستر بادشاہ حقوق خاص کہیں زیادہ اور زنان مذکورہ سے رکھتی ہیں چنانچہ ان کو اختیار خرید و فروخت اراضی کا ہوتا ہی اور وہ اپنا وصیت نامہ جداگانہ لکھ سکتی ہیں اور ان کے اہل خدمت علیحدہ ہوتے ہیں اور ان کی ذات کو مثل بادشاہ کے مستور سمجھا جائے * اور ملکہ بیوہ کے حقوق بھی قریب قریب ملکہ ہم بستر بادشاہ کے ہیں صرف اس قدر فرق ہی کہ ان کی ذات مثل ذات ملکہ ہم بستر بادشاہ کے محفوظ اور مامون نہیں *

شاہزادہ یرنس آف ویلس یعنی ولیم کے واسطے بھی حقوق مخصوص ہیں اور وہ اور ان کی خاتون مثل بادشاہ کے محفوظ ہوتے ہیں اور والی سلطنت کے اقربا مرتبہ میں سب امرا اور اراکین سلطنت سے برتر ہوتے ہیں اور رعایا کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کر سکتے ؟

از روی قانون کے ملکہ معظمہ تمام امور ملکی اور دینی میں مختار کل ہیں اور دنیا میں ان کو کسی شخص کے پاس جوابدہی نہیں کرنا پڑتا اس لئے ان کے نام میں کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری کی نالش نہیں ہو سکتی اور اگر رعایا کسی ضرر عام سے ستم رسیدہ ہوں تو امور دیوانی میں داد رسی کے لئے ملکہ کے حضور میں بذریعہ عدالت چنٹری کے درخواست کر سکتے ہیں لارڈ چنسلر صاحب ازراہ مرحمت کے ان کی داد کو پہنچانگے اور اگر امور فوجداری میں رعایا پر کچھ ظلم و تعدی ہو تو وہ اراکین سلطنت قابل سزا ہونگے جنہوں نے برخلاف ان میں ملکہ کو مشورہ بد دیا ہو کیونکہ ملکہ بدات خود بدی سے بری ہیں اور من جہت تدابیر ملکی کے بھی ملکہ کی ذات میں وجود کمال مطلق سمجھنا چاہئے اور تسلیم کرنا چاہئے کہ ملکہ سے کوئی فعل نا منصفانہ سرزد نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے خیال کو بھی ان کی طرف نسبت کرنا نہیں چاہئے اور اس سے مراد یہ ہی کہ اگر کوئی حکم مضر

جمہورِ را نام ملکہ معظمہ کی طرف سے جاری ہوئے تو اوسکی اسطور سے تاویل کی جاوے گی کہ مشیرانِ سلطنت نے دھوکھا دیکر ایسا حکم صادر کروایا اور وہ حکم باطل ٹھہریگا والی سلطنت کو اختیار نام ہی کہ دوسری ریاستوں میں اپنی طرف سے سفیر مقرر کر کے بھیجیں اور دوسری ریاستوں کے سفیروں کو اپنے دربار میں حاضر رہنے کی اجازت دیوں اور دوسری ریاستوں کے ساتھ حسبِ مصلحت وقت عہد و موافق کریں اور جنگ و صلح کے مادہ میں اونکو بالکل اختیار ہی مگر پارلیمنٹ کو پہنچتا ہی کہ اگر مصلحت سمجھیں تو مصارفِ حرب کے لئے روپے منظور کرنے میں ایستادگی کریں اور ملکہ معظمہ کو خطاب اور القاب اور عہدے عطا فرمائیکا بالکل اختیار ہی جسے چاہیں اوسے مشرف فرماویں *

وزیرِ املاک ملکہ معظمہ جو امور مالکی کے مشورہ میں شریک ہوتے ہیں سولہ ہیں اور اونکی تفصیل درجہ بدرجہ یہ ہے

اول وزیرِ اعظم جو خزانہ عاصیہ کے مہتممین کے بھی افسر ہیں
دوسرے لارڈ چنسلر جو تمام قلمرو کے ججوں کے سردار ہیں
تیسرے چنسلر آف دی ایکسچینج یعنی وہ عہدہ دار جنکو مداخل و مخارج ملک کا انتظام سپرد ہے

چوتھے صدر کونسل شاہی

پانچویں مالکِ مہر شاہی

چھٹے وزیرِ مہمات وطن

ساتویں وزیرِ مہمات ریاستہائے غیر

آٹھویں وزیرِ مہمات ممالکِ بعیدہ جو تحت فرمان ملکہ معظمہ ہیں

نویں وزیرِ ملکِ ہند

دسویں وزیرِ جنگ

گیارہویں دفتر جہازات جنگی کے عہدہ دار اول

بارہویں پوسٹ ماسٹر جنرل

تیرہویں دفتر تجارت کے صدر

چودھویں صدر دفتر تدارک احوال تنگدستان

پندرہویں ناظم چکاگہ لنکاسٹر

سولہویں سکریٹری مہمات ملک آئرلینڈ

اور وزیر ملک ہند کی اعانت کے واسطے ایک کونسل مقرر ہی جس میں پندرہ
شخص ارباب شوریٰ ہیں خود وزیر ہند اس کونسل کے صدر اور ایک شخص ارباب
شوریٰ کے زمرہ میں سے نائب صدر ہیں اور ان کے تابع دو اندر سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ
اندر سکریٹری ہیں اور وزیر ہند کے ایک پرایونٹ سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ پرایونٹ
سکریٹری ہیں اور وزیر ہند پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہیں *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSIEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSIEE HUBBERPOOL HUSSUN.
MOONSIEE SUFIDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IRRAPHEEM BIN JOUHIR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWVOOF
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

گیارہویں دفتر جہازات جنگی کے عہدہ دار اول

بارہویں پوسٹ ماسٹر جنرل

تیرہویں دفتر تجارت کے صدر

چودھویں صدر دفتر تدارک احوال تنگدستان

پندرہویں ناظم چکاگہ لنکاسٹر

سولہویں سکریٹری مہمات ملک آئرلینڈ

اور وزیر ملک ہند کی اعانت کے واسطے ایک کونسل مقرر ہی جسہیں پندرہ
شخص ارباب شوریٰ ہیں خود وزیر ہند اس کونسل کے صدر اور ایک شخص ارباب
شوریٰ کے زمرہ میں سے نائب صدر ہیں اور ان کے تابع ڈوائڈر سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ
انڈر سکریٹری ہیں اور وزیر ہند کے ایک پرایوت سکریٹری اور ایک اسسٹنٹ پرایوت
سکریٹری ہیں اور وزیر ہند پارلیمنٹ کی مجلس عوام میں داخل ہیں *

Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHEE HUBEEROOL HUSSUN.
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHHUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary of the Society and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First year.*

No. 4.

A DISCOURSE

IN OORDOO

ON

THE BRITISH CONSTITUTION,

DELIVERED

BY

THE LATE MOULVIE WUHEEDOON NUBBEE
KHAN BAHADOOR,

Deputy Magistrate and Deputy Collector of the 24-Pergunnahs.

AT THE SEVENTH MONTHLY MEETING OF THE
MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOL LUTEEF KHAN BAHADOOR,

On the 28th November, 1863.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

هو اللطيف

اسلامي مجلس مذاکره علميه کلکته

نمبر ۵

این تحریري است بعبارت پارسي

بدست پسرش شگرف که از کدام زمان زبان فارسي بهندوستان رواني یافت و نظم

فارسي با هندیان آشنائي

رقم فرموده

والا جناب رفعت و منزلت ماب حضرت

شاهزاده محمد اعظم الدین صاحب

نبرد سلطان جنت آشیان حضرت طیبو سلطان علیه الرحمة و الرضوان

(بنرض خوانده شدن بیکه از جلسات مجلس)

باورقي چند تمهیدی نگاشته

جناب مولوي محمد عبدالرؤف صاحب متخلص بوحیل

و بر خوانده مولوي صاحب موصوف

بهنهمین ماهانه جلسه سال اول مجلس مذکور الفوق

حسن انعقاد یافته ۱۳ شوال المعظم سنه ۱۲۸۰ هجری قدسي

بخانه

جناب مولوي عبداللطيف خان بهادر

از طرف مجلس مدوح

بمطبع بهتست مشن پريس واقع دارالامارت کلکته بقال طبع درآمد

سنه ۱۲۸۲ هجری قدسي

پڊٽرن

يعني

حامی و مربی مجلس

جناب معلی القاب آنر بل سیسبل پیدان صاحب بہادر
نواب لفتننٹ گورنر بنگالہ

صدر مجلس و صدر کمیٹی انتظامی

عالیجناب مولوی محمد وجیہ صاحب

نائبان صدر

عالیجناب قاضی عبد الباقی صاحب

عالیجناب مولوی حافظ عجیب احمد صاحب

ممبران کمیٹی انتظامی

جناب منشی امیر علی خان بہادر

جناب مولوی سید اعظم الدین حسن خان بہادر

جناب مولوی عباس علی خان صاحب

جناب منشی حبیب الحسن صاحب

جناب لسان السلطان محمود الدولہ منشی صفدر علی خان بہادر

جناب ناخدا حسن ابراہیم بن جوہر صاحب

جناب مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

جناب مولوی ذلیل الدین احمد خان بہادر

جناب مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب

جناب مولوی عبدالحق صاحب

سکرٹری مجلس و ممبر و سکریٹری کمیٹی انتظامی

جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر

هو الرؤف المستعان

بسم الله الرحمن الرحيم

تاج سخن راست چو دریاییم

حضرات

امشب مخدم نه از حقائق علمیه است - که چشم آن دارم که بگوش قبول علمای روزگار در آمد ، و نه از دقائق حکمیه - که مرقب آن نشیدم که بچشم پسند حکمای دانش پسند پسندیده نماید ، نه از در منقولات است - که دست بدستش نقل کنند و نقل مجلس ارباب نقلش گردانند ، و نه از باب معقولات - که معقولیان عقل پوستش معقول شمارند و در خور پذیرفتگاری عقلمندانند ، نه از قرآن و حدیث و اجماع و قیاس حدیثی میبرانم - که اصولیانش اصل به نهند ، و نه از فقه و تفسیر و عقائد و کلام کلامی میکنم - که اصحاب ابن شکر فهدون فرعی ازان برخوردار ، نه از منطق و حکمت زبان به نطق آشنا میکنم - که زبان ها به آفرین ناطق شود ، و نه از حساب و هندسه حساب میکنم - که لب ها حرف تحسین بر شمارد ، نه از حکمت عملی عمل یاد می کنم - که از عاملان مستحیده معمولات آن طالب صلأ رسمی معمولی شوم ، و نه بر حکمت نظری نظری بر می گمارم - که از بنابر گیان زبا ناظور آن نظیر لطف مطمح نظر دارم ، نه در بیان طبیعیات عنجه طبع بر همان راسی بشکفانم - که طبع والا طبعان از بیان گلگل بشکفد ، و نه ریاض ریاضیات را آبه در جو میروسانم - که ریاض خاطر ریاضت کشان حجوة ریاضی آموزی از نسائم کلام خنده رو گردد ، و نه از اسرار الهیات گره میکشایم - که عقد خاطر منالهدین دانش گزین از ناخن نشر بحاتم کشوده گردد ، نه از تهذیب اخلاق کتاب میخوانم - که از آرزم خویان اهل تهذیب امید خلق کریمی و لطف عمیمی داشته باشم ، و نه از تدبیر منازل بابی بر زبان می آرم - که از

مدبرین صائب تدبیر مقصود ستایش مدبرانگ بشوم ، و نه از سیادت مدون فصلی مذکور میبارم .
که از امصار و مدائن دور و نزدیک چشم بر راه ره آورد بپایش سپاسدارانگ بنشینم ،

للراقم الاثم

نه عالم نه حکیم نه منطقی نه فقیه نه در شمار منجم نه در قطار طبیب
وحید گوشه تجریدم و غلام کس
که دوست ز اهل سخن در جهان ادیب لیب

حضرادت - امشب سخنم از " سخن " است ؛ و سخن شناسم اهل سخن ، چیست

" سخن ؟ خلاصه سخن این است ؛ -

لراقمه

" سخن از عرش جهان آمده کس اهل سخن می گزینند و بکرسی جهان بنشانند

وما احلی قول القائل

سخن ز آسمان ها فرود آمده است	بر اقام جانها فرود آمده است
کشاده ز اقام جان پیر و بال	چو طائوس در جلوه گاه خیال
کهی گشته بون چو طفلان سوار	بروم آمده از ره زنگبار
چو عباسیان در عبای سیاه	سواد بصر ساخته جلوه گاه
گهی باد بای نفس زیر ران	برون رانده از رهگذار زبان
فرود آمده زان فضای فراخ	بدلیلزنگ کای سماخ
ز ذوق قدومش دل تیز هوش	بود دیده بر روزن چشم و گوش
ازان بنگرد جاوه ناز او	وزین بشنود دلکشی آواز او
ازان تا اول کون و معان بر شجاع	وزین نغمه جان و جهان در سماخ

قصه کوتا. — اینجا حکایت از زبان گهر فشان سخندان باک نهاد حضرت فریا و که ناله سخندان

آموخته اوست ؛ و آتش سوز سخن بکانون دلم افروخته او ؛ فریاد آمد ،

آورده اند که روزی سخندان والا دانش ؛ و معنی آفرین روشن بینش ؛ بر افروخته شمع

مراسم سخن آفرینان یاسنانی زمان ، بر افروخته علم معالم معنی گریبان عهد پاستان ؛ آسمان

سخن را آفتاب عالم افروز ؛ ملا فیروز ؛ مصنف جارج نامه - در احوال بادشاهان ولایت انگلستان ؛

که گفته است آنرا بطرز شاهنامه فردوسی فردوس آشیان ، در اثنای تصنیف آن نامه نامی و

کار نامه گرامی در اوقاتی از ایوان رفیع البنیان خودش به عمره بمبئی نکر می نشسته فکر سخن را

با وج عرش برین رسانیده بود ، و اوراق پریشان آن مجموعه دانش بر سر میز منتشر افتاده ، که

نمی چند از بزرگ علمای دین ؛ بدیدن ملا بمنزلش شرف نزول از زانمی میدارند ، چون دو چار

میشوند ؛ نخستین حضرات ایشان که علمای دین دار و فضلاء تقوی شعار بودند ؛ از وضع

نشست ملا که بر کرسی بوده ؛ گرد استکراهی بدامن دل صفا منزل راه میدهند ، باز چون

می نشینند ؛ و سخن از هر در می پیوندد ؛ نظریکی از ایشان بران اوراق پریشان می افتد ،

و رقی را از آن بر می دارد و مطالعه می فرماید ، چون سخن شاعرانه اش با مذاق تقوی پرستانه

آن حضرات راست نمی افتد ، چین بر چین می زند ، و باز بر جای می گذارد ، نا آگاه

یک دیگر از رفتارهای بر میسد که این چیست ؟ آن عزیز فرمود ، که - " همین سخنهاست " ،

حضرات بشنوند - که ملا بشنیدند این حرف چه میگوید ، میگوید که - مولانا - اگر ندیک بدگری

" از عرش تا فرش همین سخنها است "

آری

سخن از عرش برین آمده است بهر باکان زمین آمده است

سخن آواز بر جبریل است روح بخش از دم اسرافیل است

در بلور بن صدق چرخ کهن نیست روشن گهری به ز سخن

نیست در کان گهری بهتر از آن یا در امکان هنری بهتر از آن

نامه کون باو طے شده است آدمی آدمی ازوے شده است

وَيُطَرِّبُنِي قَوْلَ الْقَائِلِ

دھر پُر از غلغل کوسِ سخن شاهدِ جانِہاست عروسِ سخن
طرفہ عروسے کہ ز زیور نہی آید ازو دلبرے و دلدہی
چونکہ بزبور شود آراستہ طعنہ زند برہمہ نا کاستہ
چون گہرِ نظم حماثل کند غارت صد فاوللہ دل کند
چون کند از قافیہ خلخال پایے پایے خردمند بلغزد ز جایے

خاصہ سخنِ فارسی ؛ کہ شیریں تر سخن از ان بر مذاق جانِ سخنندان شیرین زبان ذائقہ
نوازِ روح و روانِ جایے نیافتہ است ، و شکرین تر لفظ از ان بر زبانِ شکر فشان معنی آفرینان
شکرین بیانِ شکرین سار کام و زبان گذرنکرده ، در وصفِ الحال بعضے از ہمین پارسی ہا است کہ گنڈہ اند ،

بیت

شکر شکن شوند ہمہ طوطیانِ ہند زمینِ قندِ پارسی کہ بہ ننگا لہ می رود
و در شرحِ کمال بعضے از ہمین پارسی ہاست کہ فرمودہ :

بیت

گر مطربِ حرفانِ این پارسی بخواند در رقص و حالت آرد پیرانِ پارسا را
حضرات - چون سپند سوداے دلم همچو عود ہندی بر آتش سوداے پارسی سوزان است ؛
خواستہم کہ از سوزِ دل نفسے برآرم ، و رائحہٴ دلنوازے در شرحِ احوالِ قدومِ فرخی لزومِ شاهد
دلرباے فارسی زبانِ درین کشور ہندوستان ؛ و عشقبازیِ عاشقِ تنانِ ہندی نژادِ باحسنِ دلفریب
و جمالِ غارتِ صبر و شکیبِ آنِ شاهدِ فارسی نہاد ؛ بدماغِ جان و مشامِ روح و روانِ ہوا خواہانِ
فارسی زبانِ دردِ مم ،

ولیکن چون بحدوثِ نیکِ نگریم ، و بہ نظرِ تعمقِ بخوششتن دیدم ؛ بافتم کہ کچا درۂ بے تاب ؛ و
کچا وصفِ آفتابِ عالمِ تاب ؟ من از کچا و فکرِ سخنِ سرائی در ذکرِ شعروِ سخنِ فارسی از کچا ؟

* ع * چہ نسبتِ خاکِ را دا عالمِ پاک *

خلاصه - بهمین فکر و اندوه که پای سخنم لنگ است ، و دست بیکم زیر سنگ ، کف زبر زنج و کف بر آردگ نشسته بودم ، که ناگاه نظرم افتاد بر زبنا جمال و دلربا خط و خال شاهد رساله مشکین کلامه . که هر هفت کرده است آنرا مشاطه قلم عنبرین رقم سلطان مسخوڑان زمان ، قان معنی آفریدان دوران ،

لراقمه

آنکه در ملک معانی حکم او بر سخن دان واجب از عان آمده
 نکته سنجان بنده در گاه او دوست ایشان را که سلطان آمده
 وسعت اقلیم فضالش بے گمان همچو صد ملک سلیمان آمده
 عامل ملک کماش باج خواه هم ز قیصر هم ز خاقان آمده
 همچو معنی لطیف طبع پاک او در حجاب لفظ پنهان آمده
 باغ فکرش بین که از جوش بهار غیرت گلزار رضوان آمده

یعنی دارای ایران سخندانان ؛ اسکندر روم معانی ، خاقان ختستان مشکین بدانی ، خورشید کلامه روس شیوا زبانی ، گل سر سبد گلستان والا دود مان طیبو سلطانی ، جذاب سلطان محمد اعظم الدین شاه - المتخلص به سلطان ، حمایه الله الممان ، پیاپی این پرسش که (از کدام زمان زبان فارسی به هندوستان روایی یافت ؛ و نظم فارسی با هندیان آشنائی) بسخن که سخن این است ؛ کهداد سخن داده است ، و بفر باد سخن رسیده ، خلاصه خوش رساله است به نظم و نثر آراسته ، نظمش شیرین تر از شیر جان ، و نثرش برتر از نثر جان و مر جان ،

لراقمه

سرم سودا پرست نظم آن شیوا زبانیست
 دلم مست است نثر آن معجز بیانیست

سخن سنجی کہ حرف پاک و لفظ شستہ و صافش
 سخن دانان عالم را تو گوئی جانِ جانستے
 شمیم مشک چین حرفش نسیم عنبرین لفظش
 یکے آن قوت روح و دگر قوت روانستے
 کلامش پاک و پر سختمہ بان لولوی سفتمہ
 ازانش جا بگوش سختمہ گویان جہانستے
 بہامون سخن کورانہ پایان دیدکس نے ہن
 جو او کم دیگرے نظم درسی را ہر مہ رانستے
 اگر فردوسی طوسی و گر خاقانی شروان
 یکے را جان از دخور سند و دیگر شادمانستے
 کسی میل گل و گلشن مگر کمتر کند ایدر
 ز گل خوشتر سخن اورا ز گلشن خوش بیانستے
 دلِ ادا از سخن زندہ درون از معنی آگندہ
 زبان سروداد گویندہ لبش گوہر فشانستے
 دماغش از خرد باف جبینش چون فہر انور
 سرش بر از ہنر انسر کہ شاہ بخردانستے

بالجملة چون آنچه میخواستم بنویسم ؟ همه اش دران رسالہ دادم ، امتداد ہیان رسالہ را

بحضور حاضرین بصیرت قرین قرات می کردم ، بعد ازین - یار ساقی و صحبت باقی ،

این است انفاص حضرت سلطانی ؛
 و رذکر نفائس فارسی زبانی ،

هو السلطان

بسم الله الرحمن الرحيم

سرنامه بیاض فصیح بدائع طراز سپاس سخن آفریناست ، که در سواد آن همواره قلم از سر
 قدم ساز است ، و دیباچه کتاب دلغای نادیده برد از ستایش بیچون نیست ، که در سودای آن همیشه
 دواست دهان باز است ،

نظم

هر دو جهان ذره از راه او هیچ تو از هیچ بدرگاه او
 فکرش ما را بر او راه نیست از خبرش هیچکس آگاه نیست
 بر در آن مایه ده زندگی پیشه ما نیست جز افکندگی
 درود نامحدود بر فصحی که رقم انا افصح را باعجاز ناخواندگی خوانده ، و تحف تحکیم بر سبندی
 که لولای لولاک را از فرش بعرش رسانده ، صلی الله تعالی علیه و علی آله و اصحابه وسلم ،
 اما بعد . برای جهان آرای ارباب علم و حکمت و فهم و فطنت پوشیده نماند ، که این
 مختصر در جواب آن سوال شگرف - که ،

(از کدام زبان پارسی به سندوستان روایی یافت ؛ و نظم فارسی با سندیان آشنائی)

نوشته می شود - توفیق رفیق باد ،

اگرچه در هیچیک تصانیف سلف جداگانه این حالات بتفصیل معین مبین نیست ، که از
 فلان سال هندیان زبان بردان فارسی کشاده اند ، و از فلان ایام فلانی اشعار فارسی در هند نهاده ،
 اما از حالات و واقعات پادشاهان آن عهد بتشریفات و وسائل جواب سوال سائلان میتوان کرد ،

که هم‌رکاب سلاطین اسلام کیش شعرای فارس بهند وستان می‌آمدند ، و طبع هندیان نیز به تنبّع شان بشعر فارسی مایل می‌گردید ، در ملحقات طبقات ناصری - که تصنیف شیخ عین الدین بیجا پوری است - مسطور است ، که ملازم رکاب محمود غزنوی چهار صد شاعر بودند ، و محمود چندین بار برای غزا عزیمت هندی نمود ، و مظفر و منصور بر گردید ، و ملا احمد قنوی در کتاب تالیف خود نوشته است ، که هرگاه بادشاهان اسلام برای غزا بجانب هند می‌آمدند شعرا و فضلا در مرکب شان حاضر میبودند ، چنانچه هرگاه سلطان ظهیر الدین ابراهیم بکنک رایان هندوستان آمده بود ؛ شعرا و علما با او بودند ، و در انوقت ابوالنرج رونی نیز که همراه سلطان بود قصیده گفته ، و این چند شعر از انجاست ،

بیت

فتح و ظفر و نصرت و فیروزی و اقبال	داعز خداوند قرین داد مه و سال
مشهور شد از رایت او آیت مهدی	منسوخ شد از هیبت او فتاه دجال
شاهان سرافراز نهادند بدو روی	رایان قوی رای سپردند بد و نال
شاهدیت که عزم چشمش دود بر آورد	از دوده فرعون و از مجمع انزال
بحریست که موج سپیش گودیر انگیخت	از قلعه رودابه و از لشکر جیپال

تیمین این مقال و تفصیل این اجمال آنکه

چون در آخر سنه ۳۶۷ هـ ص و شصت و هفت هجری امیر ناصر الدین سبکتگین برای غزا روی بدیار هندوستان آورد ؛ و چند قلعه هند را فتح نمود ؛ جا بجا مساجد بنا کرده و بنای اسلام بها کرده خود با فیالین بسیار و غدابم بیشمار بمقر سلطنت خود معاودت نمود ، از ان باز در مهالك مغتوحه سلطان نوشته خواند زبان فارسی شروع گشت ، اگرچه از بعض کتب تواریح روشن شده است که قبل ازین نیز هرگاه رایان هندوستان را نوشتن مکاتیب بشاهان ایران و امرای افغانستان اتفاق میشد ؛ زبان پارسی می نوشتند ، بهر حال اکنون در چند مقام خاص که احکام اسلام شروع شده زبان پارسی نیز شروع گشت ،

بعد ازان در سنه ۳۹۱ هـ و نود و يك هجري باز سلطان محمود غزنوي عزيمت هندوستان نمود ، و با راجگان هند جنگها کرده ۸ هشتاد و ششم سال بعد و بود و دو هجري مظفر گشته ملقب بغيازي گردیده دفتر را بزبان فارسي نوشتن فرمان داد ، ازان زمان دفاتر هندي سلطاني بفارسي نوشته ميشد ، همچنين از سنه ۳۹۵ هـ و نود و پنج هجري تا سنه ۴۳۳ چهار صد و سي و سه هجري چند مرتبه سلطان در هند براي غزا آمده لاهور و ملتان و از آب سد نا هانسي و تهانيسر بضبط و تصرف خود در آورد ، درين جا نيز زبان فارسي آغاز يافت ، و سکه و خطبه بنام سلطان زدند و خواندند ، و سنه هجري در دفاتر جا گرفت ، چون ظهير الدوله سلطان ابراهيم بن مسعود غزنوي در سنه ۴۷۲ چهار صد و هفتاد و دو هجري لشکر بجادب هندوستان فرستاده بسي از مواضع آن ديار را مسخر و مغنوح ساخت ؛ رونق فارسي بدش از بدش شد ، در عهد معز الدوله بهرام شاه کتاب کليله و دمنه از عربي بفارسي در آمد ، سيم سدي غزنوي مداح ابن بادشاه است ، چنانچه ميگويد ،

بیمت

میش اگر دارگاه را زبند شاه بهرام شاه را زبند

و ابن بادشاه با علما و فضلا بسيار شناسني ، و عجميت اينسان را دوست داشتي ، و بسدر عام او دهر کس رعايت کردي ، لهذا فضلاي آن روزگار بنام نامي او کتابها نوشتند ، و بنالقيات پرداختند ، فوت بهرامشاه در سنه ۵۴۷ هـ سبع و اربعين و خمسماية واقع شده ،

بعد ازان چون خسرو شاه بن بهرام شاه از علماء الدين غوره مبعزم گشته بجانب هندوستان گريخت ؛ آنوقت شعراي فارس و غزيين در رکاب او بودند ، درين زمان همدان بنوشتن نثر فارسي استعدادي بهر رسانيده مکاتيب باهم زبان فارسي مي نوشتند ، و بعضي از همدان در دفاتر بادشاهي مقرر گشتند ، تا عهد خسرو ملک بن خسرو شاه غزنوي در لاهور و سيالکوٹ و سرهند و تهانيسر و هانسي و غيره زبان فارسي در نوشتن خواند جاري بود ،

چون در سنه ۵۸۲ پنج صد و هشتاد و دو هجري سلطنت بادشاهان غزنو به سلاطين غوريه منتقل گشت ، سلطان شهاب الدين غوري و مدعلقان او دهلي را چنانکه بايد در آخر سنه ۵۸۸ پنج صد

و هشتاد و هشت هجری از دست هاندون بر آورده در حوزه دیوان خود منظم گردانیدند ، مورخان در احوال ملوک غور بنامل و غور چنین نوشته اند ؛ که چون کهندهی رای و پتهورای در جنگ سلطان شهاب الدین کشته گشتند ؛ ملک قطب الدین ایبک ^{*} المشهور به لك بخش را که غلام و برگزیده سلطان شهاب الدین بود ، در قصبه کهرام - که هفتاد کوهی دهلی است - گذاشته بغزندن مراجعت نمود ، ملک قطب الدین در سنه ۵۸۹ پنج صد و هشتاد و نه هجری قلعه کول را ^۱ تسخیر کرد ، و دهلی را دارالملک ساخته بدانجا قرار گرفت ، اطراف و نواحی آنرا در ضبط خود در آورده شعائر اسلام ظاهر ساخت ، و اجمیر نیز در سنه ۵۹۱ پنج صد و نود و یک هجری بعد کشته شدن بهیمراج حاکم اشبهن مسلمانان گردید ، و همچنین قلعه کالنجر و کالپی و بداون تا سنه ۵۹۹ پنج صد و نه هجری به تسخیر مسلمانان درآمد ، و زبان فارسی و رسوم اسلام در اینجا نیز جاری گردید . شاعری در مدح ملک قطب الدین این رباعی گفته :

رباعی

لك شهنشاهی تو جهان جوان آورده کان را کف تو کار بجان آورده
از رشک کف تو خون گرفته دل مسک و ز اهل بهانه در میان آورده

در عهد ابن بادشاه چون شعراء فارس بند جا گزین شدند ؛ به تندع آنها هاندان کندن شعر فارسی آغاز کردند ، و بجز اشعار توحید و تمجید کردگار و مدح سیدالابرار و مذهب صحابه کدار و ائمه اطهار بود دیگر قسم شعر راغب نشدند ، مکاتیب و قطعات و رباعیات خواجه معین الدین چشتی و سرمدان آحضرت مشهور است ، و خواجه معین الدین چشتی در اجمیر اقامت بدیدر بود ، و عهد رانچا عدفون گشت ، این چند رباعیات - که در آن زمان بهمن طرز شعر میگفتند - مرقوم میگردد ، قاضی حمید الدین ناگوری که از مشائخ متقدمین هندوستان است ؛ حانع بود بهان علم ظاهر و باطن ، و اورا تصانیف بسیار است ، چنانچه لوامع شمس از تصنیف مشهور اوست ، و در آن کتاب حقیقت مآب موج موج از امرار حقیقت و فوج فوج از معنی طریقت است ، البته رباعی ازوست ،

« چون گشت خنصر ملک قطب الدین شکسته بود ادا اورا ایبک میگذارد - منقول از تاریخ

رباعی

آن عقل کجا که در کمالِ تو رسد آن روح کجا که در جلالِ تو رسد
گیرم که تو برده بوگرفتگی ز جمال آن دیده کجا که در جمالِ تو رسد

رباعی

گر روزه نام بسوی او خواهد شد حالِ دل خسته ام بگو خواهد شد
قصه چه کنم رشته امیدِ دلم با او چو بکشد دو تو خواهد شد

رباعی

آنرا که بسوی تو اشارت باشد و ز معنی مرثی عذارت باشد
با مایه بسیار ز سودِ توحید بیچاره همیشه در خسارت باشد
و شیخ فرید الدین گنج شکر در مافوظات خود این رباعی نوشته است :

رباعی

دوشیده شیم دلِ خزیدم بگرفت و اندیشه یار نازیدم بگرفت
گشتم سر و دنده روم بر درِ او اشکم بدوید و آینه یزم بگرفت
و شیخ جمال الدین احمد هانسی درین باب رساله ها دارد ؛ که بت رساله او موسوم است
به ملهمات دران نیز رباعیات توحید بسیار است ، بهر حال نا رسیدن وقت امیر خسرو ده
هین قسم شعر در هند رواج داشت که بدانش خواهد آمد :

چون سلطان شمس الدین الشمس براریکه جهانبانی نشست ؛ لشکر عزیمت قلعه مزدکشیده
آن فاعله را با جمله سوا لک در حیطه صبط درآورد ، و در اینجا نیز نوشنخواند فارسی شروع گشت ،
چنانچه شاعری در نهایت این فتح قصیده گفته ، اینجا شعر ازان قصیده است :

ایمات

خبر ناهل سما بود جدی ایل امین ز فتحنامه سلطان عهد شمس الدین
که ای مایه قدسی آسمانها را بدین بشارت بدید کله و آئین

که از بلاد سوا لک شهنشاه اسلام کشاد بار دگر قلعه سپهر آئین
 شاه مجاهد غازی که دست و نیغش را روان حیدر کرار میکند تحسین
 در خلاصه تاریخ هند آورده - در سنه ۶۲۶ ششمصد و بیست و شش هجری رسولان عرب جامه
 خلافت برآید سلطان شمس الدین آوردند ، سلطان آنچه شرایط آداب بود بجا آورده جامه
 خلفای عباسیان را تیمار و تبرکات در بر کرد و خوشحال گشت ، و وارندگان را بخلعتها بفاخره و
 انعام فراوان شادمان گردانید ، در تمام شهر قیام باستان و کوس شادبانه و نوبت شاهانه زدند ، و طرح
 جشن ملوکانه انداختند ، در همین نزدیکی قلعه گوالیار نیز در فبضه مسلمانان در آمد ، در تهنیت
 آن ناچ الدین رباعی گفته که سلطان را بسیار پسند امد ، و حکم کرد که بر دروازه آن قلعه
 آویخته اید ،

رباعی

هر قلعه که سلطان سلطانین بگرفت از عون خدا و نصرت دین بگرفت
 آن قلعه گوالبار و آن حصن حصین در ستمابه سنه ثانیین بگرفت
 در عهدیمین الدوله رکن الدین فیروز شاه بن سلطان شمس الدین المنس در سنه ۶۳۳
 شش صد و سی و سه هجری رونی شاعری و عزت شاعران بسیار بود ، شعرا فصائد غر در مدح و
 تهنیت او می گفتند ، و بصالت و انعام نوازها می یافتند ، ناعری ابن قصیده گفته ،

بیمت

مبارکباد ملک جاودانی ملک را خاعه در عهد جوانی
 یمین الدوله رکن الدین که آمد درش درین چون رکن بهمانی
 قاضی صاهج که طبقات ناصری نوشته ؛ قصیده در مدح ابن دوشاه خواند ، و انعام بسیار داشت ،
 یک شعر از آن قصیده نوشته می شود ،

بیمت

مکه را ز القاب میمونش چه انداز است نخر خطبه را ز اسم میمونش چه مایه نازش است
 اینکه محمد سلطان عیال الدین اعلی شاه رسید ، در سنه ۶۶۵ ششمصد و شصت و پنج هجری

هنده جلوس مقرر گشت ، اصحاب سیف و قلم و دیگر ارباب هنر که در ریح مسکون اظہار و عدیل خود
 نداشتند بر درگاه فراہم می بودند ، ہر ایفہ درگاہ او بر درگاہ محمود و منہجر ترجیح داشت ، فضلا
 و علما و مشائخ و شعرا در مجالس او مجتمع می شدند ، و اکثر مباحثہ علمی و ہنگامہ فضل و
 دانش گرم می داشتند ، درین زمان رونق شعر فارسی در ہند زیادہ گشت ، و شاعران ہند گوی
 از شعرای شیراز و صفہان بودند ، و ہر قسم شعر گفتن شروع کردند ، و سلطان غیاث الدین آنچنان
 ارباب کمال را دوست میداشت ؛ کہ باوجود بودن شعرای ہند دو مرتبہ نزدیکان خود را با زر و کفہ
 نزد شیخ مصلح الدین سعدی بشیراز فرستادہ التماس آمدن او بہند کردہ بود ، کہ برای شیخ در
 ملتان خانقاہ سازد ، و دیہات وقف کند ، چون شیخ پیر و ناتوان بود ، ہر دو کورت عذر ضعف و پیری خود
 کرد ، و ہر بار سفینۂ اشعار خود برای سلطان فرستادہ سفارش امیر خسرو ضمیمہ آن ساخت ، کہ
 سلطان در تردید خسرو کوشد ،

درین عہد ہند بان بہمہ طرز سخن می گفتند ، و امیز خسرو طرز ہاے نو در نظم و نثر فارسی
 ایجاد کرد ، و آن کتاب را با عجاز خسروی موسوم گردانیدہ ، چون ذکر امیر خسرو در میان آمد ،
 شہد از بیان احوال او مناسب دانست ، این چند سطر منقول از تذکرہ دوات شاہ است ،

کہالات امیر خسرو دہلوی از شرح مستغنیست ، و ذات ملک ملات او بغنائیم عالم معنی غنی ،
 گوہرکان ایقان و در در باے عرفان است ، عشق نازی حقائق را در شیوۂ مجاز برداختہ ، بلکہ با عرائس
 حقائق عشق باخندہ ، جراحات عاشقانہ مستہام را اشعار ملیح او ہمک می پاشد ، و دہای شکستہ
 خستگان را رمزہ خسروانی او میخراشد ، بادشاہ عاشقانست ، از انش خسرو نام است ، و در ملک
 سکدوی نامش نہام است ، در حق او مرتبہ سخن گداری ختم و نام ، قصہ کوتاہ باید کرد و السلام ،
 پدرا امیر خسرو امیر محمود مہتر و امیر زادہ لاچین بودہ ، در عہد سلطان غیاث الدین تغلق شاہ محمود
 لاچین در ہند امیر شد ، و تغلق شاہ کہ والی دہلی بودہ با محمود انواع عنایت و التفات مبذول
 داشتہ ، و او درجہ عالی یافت ، آخر در عزای ہند شہید شد ، امیر خسرو قائم مقام بدر گردید ، در
 مدح سلطان قصائد غرا دارد ، و چون نسیم عالم تحقیق نور یاض امید او زند ، عالم و مافیہا را در
 نظر ہمت خسی دید ، آخر الامر بکای از بالارمت دیدار ان معرغ شدہ خدمت فقرا مشغول

گشت ، و دست ارادت در دامن تربیت شیخ العارف الدامک المحقق قدوة الواصلین نظام الحق والدین قدس الله سوره زد ، و سالها بسلوک مشغول می بوده ، و از مدح ملوک و امرا لب فرو بست ، چون خاطر منور داشت ؛ در کشف حقائق مقام عالی یافت ، و شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا بارها گفتی ؛ که روز حشر امیدوارم که مرا بسوز سیده این ترک بخشده ،

اما شیخ نظام الدین اولیا از کمال مشائخ هند و خویشتاوند شیخ فرید شکر گنج است قدس سوره ، و سلسله او بشیخ الاسلام می رسد ، شیخ آنری در کتاب جوهر الاسرار آورده ، که در نهایت پیری شیخ مصلح الدین سعیدی عایه الرحمة با امیر خسرو صحبت داشته ، و امیر خسرو در حق شیخ اعتقادی عظیم دارد که ازین بیت ظاهر می شود ،

بیت

خسرو سرمست اندر ساعرمعنی برکت شیره از خمخانه مستی که در شیراز بود
در جای دیگر میفرماید ،

جلد مکنم دارد شیرازه شیرازی

فی کل حال ارادت او بسبت بشیخ ظاهر است ، و دیوان امیر خسرو را فضله جمع نتوانستند کرد ، چه بحر در ظرف نگنجد ، و علم لدنی در حرف نیابد ، گویند سلطان سعید سعی وجد بسیار نموده در جمع نمودن مکنان امیر خسرو ؛ غالباً بکصد و بیست هزار بیت جمع ساخته ، بعد ازان دو هزار بیت غزلیات خسرو درجائی یافته ، که درین دیوان قراهم کرده نبوده ، پس تکفیف دانسته شد که جمع نمودن اشعار امیر خسرو امریست متعذر ، و امیر خسرو در یکی از رسائل خود نوشته ؛ که اشعار من از داصد هزار بیت کم است ، و از چهار صد هزار بیت زیاده ، و خمسة اش که بحواب خمسة نظامی است ، هجده هزار بیت است ، و امیرزاده دابسنعر خمسة خسرو را بر خمسة شیخ نظامی ترجیح دادی ، در بهابت حال امیر خسرو غزلیات خود را بچهار قسم ساخته ، و هر قسمی را باسمی موسوم گردانیده . تحفة الصغر اشعار ایام شباب وسط احتیاء اشعار اول ملوک و حد کهنوت ، قره الکمال اشعار ایام تکمیل و تفضیل بغیه تنبیه اشعار ایام پیری و آخر روزگار ، برای ذائقه ناظرین از هر چهار قسم یک یک غزل نوشته شد ،

از تحفة الصغر

دل شد ز دست و بره‌تو از خون نشان همانه جان رفت و داغ دزد تو بر جای آن همانه
 دنبال بار رفته روان کردم آب چشم آن رفته خون نیامد و اشکم روان همانه
 مارا وداع کرد و دل و دین و هرچه بود الّا رخ نیاز که بر آسپان همانه
 گفتمم بگویم با تو به سبکدستی و دست صلاح در نه رطل گران همانه
 مسکواست دوش عذر جفا های او خیال صد تیر که ندیم کشم در کمان همانه
 خسرو ز آه گرم بر آتش نهاد نعل بر هر زمینی که از سم اسپش نشان همانه

از وسط الحیة

شاه قبا چست کرد رخسار بمیدان برید وین سر و هر سر که هست در خم چو دانه برید
 غمزه زن ما رسید ساخته دایره جان بوسف ما بار گشت مزده بکمان برید
 دست بدامن او دبست بباروی کس بو الهوسان فضول سر بگریبان برید
 مست خراب مرا حاجت نعلی دیگر هست دلی ندیم سوز سوزی نمکدان برید
 بر دورح از خون نوشت خسرو دلخسته حال و که ر در ماند؟ قصه سلطان برید

از قرة الکمال

خم تهی گشت و هانوزم جان زمی سیراب نیست . خون خود خور ای دل من گر شراب ناب نیست
 ناله ز جیر میانون ارغنون عاشقان است ذوق آن اندازۀ گوش اولو الالباب نیست
 عشق خصم من بس است ای چرخ تو زحمت نکش هر کجا جلاد باشد حاجت قصاب نیست
 پاد شاه گو خون بریز و شعله گو گردن دزن بهر جانی ترک جانان مذهب اصحاب نیست
 هان و هان ای عقل از عمخواری ما در کدر کاندر بنچا بهتر از دیوانگی اصحاب نیست
 گر جمال یار نبرد با خیالش هم حوشیم خانه درویش را شمع نه از مهتاب نیست
 کفنه بودی خسرو در خواب رخ انما بهت این سخن بیگانه را گو ناشنا را خواب نیست

از بقیهٔ نذیه

جوان و پیر که در بند مال و فرزندند نه عاقلند که طفلان نا خردمندند
 جماعنی که بگریاند بهر عیش و نشاط یقین بدان تو که برخویشتن همی خندان
 خوشا کسان که گدشدد پاک چون خورشید که سایهٔ بسوی این جهان نیفتدند
 بخانهٔ که ره جان نمی توان بستن چه ابله اند کسان که دل همی بندند
 بسبزه زار فلک طرّفه باغبانانند که هر بهال که شانند باز برکنندند
 جمال طاعت همصحبان عزیزت دان که میهمان عزیزند و روزی چندند
 بقا که نیست درو حاصلی همه هیچ است چو رنگری همه مردم نه هیچ خرسند
 ساز نوشه ز بهر مسافران وجود که میروند نه راسان که باز بیوندند
 اگر تو آدمی در سگان بطنز بدین که بهر از من و تو ندیده خداوندند
 ترا به از عمل خیر نیست فرزندی که دشمنند ترا را دگان نه فرزندان
 محبوی دنیا گر اهل همی خسرو که از همای بهودار میل نپسندند

امیر خسرو با وجود فضل صوری در علم موسیقی مهارتی تمام داشته ، بونهی مطربی باو بخت کرد ؛
 که علم موسیقی علم شریف است و ناعربی را دون مرتبهٔ موسیقی گرفته اند ، امیر خسرو در الزام
 او این قطعه گفت ، لله در قائله ،

قطعه

مطربی میگفت خسرو را که ای گنج سخن . علم موسیقی ز جنس نظم نیکو تر بود
 ز آنکه آن عامیست کز دقت نیابد در فام وین نه دشوار است کادر کاغذ و دفتر بود
 پامشخ دادم نه من در هر دو معنی کاملم هر دورا سنجیده بروزی که آن درخور بود
 نظم را کردم سه دفتر و بر بنحرب آمدمی علم موسیقی سه دفتر بودی ار باور بود
 فرق میگویم میان هر دو معقول و درست گر دهد انصاف آن کز هر دو دانشور بود
 نظم را علمی تصور کن بنفس خود تمام کو نه محتاج اصول صوت خنیا گر بود
 گر کسی بی زبر و دم نظمی فرو خواند رواست بی بهیچ نقصائی بنظم اندر بود

ور کند مطرب بسے هو هو و ها ها در سرود از برای شعور محتاج سخن گستر بود
 نظم را حاصل عروسی دان و نغمه زیوریش نیست عیبی گر عروس خوب بی زیور بود
 قصاید امیر خسرو مثل بحر الابرار و انیس القلوب و مراآة الصفا شهرتی عظیم دارد ، و فضیلتی
 روزگار بچواب آن فصائد مشغول شده اند ، ازین بیشتر در اینجا ذکر کردن موجب اذغاب است ، چه بحر
 موج خسروی در حوضه حوضی نگنجد ، درین باب زیاده ازین خوض نموده نشد ، و امیر خسرو زندگانی
 دراز یافته ، و سال عمر او معلوم نشد ، در سنه ۷۲۵ خمس و عشرين و سبعماية سهند مراد از دهلیز
 تنگ هستی بچابک دستی بساحت میدان لامکان جهانید ، و طوطی روح خود را از قفس حواس
 و ارهاید ، و مرقد مبارکش در خطیرة مشائخ بد یار دهلی واقع است ، و الله اعلم

* هفتاد و چهار سال عمر یافته - کذافی النفحات ،

هو السلطان

بسم الله الرحمن الرحيم

مثنوی در عرض حال فارسی



بعد حمد خدا و نعت رسول	رسد این عرض من بعرض قدول
اندر پس دور و عهد با پیرسان	که ز شعر و سخن نموده نشان
شعر را کس بمو نکرده گرو	قدیر شاعر نموده بکسر مو
نام شاعر کسی نکو نبرد	شعر را کس بحدی نبرد
عربی را ز هیچ کم دانند	فارسی را هیچ نستانند
با وجود کساد شعر و سخن	نکته دانی سوال کرد از من
سخن فارسی نخست نه هندی	از که آمد با که کرد پسند
شعر از هندیان که گفت اول	در باغِ درِی که گفت اول
از کد امین منته کد امین سال	گشت در هند فارسی بکمال
همه را بکبیک بها بنها	بسختن کار بند و لب بکشا
قرس خامه را روانی ده	بی گزافی سبک عنانی ده
قو که کلک سخن سرا داری	خواهم این عقده سهل برداری
چون رسید این سخن مراد گوش	آمد از شوق سینه ام در جوش
غور کردم دران سوال شگرف	چون میبای و خامه حرف بحرف
بچراپ سوال آن برف	جان چراغم شد و خود روغن
گفتگو را زبان خرا شیدم	بوشتن قلم تراشیدم
گوی بود این قلم ز باد شمال	نیز شد همچو طبع من بخیال

نسخهای کتاب بکشادم گوش بر هر فسانه بنهادم
 دیدم از دانشِ هانوَ انگیز سخنانِ فراخِ رنگ آمیز
 بسکه تاریخهای نو و کهن باز بشکافتم ز سر تا بُن
 در نالشیِ فصول و در ابواب خود جوابِ سوال بدُ ناپاب
 از چه در نسخهای قنّ پیر ذکر این نیست مَندرج یکسر
 که درین شاهِ مردِ هندی زاد کی دلفظِ دری زبان بکشد
 کنِ فلان مالِ ابنِ گهر مَفذذ هندیان شعر فارسی گفتند
 رخِ این شاهدم کسی نماند زانکه در نامه ها نوشته بود
 چون ندیدم هیچیک نامه اثری زین کلام و زین چانه
 بی نفقیش این روانه شدیم گوهر آسمانی گنجِ خانه شدیم
 کز کجا بر کسایت این پیرنج چار و ناچار مانده در شش و پنجه
 سویی حالِ شهنِ شدم پویان پس شان رفتم این اثر جویان
 یعنی در شاهی کد آمدن شاه از دری هندیان شدند آگاه
 هم بدانسان پس از مرور زمان در قن شعر گشته فافیه دان
 خود ز حالِ شهن آن ایام نار جستم نهایتِ این کام
 در طلب از حقایق و اسباب یافتم لبک چون دُرِ ناباب
 خاطر من چو موم و شمع کُت خیش از آن یافتم که نگرانِ بافت
 ناری از روزِ نامه شاهان بکسرتن بافتم سر و پایان
 خصمِ اعدا چو شد مرا رهبر بومنه بر فکر من رد اسکندر
 چون شد از من چنین گهر گفته آفریدش صد آفرین گفته
 ای خرد پروران یکسر هوش جا دهید ابنِ فسانه را در گوش
 کز شاه هجری ندی بکمال سه صد و سیست و هفت رفته ز سال
 نادر لدین بیکدین سلطان آمد اول بملک هندستان

تا بر ایران هند جاگ کند جنگ را پاس نام و ننگ کند
هم ازین راجگان ستاند باج هم کشد شان بزیور بار خراج
جنگ کرد و مظفر و خُشنود با غنائیم معاودت فرمود
بس مساجد برآه کرد بنا عِلْمِ شرع کرد خوش بر یا
فاسنه سه صد و نود هجری ماند دست جهاد و غزوه قوی
ادریں عرصه بهر غزوه و نار آمد آن شه بهند چندین بار
شاه کین رزم کرد و جنگ نمود شاه محمود پیر با او بود
نور شه چون بهند سایه فگند گشت آغاز فارسی در هند
همو شه چو اهل فارس بُدند فارسی دان هم اهل هند شدند
ایک جز چند جا بهندستان فارسی را نبود نام و نشان
همدران چند جاکه یافت مچال فارسی خال خال بود چو خال
نا سده هجرت رسول خدا چارصد گشت و سی و سه دالا
این زمان باز از ده در بند شاه محمود کرد رخ سویی هند
جنگ با راجگان هندی کرد هندوان را ز تیغ بندی کرد
پس ز لاهور و مولتان بکسر تا ده هانسی حصار و نهانیسر
قتل شد این حدود نامحدود که سپه شان گشت و شه خُشنود
فارسی حرف جا بدفتار کرد نام شه خطبه زیب ممبر کرد
ایک در شهر دهلی و قَنُوج فارسی را نبود بکسر اوج
تا که در سال هجرت والا نود و نه به دایمصد دالا
شاه در هند گشت قطب الدین بافت بروی قرار ناچ و بگین
رایت فتح برد در همه جا تخت گه کرد شهر دهلی را
پس درون و برون دهلی شهر بافت از فارسی نصیده و بهر
ببرمیده بهند از آن ایام مدح اقبال دولت اسلام

دور شد رسم کفر و خیره سري
 سال و مه گشت هجري و قهري
 فارسي گشت نامه و دفتر
 واعظ آمد نشست بر ممبر
 وان مقام باند بر همان
 صدر قاضي القضاة گشت عيان
 گشت در هدد کار خانة نو
 پيش اربن رسم کاغذ و خامه
 خود برون است از بي نامه
 بود برگ درخت کاغذ هدد
 زاهدين حامي حرف مي کده اند
 بر گرفتند منشيان بي هم
 مسطر و کاغذ و دوات و قلم
 کرد کاغذ مبان دفتر جا
 بعد ازان آن رسوم بد شد شوم
 نزد ارباب عقل تنده معلوم
 ليدک نزد يک هاندوان تا حال
 برگ بر جای کاغذ است بحال
 همچدين گشت طفل و بيمر و جوان
 فارسي يافت رتبه بيش از بيش
 هددان لب بشعر نکشادند
 ليدک اندر حقيقت و تجريد
 گه نوحيد در همي سفتند
 گه رسائل نوشته پند آميز
 کورده گاه از مکا شفات کلام
 ادران عهد کسی نکرد آهنگ
 همه طرز شعر شان چو نبود
 همچدين شصت سال اندک بيش
 بعد ازان تا زمان نعلی شاه
 بد گذشده ز هجرت احمد
 بکسر آن شاعري نکرد نهون
 فارسي بود بر و نيرد خوش
 چو از وزب نافه نحت و کلاه
 سبک شصت و پنج بر شصت
 فارسي علم و فارسي دفتر
 شرق نا غرب هدد شد بکسر

همچنين فارسي بهندستان ياد بگرفت طفل و پير و چران
 هندوان نيز چون مسلمانان مرد وزن گشته فارسي خوانان
 شد دري جا بجا و در بدري بر در و بام شد بچلو گري
 فارسی جای کرد در دیده شد بهر دیده پسندیده
 هندیان گشته خود به تیغ زبان فارسي دان و فارس میدان
 طبع شه بد بشاعران مائل هر کسی شد بشاعري کامل
 یافته رخ بدرگه سلطان شعر خوانان مرز هندستان
 کرده شه با کشاده پیشانی گایه بخشي و گوهر افشانی
 نظر شه اگر فکد بر خار خوشدما گردد از گل و گلزار
 این زمان هر که فارسي نشود میل طبعش عدان ر دست رنود
 بس درون و برون شهر تمام فارسي گو شده خواص و عوام
 از درون همچو خور بچلو گري وز برون چون چراغ رهگذري
 کار شعر و سخن گرفت نظام هر یکی شد سخن شعر تمام
 خنده کردند هندیان سخن بر دگر شاعران نو و کهن
 گوی سبقت ازین و آن بردند ز اهل شیراز و اصفهان درند
 کرد در هر مقام هاند گذر حصه شعر و قصه شاعر
 بهمه بحر و در همه صنعت یافت احوال هندیان رفعت
 طرح اوگند در سخن نونو خسرو ملک شاعري خسرو
 نظم و نثرش جهان گرفت تمام در مسکنداني اش بر آمد نام
 نظم او خونبر ز نظم گهر نثرش از نثره فلك برتر
 همه القاظ آن چو روی بتان هم معاني دران چو جان پنهان
 کشت بر هر کلام غالب دست و عجز است این که نظم خسرو هست
 مدیوني در جواب گفت بسی که بد انسان دري نسبت کسی

خسرو نامه هاي نامي شد پسر و خسته نظامي شد
 سخنش را خرد کجا سنجد بحر در کوزه کجا گنجد
 نظم و نثرش بسي پراگند است از کلامش زمانه آگند است
 عقل اگر سعي صد هزار کند همه شعرش کجا شمار کند
 رنج در جمع نظم او بردند در هدين بيت مختصر کردند
 هست شعرش ز چار لك افزون نيست لکن ز پنج لک بيرون
 زين بدانند اگر خرد مند است که تصانیف او چه و چند است
 قصه کوتاه کدم گزان ايام هدد شد خود زمين شعر نيام
 همه گفتم يگان بگان مرغوب زان سوال لطيف و پاسخ خوب
 ربزم اکنون دگر شکر که ز سر تنگ گریده جهان ز ننگ شکر

سخن باز گویم اندر حال

گرچه سائل ازان نکرد سوال

ارچه اين قصه دليدم نيست ليک بے گفتنش گزيرم نيست
 شد چو ز آغاز فارسي گفتار بادم گفت آعرش ناچار
 بسکه از سعي وجه پادشهان آمد اين فارسي بهدستان
 خوار شد باز فارسي ناگاه ازچه رو از کم التفاتي شاه
 شد زبي التفاتي حکام کام ناگام فارسي ناگام
 هست در روزگار ما اکنون باز ناب چون در مکنون
 حاکم وقت را سيد خيزي هست در کسب علم انگريزي
 زين سبب هدديان با فرهنگ تر زبانند از زبان فرنگ
 رتبه فارسي است بس نازل نيست طبعي بسوي آن مائل
 ميکنند اين زمان عرق ريزي بي کسب زبان انگريزي
 هرکه زد حرف در زبان فرنگ گشت او ز اهل دانش و فرهنگ

دفتر اهل فارس پاره کند نار بر ماه و بر ستاره کند
 یارسی دانی آبرو ریزبست سعی و کوشش بکسب انگریزیست
 طرز گفت و شنود با انگریز شهری آموخت روسدائی نیز
 چون زبان فرنگ راست کمال فارسی را کسی نپرسد حال
 گشته محتاج از پی بک نان فارسی خوان و فارسی دانان
 کس ندیده ز فارسی بهبود پس بتحصیل آن چه دارد سود
 رونق فارسی شکست دگر گم شد از هندی فارسی یکسر
 گفته ام راست راست بی کم و کاست ایچنان آمد ایچنین برخاست
 سخنی ز بن فسانه ننهفتم گفندی و نگفندی گفتم

تمت بالخیر



Patron.

THE HON'BLE CECIL BEADON,
Lieutenant-Governor of Bengal.

President

Of the Society and of the Committee of Management.
MAULVIE MAHOMED WUJEEH.

Vice-Presidents.

KAZEE ABDOOL BARREE,
AND
MOULVIE HAFIZ AJEEB AHMUD.

Members of the Committee of Management.

MOONSHEE AMEER ALLY KHAN BAHADOOR.
MOULVIE SYUD AZUMOODDEEN HUSSUN KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABBASS ALLY KHAN.
MOONSHEE HUREEBOOL HUSSUN.
MOONSHEE SUFDUR ALLY KHAN.
NAKHODA HUSSUN IBRAHEEM BIN JOUHUR.
MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF
MOULVIE DULLEELOODDEEN AHMUD KHAN BAHADOOR.
MOULVIE ABDOOL HUKHEEM.
MOULVIE ABDOOL HUCK.

*Secretary and Member and Secretary of the Committee
of Management.*

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR.

THE CALCUTTA MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY—*First Year.*

No. 5.

A DISCOURSE

IN PERSIAN

ON

THE INTRODUCTION AND
HISTORY OF PERSIAN LITERATURE IN INDIA.
WRITTEN FOR THE SOCIETY

BY

PRINCE MAHOMED AZUMOODDEEN,

Of the Mysore Family.

READ

BY

MOULVIE MAHOMED ABDOOR ROWOOF,

(With a Preface by himself.)

AT THE NINTH MONTHLY MEETING OF THE

MAHOMEDAN LITERARY SOCIETY

HELD AT THE RESIDENCE OF

MOULVIE ABDOOL LUTEEF KHAN BAHADOOR

On the 22nd March, 1864.

Published by the Mahomedan Literary Society.

CALCUTTA :

PRINTED AT THE BAPTIST MISSION PRESS.

1865.

التماس

+o*o*o+

بخدمت عالیات رئیسان هندوستان

در باب

تقرر ایسوسی ایشن یعنی مجلس شورای

صدر و مفصل و تأیید ایست اندین

ایسوسی ایشن لندن

از طرف

خاکسار ذرہ بیمقدار سید احمد سکرتری

سین ٹیفک سوسائیتی و سکرتری برقی اندین

ایسوسی ایشن

منکہ ملاک شمال و مغرب

مقام علیگڑہ

+o*o*o+

ALLYGURH:

PRINTED AT THE SECRETARY SYUD AHMUD'S PRIVATE PRESS,

1866.

التماس بخدا مت رئیسان ہندوستان

ہندوستان کے تمام رئیسوں کی خدمت میں ایک نہایت ضروری امر عرض کیا جاتا ہے اور یہہ درخواست ہے کہ اس امر پر دل سے توجہ فرمادیں اور جو فواید اور ترقی ہندوستان کو اس تدبیر سے ہونے والی ہے اُسپر نظر دور اندیش ذالیں مثل مشہور ہے کہ مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست *

اللہ تعالیٰ نے ہم سب ہندوستان کے دھنہ والوں کو جناب ملکہ معظمہ کوئیں وکٹوریا دام سلطنت کی سلطنت میں امن و آمان سے رکھا ہے پس ہمکو خدا کا شکر ادا کرنا اور جس کے سایہ عاطفت میں ہم امن سے ہیں اُسکا دعا گو رہنا چاہیئے کہ ہم رعایاے مطیع و منقاد کا سب سے مقدم یہی فرض ہے *

بعد اِس کے ہمکو ہمیشہ اُن احکام و قوانین کی تعمیل کرنی چاہیئے جو جناب ملکہ معظمہ یا اُن کے نایب السلطنت کیطرف سے ہم رعایا کے امن و آمان کے لئے جاری ہوتے ہیں *

با ایں ہمہ سلطنت انگریزی کی طبیعت اور اُسکی خواہش ہمیشہ یہہ ہے کہ رعایا آزاد اور خوشحال اور فارغ البال رہی رعایا کی آزادی سے مطلب یہہ ہے کہ رعایا کو اپنے جن جن حقوق کا دعویٰ گورنمنٹ سے ہو یا جو تکلیفیں اُس کو ہوں یا جو خواہشیں اُس کی ہوں وہ بلا دغدغہ اور وسوسہ دل کھول کر گورنمنٹ ہند اور جناب ملکہ معظمہ اور اُس کے وزراء کے سامنے پیش کیجائیں یہہ امر کیسے طرح باعث تلافی گورنمنٹ کا

منتصور نہیں ہوتا بلکہ جب رعایا بلا دغدغہ و وسوسہ اپنے تمام درد دکھ گورنمنٹ سے کہتی ہی اور اپنی ہر طرح کی ناراضیوں کا علاج نیک ڈالی سے گورنمنٹ سے چاہتی ہی تو یہ امر رعایا کے خیر خواہ اور مطیع ہوئے کا نشان سمجھا جانا ہی پس اس تحریر سے مطلب یہ ہی کہ ہندوستان کی رعایا بھی ایسی تدبیر کرے کہ اُس کو اپنے تمام دکھ درد کے کہنی کا بلا خرخشہ و اندیشہ گورنمنٹ سے اور دربار جناب سلطہ معطلہ اور اُن کے وزرا سے موقع ملی *

اگلی زمانہ میں ان باتوں کا انجام ہونا البتہ مشکل تھا مگر ادب زمانہ وہ آگیا کہ یہ سب باتیں نہایت آسان ہو گئی ہیں بشرطیکہ تم سب ہندوستانی رئیس ذرا سی توجہ کر اور کچھ تہذیبی بہت ہمت کو کام میں لاؤ اور ذرا اپنے حالات اور فوائد پر در اندیشی کرو *

یہ جرمینی کہا کہ اب یہ زمانہ آگیا ہی کہ تم یہ سب باتیں حاصل کر سکتی ہو اس کا سبب یہ ہی کہ ممبران پارلیمنٹ انگلستان کو اس بات کی خواہش ہوئی ہے کہ رعایا ہندوستان کے صحیح صحیح حالات دریافت کریں اور اُس کو موقع بہ موقع پارلیمنٹ میں اور جناب سلطہ معطلہ کے حضور میں پیش کرتے رہیں اور ہر طرح پر رفاہ و فلاح ہندوستان میں کوشش کریں چنانچہ بڑے بڑے عالیشان صاحبان نے جو انگلستان میں ہیں ایک مجلس شورا محض واسطے فوائد ہندوستان کے بنانے کا ارادہ کیا ہی اور بہت سے صاحب اُس مجلس میں بطور ممبر مقرر ہوئے ہیں جن میں سے بارہ صاحب وہ ہیں جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں اور اُنیس صاحب اور ہیں جو ہندوستان کے بھلائی سے عرض رکھتے ہیں اور بڑی خوشی کی یہ بات ہے کہ ہمارے اور تمام ہندوستان کے دوست جی ایچ بٹن صاحب بہادر جو کمشنر آگرہ تھے اور جن کے ہندوستان سے جانے پر تمام رئیسوں نے حد سے زیادہ غم کیا تھا اور جن کی رخصتہ کی تصویر عکسی اُن کے ہر ایک دوست کے کمرے میں لٹکی ہوئی ہی وہ

یہی اس مجلس کے ممبر مقرر ہوئے تھے چنانچہ تفصیل نام اُن تمام صاحبوں کی جو اس مجلس میں شریک ہوئے ہیں آئندہ لکھ جاتی ہے *

اُن صاحبوں نے اس مجلس کا نام **ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن لندن** رکھا ہے یعنی مجلس مقیم لندن واسطے شہر بھلائی اور فائدہ ہندوستانیوں کے اور اُس مجلس کے صاحبوں نے ایک اشتہار اپنی مجلس کا جاری کیا ہے اس مقام پر ہم اُس اشتہار کی ابعیدہ نقل کرتے ہیں *

واضح ہو کہ یہ اشتہار اردو میں چھپا ہوا ہمارے پاس لندن سے آیا ہے اور وہی اشتہار بعینہ اس جگہ چھپا جانا ہے *

نقل اشتہار ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن لندن
بربان اردو مطبوعہ
مقام لندن

اشتہار

ساحبان مندرجہ ذیل چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ بات مسرور ہو جاوے کہ لندن میں ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن یعنی انجمن شہری مقرر ہوتا ہے *

اُس انجمن میں منجملہ ممبران پارلیمنٹ یعنی اہالیان انجمن اعلیٰ ملک میں سے چند صاحب اور وے صاحب جو ہندوستان میں رہے اور وہاں کے رسم و رواج اور معاملات سے واقف ہیں اور نیز وے صاحب لوگ جو خیر خواہان ہند ہیں شریک اور شامل ہونگے *

اس ایسوسی ایشن کے مقرر ہونے کے بے نتیجے ہیں
انسام معاملات کے کرایف اور ہر قسم مقدمات کی کیفیتیں جمع اور درست کیجاویں جس سے اصلیت اور سچائی ہر ایک معاملہ اور مقدمہ

کی کھل جاوے اور ممبران اور دیگر شرکاء متعلقین اس انجمن کو کماحقہ واقفیت حاصل ہووے *

شرفاء خاص و عام ہندوستانی اور نیز انگریزان باشندگان ہند کی جانب سے مقدمات اور معاملات منعلقہ عموم رعایا میں درخواستیں اور نالشیں دربار ملکہ معظمہ میں اس ایسوسی ایشن کی معرفت گذریں اور پیش ہوں *

ہر خاص و عام اہل ہند اور انگریزان باشندگان ہند کی جانب سے مقدمات اور معاملات کے پیش کرنے کے لیے منجملہ اہالیان انجمن معین اور مددگار مقرر ہوں *

الغرض اہالیان انجمن ہر طرح سے مددگار اُن لوگوں کے ہونگے اُن معاملوں میں جو اُن کو واسطے رفاہ عام کے پیش کرنے ہونگے دربار ملکہ معظمہ یا کہ پارلیمنٹ میں *

اس انجمن اعلیٰ میں سے اقسام معاملات اور مقدمات کی تفریق کے واسطے ایک انجمن ادنیٰ مقرر ہوگی اور اسیں دے صاحب لوگ جو معاملات ہند سے واقفیت کامل رکھتے ہیں منتخب ہوکر داخل ہونگے * اس انجمن نے دفتر کے واسطے ایک مکان اور ترتیب دفتر کے واسطے ایک سکرٹری مقرر ہوگا اور واسطے مصارف ضروری اس دفتر کے قدر قلیل موافق خرچ کے حسب مجوزہ اہالیان انجمن سال بسال شرکاء انجمن سے لیا جاویگا اور اہالیان ہند میں سے بھی جو شخص اس انجمن میں شریک ہونا چاہیگا وہ بھی شریک کیا جاویگا *

اور چند مقامات ہند میں بھی انجمن ادنیٰ ماتحت اس انجمن اعلیٰ کے حسب تجویز اہالیان انجمن مقرر ہونگی کہ چنکی معرفت خط کتابت انجمن اعلیٰ سے رہیگی *

مناسب کہ اسکا جواب جلد آوے کیونکہ جنوری سال آئندہ میں

اس انجمن کا قائم ہو جانا چاہتے ہیں *

اور یہہ بھی واضح رہے کہ کسی صورت میں منشاء ترقی اس انجمن
کا مقابلہ گورنمنٹ نہیں ہی یہہ تو محض واسطے رفاہ عام مردم
ہند کے ہی *

فہرست اُن صاحبان عالیشان کی جو ایسٹ انڈین 'سوسائٹی' ایشی
لندن میں بطور ممبروں کے شامل ہوئے ہیں *

فہرست ممبران

لارڈ ولیم ہے صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Lord William Hay, M. P

میجر جروس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Major Jervis, M. P.

ایڈورڈ ہوز اسکوائر ممبر پارلیمنٹ *

Edward Howes, Esquire, M. P.

ایچ ڈی سیمر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

H. D. Seymour, Esquire, M. P.

کرنل سائیکس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

Colonel Sykes, M. P.

سی سکرائپر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

C. Schreiber, Esquire, M. P.

ایس ایس ایرٹن صاحب ممبر پارلیمنٹ *

A. S. Ayrton, Esquire, M. P.

آرٹارنس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

R. Torrens, Esquire, M. P.

ویلیو پی آدم صاحب ممبر پارلیمنٹ *

W. P. Adams, Esquire, M. P.

ٹی بارنس صاحب ممبر پارلیمنٹ *

T. Barnes, Esquire, M. P.

ایچ جے بیلی صاحب ممبر پارلیمنٹ *

H. J. Baillie, Esquire, M. P.

جے ایف میگائیر صاحب ممبر پارلیمنٹ *

J. F. Maguire, Esquire, M. P.

میجر جنرل سی ایف نارتھ صاحب رائل انجینئری

Major-General C. F. North, late R. E.

کرنل فرنچ صاحب *

Colonel P. P. French.

کرنل سروالس صاحب *

Colonel Sir R. Wallace K. C. S. I.

کرنل ہیلی صاحب *

Colonel G. T. Haly.

کپتان باربر صاحب متعلق لیسٹرشائر شایرملیشیا *

Captain Barber, Leicestershire Militia.

جان دیکنسن صاحب *

John Dickinson, Esquire.

میجر آے وی سنکلیئر صاحب متعلق فوج بمبئی *

Major A. Y. Sinclair, Bombay Army.

آر ایچ پویر صاحب سابق متعلق مندراس *

R. H. Powys, Esquire, late of Madras.

پی پی گارڈن صاحب *

P. P. Gordon, Esquire, 23, Pembridge Gardens.

میجر پی ٹی سیمز صاحب متعلق فوج مندراس *

Major P. T. Sims, Madras Army, Bayswater.

آرچیبالڈ اسکات صاحب سابق متعلق بمبئی *

Archibald Scott, Esquire, late of Bombay

ڈبلیو ایل لینگٹن صاحب *

W. L. Langton, Esquire, 45, Pall Mall.

آر این فوکر صاحب *

R. N. Fowler, Esquire, 50, Cornhill.

دادا بھائی ناروجی صاحب *

Dadabhai Naoroji, Esquire, 32, Gt. St. Helen's

ميجر ایونز بیل *

Major Evans Bell.

پی لو صاحب *

P. Low Esquire, 55, Parliament Street.

آر ویس صاحب سابق متعلق بمبئی *

R. Willis, Esquire, late of Bombay.

ڈبلیو کیسلز صاحب سابق متعلق بمبئی *

Walter Cassells, Esquire, late of Bombay.

جی ایچ بٹن صاحب سابق سول سروس ہندوستان *

J. H. Batten, Esquire, late B. C. S.

اب میری درخواست تمام روسا اور شرفا ہندوستان سے یہہ ہی کہ وہ بدل اس ایسوسی ایشن کے قلم ہونے میں جس طرح کہ اشتہار مذکورہ بالا میں مندرج ہی مددگار ہوں اور طریق اُسکی مدد کرنے کا حسبِ تفصیل ذیل ہی *

اول یہہ کہ

ہر ضلع کے رئیس باہم متفق ہو کر ہر ضلع میں ایک ایسوسی ایشن اُسی ضلع کے نام سے قائم کریں مثلاً ایسوسی ایشن مراد آباد اور ایسوسی ایشن بریلی اور ایسوسی ایشن بجنپور اور علیٰ ہذا القیاس چنانچہ فضل الہی سے مراد آباد میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئے ہی اور علیحدہ میں بھی ایسوسی ایشن قائم ہی *

دویم بیہ کھ

چند اضلاع کی ایسوسی ایشن کسی ایک ضلع کے ایسوسی ایشن کو پسند کرے کہ بطور صدر کے واسطے خط و کتابت اور درپیشی معاملات کے مقرر کریں تاکہ ہر ضلع کے ایسوسی ایشن اُس مقام سے ایسوسی ایشن سے خط و کتابت کریں اور وہ حسب ضابطہ اور قاعدہ کے لندن کے ایسوسی ایشن سے خط و کتابت جاری رکھے اور تمام اضلاع کے ایسوسی ایشن لایق پیش کرنے گورنمنٹ ہند کے ہوں گورنمنٹ ہند کے لایق پیش کرنے ایسوسی ایشن لندن کے ہوں لندن میں پیس شہر

سوم بیہ کھ

ہر ضلع کے رئیس جو اس طرح کی ایسوسی ایشن بنائیں وہ بغیر استطاعت و توفیق کے واسطے اخراجات این ایسوسی ایشنوں کے ایک رقم بطور چندہ سالانہ مقرر کریں اور رقم چندہ سالانہ کے تین حصے کیئے جاویں ایک حصہ نو واسطے اخراجات ضلع کی ایسوسی ایشن کے رکھا جاوے اور ایک حصہ اُس ایسوسی ایشن کے اخراجات کے لیئے دیا جاوے جو چند ایسوسی ایشن کی طرف سے لندن کی ایسوسی ایشن اور گورنمنٹ سے خط و کتابت جاری رکھنے کے لیئے بطور صدر کے مقرر ہو اور ایک حصہ لندن میں واسطے اخراجات لندن کی ایسوسی ایشن کے بھیجا جاوے اس تدبیر سے تمام کاربار ہندوستان کا بخوبی جاری ہو جاوگا *

ہم کو ہوگز اس بات کی خواہش نہیں ہے کہ ہماری ایسوسی ایشن علیحدہ کی خوراک مختارہ اور ضلعوں کی ایسوسی ایشن کا صدر بنے مگر بالفعل ہم یہ بات چاہتے ہیں کہ جو کہ علیحدہ کی ایسوسی ایشن بن چکی ہے اور اُس کا کام جاری ہے اور وہ لندن کی ایسوسی ایشن سے خط و کتابت کر رہی ہے اسلیئے بالفعل بنظر اجراء کار یہ ایسوسی ایشن ایک ایسوسی ایشن خط و کتابت کی لندن کی ایسوسی ایشن سے تصور کی جائے اور حسب کام سب طرح پر جاری ہو جاوے اور سب

جگہ کی ایسوسی ایشن مضبوط ہو جاوے اس وقت جو مناسب ہو
کیا جاوے کیونکہ اگر ابھی سے سہامی کی جاویگی تو کچھ خاک بھی
نہوگا اور سب کارخانہ برباد و قباہ ہو جاویگا *

اب میری درخواست یہ ہے کہ بمجرب پھونچنی میری اس
اتماس کے ہر ایک ضلع کے رؤساء اور شرفا اس کام پر توجہ فرمادیں اور
بہت جلد اس کام میں ایسوسی ایشن قائم کریں اور وہاں کے
رہبروں سے مل کر اس کے تحت ۱۸۶۷ ع کے بقدر استطاعت ہر ایک
لکھنے جمع رکھیں اور دو حصے ہمارے پاس بھیجیں کہ ایک حصہ ہم
ایسوسی ایشن علیحدہ میں داخل کریں اور ایک حصہ بہت جلد روانہ
لندن کر دیں کیونکہ آپ نے مضمون اشتہار مذکورہ بالا سے سمجھا ہوگا کہ
اگر اس کام میں جلدی نہ کی جاویگی اور بہت جلد لندن کو روپیہ روانہ
نہوگا تو تمام کارخانہ برباد ہو جاویگا *

اب میں آپ سب صاحبوں اور رئیسوں سے مکرر یہ عرض کرتا ہوں
کہ ان امور پر متوجہ ہو اور تندی کرو ورنہ پھر افسوس کرو گے اور پچھتاؤ گے
دیکھو یہ وقت ہی اسکو ہاتھ سے مت جانے دو مثل مشہور ہی کہ
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں *

وما علینا الا البلاغ المبین

جس صاحب کو اسباب میں اور کچھ دریافت کرنا ہو تو بذریعہ
اپنے خط کے راقم اٹم سے دریافت فرمادیں *

واقع ہو کہ اگر ہر ضلع میں ایسوسی ایشن کا قائم کرنا مشکل معلوم ہو تو
جہاں تک ہو سکے علیحدہ کی ایسوسی ایشن میں بطور ممبر کے شریک ہوں کہ یہ
ایسوسی ایشن سب کام کرے جو موجود ہی *

راقم خاکیار

سید احمد

سکرتوی سیر نیفک سوسائٹی اور
سکرتوی برٹش انڈین ایسوسی ایشن
اغلاہ شمال و مغرب، مقام علیحدہ

۲۲۲



۸۹۱۵۵۰۶

**MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH**

This book is due on the date last stamped. An
over due charge of one anna will be charged for
each day the book is kept over time.
